﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤتِيْهِ مَنْ يَّشَآء﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اِسرائیل:۸۰)

الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد 14

جمعۃ المبارک 30/نومبر 2007ء

20/ذی القعدہ 1428 ہجری قمری ۞ 30/نبوت 1386 ہجری شمسی

شمارہ 48

فجر کی دو سنّتیں

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نوافل میں سے سب سے زیادہ خیال فجر سے پہلے دو رکعات کا فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ رکعات مجھے دنیا کی سب چیزوں سے محبوب ہیں۔

(صحیح بخاری کتاب الجمعۃ باب تعاھد رکعتی الفجر حدیث نمبر 1093۔ مسلم کتاب صلوۃ المسافرین باب استحباب رکعتی سنۃ الفجر۔ حدیث نمبر 1194)

۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام﴾

خدا کی ذات ہر یک عیب سے پاک ہے اور ہر ایک نقصان سے مبرّا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ انسان بھی اس کی تعلیم کی پیروی کر کے عیبوں سے پاک ہو۔

جو شخص چاہتا ہے کہ اِسی دنیا میں اُس خدا کا دیدار نصیب ہو جائے جو حقیقی خدا اور پیدا کنندہ ہے پس چاہئے کہ وہ ایسے نیک عمل کرے جن میں کسی قسم کا فساد نہ ہو۔

’’اور اُس کی رحمتیں دو قسم کی ہیں (۱) ایک وہ جو بغیر سبقت عمل کسی عامل کے قدیم سے ظہور پذیر ہیں جیسا کہ زمین اور آسمان اور سورج اور چاند اور ستارے اور پانی اور آگ اور ہوا اور تمام ذرّات اس عالم کے جو ہمارے آرام کے لئے بنائے گئے۔ ایسا ہی جن جن چیزوں کی ہمیں ضرورت تھی وہ تمام چیزیں ہماری پیدائش سے پہلے ہی ہمارے لئے مہیّا کی گئیں اور یہ سب اُس وقت کیا گیا جبکہ ہم خود موجود نہ تھے۔ نہ ہمارا کوئی عمل تھا۔ کون کہہ سکتا ہے کہ سورج میرے عمل کی وجہ سے پیدا کیا گیا یا زمین میرے کسی شدھ کرم کے سبب سے بنائی گئی۔ غرض یہ وہ رحمت ہے جو انسان اور اس کے عملوں سے پہلے ظاہر ہو چکی ہے جو کسی کے عمل کا نتیجہ نہیں۔

(2) دوسری رحمت وہ ہے جو اعمال پر مترتّب ہوتی ہے اور اس کی تصریح کی کچھ ضرورت نہیں۔ ایسا ہی قرآن شریف میں وارد ہے کہ خدا کی ذات ہر یک عیب سے پاک ہے اور ہر ایک نقصان سے مبرّا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ انسان بھی اس کی تعلیم کی پیروی کر کے عیبوں سے پاک ہو۔ اور وہ فرماتا ہے مَنْ کَانَ فِیْ هٰذِهٖ اَعْمٰی فَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰی (بنی اسرائیل:73) یعنی جو شخص اس دنیا میں اندھا رہے گا اور اُس ذات بیچون کا اس کو دیدار نہیں ہوگا وہ مرنے کے بعد بھی اندھا ہی ہوگا اور تاریکی اس سے جُدا نہیں ہوگی کیونکہ خدا کے دیکھنے کیلئے اِسی دنیا میں حواس ملتے ہیں اور جو شخص ان حواس کو دنیا سے ساتھ نہیں لے جائے گا وہ آخرت میں بھی خدا کو دیکھ نہیں سکے گا۔ اس آیت میں خدا تعالیٰ نے صاف سمجھا دیا ہے کہ وہ انسان سے کس ترقی کا طالب ہے اور انسان اس کی تعلیم کی پیروی سے کہاں تک پہنچ سکتا ہے۔

پھر اس کے بعد وہ قرآن شریف میں اس تعلیم کو پیش کرتا ہے جس کے ذریعہ سے اور جس پر عمل کرنے سے اِسی دنیا میں دیدار اِلٰہی میسر آ سکتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ مَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا یُشْرِکْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖ اَحَدًا (الکہف:111) یعنی جو شخص چاہتا ہے کہ اِسی دنیا میں اُس خدا کا دیدار نصیب ہو جائے جو حقیقی خدا اور پیدا کنندہ ہے پس چاہئے کہ وہ ایسے نیک عمل کرے جن میں کسی قسم کا فساد نہ ہو۔ یعنی عمل اس کے نہ لوگوں کے دکھلانے کے لئے ہوں، نہ اُن کی وجہ سے دل میں تکبّر پیدا ہو کہ مَیں ایسا ہوں اور ایسا ہوں، اور نہ وہ عمل ناقص اور ناتمام ہوں، اور نہ اُن میں کوئی ایسی بدبو ہو جو محبت ذاتی کے برخلاف ہو۔ بلکہ چاہئے کہ صدق اور وفاداری سے بھرے ہوئے ہوں اور ساتھ اس کے یہ بھی چاہئے کہ ہر ایک قسم کے شرک سے پرہیز ہو۔ نہ سورج، نہ چاند، نہ آسمان کے ستارے، نہ ہوا، نہ آگ، نہ پانی، نہ کوئی اور زمین کی چیز معبود ٹھہرائی جائے۔ اور نہ دنیا کے اسباب کو ایسی عزت دی جائے اور ایسا اُن پر بھروسہ کیا جائے کہ گویا وہ خدا کے شریک ہیں۔ اور نہ اپنی ہمت اور کوشش کو کچھ چیز سمجھا جائے کہ یہ بھی شرک کے قسموں میں سے ایک قسم ہے۔ بلکہ سب کچھ کر کے یہ سمجھا جائے کہ ہم نے کچھ نہیں کیا۔ اور نہ اپنے علم پر کوئی غرور کیا جائے اور نہ اپنے عمل پر کوئی ناز۔ بلکہ اپنے تئیں فی الحقیقت جاہل سمجھیں اور کاہل سمجھیں اور خدا تعالیٰ کے آستانہ پر ہر ایک وقت رُوح گری رہے اور دُعاؤں کے ساتھ اس کے فیض کو اپنی طرف کھینچا جائے۔ اور اس شخص کی طرح ہو جائیں کہ جو سخت پیاسا اور بے دست و پا بھی ہے اور اُس کے سامنے ایک چشمہ نمودار ہوا ہے نہایت صافی اور شیریں۔ پس اُس نے اُفتاں و خیزاں بہرحال اپنے تئیں اس چشمہ تک پہنچا دیا اور اپنی لبوں کو اس چشمہ پر رکھ دیا اور علیحدہ نہ ہوا جب تک سیراب نہ ہوا۔

اور پھر قرآن میں ہمارا خدا اپنی خوبیوں کے بارے میں فرماتا ہے۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۔ لَمْ یَلِدْ۔ وَلَمْ یُوْلَدْ۔ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ (سورة الاخلاص) یعنی تمہارا خدا وہ خدا ہے جو اپنی ذات اور صفات میں واحد ہے۔ نہ کوئی ذات اُس کی ذات جیسی ازلی اور ابدی یعنی اَنادی اور اکال ہے، نہ کسی چیز کے صفات اُس کی صفات کے مانند ہیں۔ انسان کا علم کسی معلّم کا محتاج ہے اور پھر محدود ہے مگر اُس کا علم کسی معلم کا محتاج نہیں اور باینہمہ غیر محدود ہے۔ انسان کی شنوائی ہوا کی محتاج ہے اور محدود ہے مگر خدا کی شنوائی ذاتی طاقت سے ہے اور محدود نہیں۔ اور انسان کی بینائی سورج یا کسی دوسری روشنی کی محتاج ہے اور پھر محدود ہے مگر خدا کی بینائی ذاتی روشنی سے ہے اور غیر محدود ہے۔ ایسا ہی انسان کی پیدا کرنے کی قدرت کسی مادہ کی محتاج ہے اور نیز وقت کی محتاج اور پھر محدود ہے۔ لیکن خدا کی پیدا کرنے کی قدرت نہ کسی مادہ کی محتاج ہے نہ کسی وقت کی محتاج، اور غیر محدود ہے۔ کیونکہ اس کی تمام صفات بے مثل و مانند ہیں اور جیسے کہ اس کی کوئی مثل نہیں اس کی صفات کی بھی کوئی مثل نہیں۔ اگر ایک صفت میں وہ ناقص ہو تو پھر تمام صفات میں ناقص ہوگا۔ اس لئے اس کی توحید قائم نہیں ہو سکتی جب تک کہ وہ اپنی ذات کی طرح اپنے تمام صفات میں بے مثل و مانند نہ ہو۔ پھر اس سے آگے آیت ممدوحہ بالا کے یہ معنے ہیں کہ خدا نہ کسی کا بیٹا ہے اور نہ کوئی اس کا بیٹا ہے۔ کیونکہ وہ غنی بالذات ہے۔ اس کو نہ باپ کی حاجت ہے اور نہ بیٹے کی۔ یہ توحید ہے جو قرآن شریف نے سکھلائی ہے جو مدار ایمان ہے۔ اور اعمال کے متعلق یہ آیت جامع قرآن شریف میں ہے: اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ (النحل:91) یعنی خدا تمہیں حکم دیتا ہے کہ انصاف کرو اور عدل پر قائم ہو جاؤ۔ اور اگر اس سے زیادہ کامل بننا چاہو تو پھر احسان کرو۔ یعنی ایسے لوگوں سے سلوک اور نیکی کرو جنہوں نے تم سے کوئی نیکی نہیں کی اور اگر اس سے بھی زیادہ کامل بننا چاہو تو محض ذاتی ہمدردی سے اور محض طبعی جوش سے بغیر نیت کسی شکر یا ممنون منّت کرنے کے بنی نوع سے نیکی کرو۔ جیسا کہ ماں اپنے بچہ سے فقط اپنے طبعی جوش سے نیکی کرتی ہے۔ فرمایا کہ خدا تمہیں اس سے منع کرتا ہے کوئی زیادتی کرو یا احسان جتلاؤ یا سچی ہمدردی کرنے والے کے کافر نعمت بنو۔ اور اسی آیت کی تشریح میں ایک اور مقام میں فرماتا ہے۔ وَیُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّهٖ مِسْکِیْنًا وَّیَتِیْمًا وَّاَسِیْرًا۔ اِنَّمَا نُطْعِمُکُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَانُرِیْدُ مِنْکُمْ جَزَآءً وَّلَا شُکُوْرًا (الدھر:10,9) یعنی کامل راستباز جب غریبوں اور یتیموں اور اسیروں کو کھانا دیتے ہیں تو محض خدا کی محبت سے دیتے ہیں نہ کسی اور غرض سے دیتے ہیں اور وہ انہیں مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ یہ خدمت خاص خدا کے لئے ہے۔ اس کا ہم کوئی بدلہ نہیں چاہتے اور نہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمارا شکر کرو‘‘۔

(’’لیکچر لاہور‘‘۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 153 تا 156)

۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞

اداریہ

مذہبی دہشت گردی کے اسباب اور اس کے خاتمہ کے لئے حکَم و عدل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی احسن تجاویز

گزشتہ شمارہ میں ہم مختصراً یہ ذکر کر چکے ہیں کہ مذہبی انتہا پسندی، جبر و تشدد اور دہشت گردی کے وہ دردناک واقعات جو بعض جاہل اور نادان مسلمانوں کی طرف سے آئے دن ظاہر ہوتے ہیں ان کا اصل سبب مسئلہ جہاد کی وہ غلط تفہیم ہے جو بعض ''اسلامی علماء نے جو مولوی کہلاتے ہیں'' اپنا رکھی ہے۔

مامور زمانہ، حکَم و عدل، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی تصنیف ''گورنمنٹ انگریزی اور جہاد'' اور ''ضمیمہ رسالہ جہاد'' میں نہایت جامعیت کے ساتھ اس مسئلہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے۔ آپؑ نے اس میں جہاد کی اصل حقیقت کو قرآن و حدیث اور سنّت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے حوالہ سے بیان کرنے کے ساتھ ساتھ بعض مسلمانوں میں رائج غلط نظریۂ جہاد کا بطلان ثابت فرمایا ہے۔ اسی طرح خونی نظریۂ جہاد کے ذمہ داروں کی نشاندہی کرتے ہوئے ان کے طریقۂ واردات اور ان کی طرف سے انسانیت کو درپیش خطرات کی تفصیل بیان فرمائی ہے اور مذہبی دہشت گردی کے خاتمہ اور امن عامہ کے قیام کے لئے نہایت اہم اور ٹھوس تجاویز بھی دی ہیں جن پر عمل کئے بغیر مذہبی جنونیت کا خاتمہ ممکن نہیں۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ:

...... ''**یہ طریق جہاد جس پر اس زمانہ کے اکثر وحشی کاربند ہو رہے ہیں یہ اسلامی جہاد نہیں ہے بلکہ یہ نفس امّارہ کے جوشوں سے یا بہشت کی طمع خام سے ناجائز حرکات ہیں جو مسلمانوں میں پھیل گئے ہیں**''۔

(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد۔ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 9-10)

......اسی طرح فرمایا: ''یہ موجودہ طریق غیر مذہب کے لوگوں پر حملہ کرنے کا جو مسلمانوں میں پایا جاتا ہے جس کا نام وہ جہاد رکھتے ہیں **یہ شرعی جہاد نہیں ہے بلکہ صریح خدا اور رسولؐ کے حکم کے مخالف اور سخت معصیت ہے**''۔ (ایضًا صفحہ 17)

...... نیز فرمایا: ''**درحقیقت یہ جہاد کا مسئلہ جیسا کہ ان کے دلوں میں ہے صحیح نہیں ہے اور اس کا پہلا قدم انسانی ہمدردی کا خون کرنا ہے**''۔ (ایضًا صفحہ 8)

......آپؑ فرماتے ہیں: ''کیا یہ نیک کام ہو سکتا ہے کہ ایک شخص مثلاً اپنے خیال میں بازار میں چلا جاتا ہے اور ہم اِس قدر اُس سے بے تعلق ہیں کہ نام تک بھی نہیں جانتے اور نہ وہ ہمیں جانتا ہے مگر تاہم ہم نے اس کے قتل کرنے کے ارادہ سے ایک پستول اس پر چھوڑ دیا ہے۔ کیا یہی دینداری ہے؟ اگر یہ کچھ نیکی کا کام ہے تو پھر درندے ایسی نیکی کے بجالانے میں انسانوں سے بڑھ کر ہیں۔...... کیا خدا نے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ ہم خواہ نخواہ بغیر ثبوت کسی جرم کے ایسے انسان کو کہ نہ ہم اسے جانتے ہیں اور نہ وہ ہمیں جانتا ہے غافل پا کر چھری سے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں یا بندوق سے اس کا کام تمام کر دیں؟ کیا ایسا دین خدا کی طرف سے ہو سکتا ہے جو یہ سکھاتا ہے کہ یونہی بے گناہ، بے جرم، بے تبلیغ خدا کے بندوں کو قتل کرتے جاؤ اس سے تم بہشت میں داخل ہو جاؤ گے۔ افسوس کا مقام ہے اور شرم کی جگہ ہے کہ ایک شخص جس سے ہماری کچھ سابق دشمنی بھی نہیں بلکہ رُوشناسی بھی نہیں وہ کسی دوکان پر اپنے بچوں کے لئے کوئی چیز خرید رہا ہے یا اپنے کسی جائز کام میں مشغول ہے اور ہم نے بے وجہ، بے تعلق اس پر پستول چلا کر ایک دم میں اس کی بیوی کو بیوہ اور اس کے بچوں کو یتیم اور اس کے گھر کو ماتم کدہ بنا دیا۔ یہ طریق کس حدیث میں لکھا ہے یا کس آیت میں مرقوم ہے؟ کوئی مولوی ہے جو اس کا جواب دے؟ نادانوں نے جہاد کا نام سن لیا ہے اور پھر **اس بہانہ سے اپنی نفسانی اغراض کو پورا کرنا چاہا ہے یا محض دیوانگی کے طور پر مرتکب خونریزی کے ہوئے ہیں**۔...... مجھے تعجب ہے کہ جب کہ اس زمانہ میں کوئی شخص مسلمانوں کو مذہب کے لئے قتل نہیں کرتا تو کس حکم سے ناکردہ گناہ لوگوں کو قتل کرتے ہیں''۔ (ایضًا صفحہ 11-13)

آج کل جو مساجد اور عبادتگاہوں، جہازوں، ریل گاڑیوں یا بسوں میں اور پبلک مقامات پر مجمع عام میں ریموٹ کنٹرول کے ذریعہ یا خودکش بم دھماکوں اور اندھا دھند فائرنگ کے ذریعہ معصوم اور بے گناہ لوگوں کی جانیں لی جاتی ہیں یہ بھی اسی مذکورہ دہشت گردی کی ہی خطرناک اور لرزہ خیز صورتیں ہیں۔

حضور علیہ السلام نے اپنی اس تصنیف مُنیف میں مذہبی جنونیت اور دہشت گردی اور ناحق کی خونریزی کی ذمہ داری بنیادی طور پر مُلّاں پر ڈالی ہے۔ ایک اسلام کے مُلّاں اور دوسرے یورپ کے مُلّاں۔ چنانچہ اسلام کے مُلّاؤں کا ذکر کرتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں:

...... ''مسئلۂ جہاد کو جس طرح پر حال کے اسلامی علماء نے جو مولوی کہلاتے ہیں سمجھ رکھا ہے اور جس طرح وہ عوام کے آگے اس مسئلہ کی صورت بیان کرتے ہیں ہرگز وہ صحیح نہیں ہے۔ اور اس کا نتیجہ بجز اس کے کچھ نہیں کہ وہ لوگ اپنے پُرجوش وعظوں سے عوام وحشی صفات کو ایک درندہ صفت بنا دیں اور انسانیت کی تمام پاک خوبیوں سے بے نصیب کر دیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور مَیں یقیناً جانتا ہوں کہ **جس قدر ایسے ناحق کے خون ان نادان اور نفسانی انسانوں سے ہوتے ہیں کہ جو اس راز سے بے خبر ہیں کہ کیوں اور کس وجہ سے اسلام کو اپنے ابتدائی زمانہ میں لڑائیوں کی ضرورت پڑی تھی اُن سب کا گناہ ان مولویوں کی گردن پر ہے کہ جو پوشیدہ طور پر ایسے مسئلے سکھاتے رہتے ہیں جن کا نتیجہ دردناک خونریزیاں ہیں**''۔

مامور زمانہ کے قلم سے نکلی ہوئی قریباً سو سال پہلے کی یہ بات آج بھی کتنی سچی اور تازہ اور مبنی بر حقیقت ہے۔ آج بھی نفس امّارہ کے جوشوں سے مغلوب، دہشتگرد مُلّاں اپنے مدرسوں میں ''پوشیدہ طور پر ایسے مسئلے سکھاتے رہتے ہیں'' اور ''اپنے پُرجوش وعظوں سے عوام وحشی صفات کو ایک درندہ صفت'' بنانے کے مکروہ عمل میں مصروف ہیں۔

اسی طرح حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

...... ''جاہل مولویوں نے، خدا اُن کو ہدایت دے، عوام کالانعام کو بڑے دھوکے دیئے ہیں اور بہشت کی کُنجی اسی عمل کو قرار دیا ہے جو صریح ظلم اور بے رحمی اور انسانی اخلاق کے برخلاف ہے''۔ (ایضًا صفحہ 11)

......آپؑ فرماتے ہیں کہ: ''یہ لوگ اپنے اس عقیدہ جہاد پر جو سراسر غلط اور قرآن اور حدیث کے برخلاف ہے اس قدر جمے ہوئے ہیں کہ جو شخص اس عقیدہ کو نہ مانتا ہو اور اس کے برخلاف ہو اس کا نام دجّال رکھتے ہیں اور واجب القتل قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ مَیں بھی مدت سے اسی فتویٰ کے نیچے ہوں......''۔ (ایضًا صفحہ 7)

مولویوں کے ایسے بیانات اور فتاویٰ عام طور پر شائع شدہ اور معروف ہیں اور ان کی اشتعال انگیزیاں اور عوام کے جذبات سے کھیل کر انہیں کشت و خون پر آمادہ کرنا ایک ثابت شدہ حقیقت ہے۔ اب تو پریس میڈیا کے علاوہ الیکٹرانک میڈیا پر بھی ان کی ویڈیوز اور بیانات دستیاب ہیں۔ (الفضل انٹرنیشنل میں بھی ان کے ایسے بیانات کے نمونے شائع ہوتے رہے ہیں) اس لئے ہمیں ان کے بیانات یہاں درج کرنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔

......آنحضرت ﷺ نے ایسے ہی شریر اور فتنہ پرداز ''علماء'' کو خنازیر قرار دے کر (کنزل العمال) پہلے سے ہی ان کی خصلتوں کی طرف اشارہ فرما دیا تھا کہ جس طرح خنزیر کھیتیوں کو برباد کرتا ہے اور باوجود بنیادی طور پر ایک سبزی خور جانور ہونے کے بعض دفعہ اپنے ہی بچوں کو مار کر کھا جاتا ہے اسی طرح مشابہ بالیہود یہ بدبخت مُلّاں بھی باغ اسلام کو برباد کرنے والے اور باوجود انسان ہونے کے اپنی ہی نوع (یعنی بنی نوع انسان) کے دشمن ہوں گے۔ ان میں صبر اور تحمل اور برداشت جیسے اخلاق حسنہ کی بجائے تہوّر اور جہالت اور اخلاق سیّئہ کا زور ہوگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سو سال قبل ان انسانیت دشمن مُلّاؤں کی فتنہ انگیزیوں سے خبردار کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ: ''**بلاشبہ ہر ایک گورنمنٹ کے لئے بغاوت کا سرچشمہ یہی لوگ ہیں**۔ عوام بے چارے ان لوگوں کے قابو میں ہیں اور ان کے دل کی کل ان کے ہاتھ میں ہے جس طرف چاہیں پھیر دیں اور ایک دم میں قیامت برپا کر دیں''۔ (ایضا صفحہ 18)

مامور زمانہ کے اس عارفانہ تجزیہ کی صداقت بھی آج روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ بلاشبہ تمام حکومتوں کے لئے (خواہ وہ مسلم حکومتیں ہیں یا غیر مسلم) بغاوت کا سرچشمہ یہی لوگ ہیں۔ یہ لوگ جب بولتے ہیں تو آگ اگلتے ہیں۔ ان کی تحریریں آتش فشانی کا نمونہ ہوتی ہیں۔ اپنی شعلہ بیانیوں سے یہ پل بھر میں نفرتوں کے الاؤ بھڑکا کر معاشرتی امن کو جلا کر راکھ کر دیتے ہیں۔

......امام الزماں علیہ السلام نے ان کے فتنہ کے تمام دنیا میں پھیل جانے کے خطرہ کی نشاندہی بھی سو سال قبل ہی فرما دی تھی۔ آپ نے تحریر فرمایا تھا کہ یہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ ''**گویا تمام دنیا ان کا شکار ہے** اور جس طرح ایک شکاری ایک ہرن کا کسی بَن میں پتہ لگا کر چھپ چھپ کر اس کی طرف جاتا ہے اور آخر موقع پا کر بندوق کا فائر کرتا ہے۔ یہی حالات اکثر مولویوں کے ہیں۔ انہوں نے انسانی ہمدردی کے سبق میں سے کبھی ایک حرف بھی نہیں پڑھا بلکہ ان کے نزدیک خواہ نخواہ ایک غافل انسان پر پستول یا بندوق چلا دینا اسلام سمجھا گیا ہے''۔ (ایضًا صفحہ 12)

......حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے اس مختصر رسالہ ''گورنمنٹ انگریزی اور جہاد'' میں مارِ آستین، دشمن انسانیت مُلّاؤں کی نشاندہی کرتے ہوئے ان کی ایک اور بدعادت یعنی جھوٹ اور منافقت اور دورنگی سے خبردار رہنے کی نصیحت بھی فرمائی تھی۔ آپ فرماتے ہیں:

''یہ لوگ جب حکّام وقت کو ملتے ہیں تو اس قدر سلام کے لئے جھکتے ہیں کہ گویا سجدہ کرنے کے لئے طیار ہیں اور جب اپنے ہم جنسوں کی مجلس میں بیٹھتے ہیں تو بار بار اصرار اُن کا اِسی بات پر ہوتا ہے کہ یہ ملک دار الحرب ہے اور اپنے دلوں میں جہاد کرنا فرض سمجھتے ہیں۔ اور تھوڑے ہیں جو اس خیال کے انسان نہیں ہیں''۔

حضور علیہ السلام کے اس بیان کی صداقت بھی ایک زندہ حقیقت ہے اور اس معیار کی رو سے بھی ایسے لوگوں کی پہچان اب بہت آسان ہو گئی ہے۔ ذاتی اور مالی منفعتوں کی خاطر یا گرفت کے خطرہ سے اور دباؤ کے نتیجہ میں ایسے علماء بعض اوقات حکام کے سامنے یا عالمی پریس میں ایسے بیانات تو دے دیتے ہیں جن سے لوگوں کو یہ تاثر ملے کہ وہ خونی نظریۂ جہاد اور مذہبی جنونیت اور انتہا پسندی کے قائل نہیں ہیں لیکن درپردہ ان کے عقائد یہی ہوتے ہیں۔ چنانچہ ان کی کتب میں، ان کی تقاریر میں، ان کے مدرسوں میں اسی قسم کے نظریات لکھے اور پڑھے اور پڑھائے جاتے ہیں۔ اس لئے جب تک ان کے عقائد کی اصلاح نہیں ہوتی اور ان کی کتب میں اور مدرسوں میں حقیقی اسلامی تصورِ جہاد کی تعلیم و تدریس نہیں کی جاتی ان کی یہ ظاہری بیان بازی ہرگز قابل اعتبار نہیں ہے۔ کیونکہ عقیدہ اور عمل کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ ایک فاسد نظریہ اور عقیدہ کبھی صالح اعمال پیدا نہیں کر سکتا۔ اس لئے نظریات و عقائد اور قلوب کی اصلاح کئے بغیر امن و اصلاح عالم کی توقع محض ایک موہوم خیال ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں۔

اس جگہ یہ بھی وضاحت کر دینا مناسب ہوگا کہ ہم ہرگز یہ نہیں کہتے کہ تمام اسلامی علماء جہاد سے متعلق ایسے ہی فاسدانہ خیالات رکھتے ہیں بلکہ جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے ''تھوڑے ہیں جو اس خیال کے انسان نہیں''۔ بدقسمتی سے علماء کی اکثریت ان فاسدانہ خیالات کی قائل ہے یا ان سے متاثر ہے اور ان میں سے جو خونی نظریہ جہاد کے قائل نہیں ہیں ان میں سے بھی بہت کم ہیں جو جرأت کے ساتھ ان جہادی مُلّاؤں سے اختلاف کر کے صحیح اسلامی نظریۂ جہاد کا پرچار کرنے والے ہیں۔

...... حضور علیہ السلام نے خونی نظریہ جہاد کے قائل ملّاؤں کو ''گورنمنٹ کے چھپے ہوئے دشمن'' اور ''خدا تعالیٰ کے بھی مجرم اور نافرمان'' قرار دیا ہے۔ (ایضًا صفحہ 20) مگر افسوس کہ حکمرانوں نے اِس زمانہ کے حکَم و عدل علیہ السلام کی باتوں پر کان نہیں دھرا اور ان ''چھُپے ہوئے دشمنوں'' کو بروقت نہیں پہچانا اور یہ دشمن اندر ہی اندر طاقت پکڑتا رہا۔ ستم بالائے ستم یہ کہ بعض ملکوں میں تو حکمرانوں نے بغاوت کے سرچشمہ انہی لوگوں سے گہرے یارانے قائم کئے اور انہیں اپنے ذاتی مفادات اور مخصوص سیاسی مقاصد کے لئے بے دریغ استعمال کیا۔ انہوں نے اِن مُلّاؤں کی اشتعال انگیزیوں اور فتنہ پردازیوں میں ان کی پشت پناہی کرتے ہوئے پالا پوسا اور ان کی وحشیانہ صفات کو مزید بڑھایا اور پھر ان درندوں نے حکومت کی سرپرستی میں معصوموں کے خون سے ہولی کھیلی اور ملک میں کھلم کھلا فساد بپا کئے۔ اور اب جو اس کے منہ کو خون لگ چکا ہے اور وہ موقع پا کر اپنے ہی مالکوں اور سرپرستوں پر حملہ آور ہوا ہے تو ان کی آنکھیں کھلی ہیں اور وہ اُسے ایک خونخوار درندہ اور انسانیت کے لئے سب سے بڑا خطرہ قرار دیتے ہوئے اس کو قابو کرنے یا ہلاک کرنے کی فکر میں مبتلا ہیں۔

(جاری ہے۔ باقی آئندہ شمارہ میں)

ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے دین کی نصرت کے لئے جو مسیح و مہدی بھیجنا تھا ہم اس کے ماننے والے اور اس کی تصدیق کرنے والے ہیں۔ مگر یہ تصدیق اس وقت فائدہ مند ہوگی اور ہم اسی وقت اس کے بیعت کنندگان میں سے شمار ہوں گے جب اس تعلیم پر عمل کرنے والے اور ان نصائح کو سن کر اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے والے ہوں گے۔

سو سال پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ ہندوستان اور پنجاب میں تکفیر کے فتووں کے باوجود میرے ماننے والوں کی تعداد چار لاکھ تک ہو چکی ہے اور آج سو سال بعد ہم دیکھتے ہیں کہ مسیح موعود کے ماننے والے پنجاب اور ہندوستان نہیں بلکہ دنیا کے 185 سے زائد ممالک میں پھیل چکے ہیں۔ اور آپ کے ماننے والوں کی تعداد لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں میں پہنچ چکی ہے۔

آج بہت سارے سربراہان اور علماء جہاد کی بابت اب وہی باتیں کر رہے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کی تھیں اور اس طرح کے سینکڑوں حوالے ہیں جو اخباروں میں آتے ہیں، جو اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کی اشاعت کے لئے جو طریق اپنانے کے لئے فرمایا تھا وہی صحیح طریق تھا اور اسلام کی تعلیم کے مطابق تھا۔

ہر احمدی جو آپؑ کے سلسلۂ بیعت میں داخل ہے اسے کوشش کرنی چاہئے کہ اپنے اندر ایسی پاک تبدیلیاں پیدا کرے جو حقیقی مسلمان کے لئے ضروری ہیں، جس کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی اس تقریر میں ہمیں نصیحت فرمائی۔

[حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی جلسہ سالانہ 1907ء کے موقع پر بیان فرمودہ تقریر کے حوالہ سے احباب جماعت کو اہم نصائح]

جلسہ سالانہ برطانیہ 2007ء کے موقع پر
امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃالمسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا افتتاحی خطاب

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے فرمایا:

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ سالانہ 1907ء میں جو تقریر فرمائی تھی، آج میں نے آپ کے سامنے پیش کرنے کے لئے اس کو لیا ہے۔ اس صورت میں مکمل تقریر تو نہیں بیان کروں گا، نہ بیان ہو سکتی ہے۔ یہ کوشش کروں گا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس میں جو بعض مضامین بیان فرمائے تھے خلاصۃً ان کے کچھ نکات پیش کروں جو آج بھی وقت کی ایک اہم ضرورت ہے۔ بلکہ یہ کہنا چاہئے کہ آنحضرت ﷺ کے روحانی فرزند اور عاشق صادق، مسیح موعود اور مہدی موعود جو اس زمانے کے حکم اور عدل ہیں ان کی بیان فرمودہ قرآن، اسلام اور آنحضرت ﷺ کی لائی ہوئی تعلیم کی تشریح اور تفصیل ہی اب تا قیامت سیدھا راستہ دکھانے والی اور ایک مومن بندے کا آنحضرت ﷺ کے ساتھ حقیقی تعلق جوڑنے والی، قرآن کریم کی تعلیم کا فہم و ادراک بخشنے والی اور خدا تعالیٰ سے بندے کا ذاتی تعلق جوڑنے والی اور خدا کی پہچان کروانے والی ہے۔ اور یہ سب کچھ آپ کی اپنی ذاتی حیثیت سے نہیں ہے بلکہ یہ انعام آپؑ کو اس عشق و محبت کی وجہ سے ملا ہے جو آپؑ کو آنحضرت ﷺ سے تھا۔

آپؑ فرماتے ہیں:

"ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلۂ نبوت میں سے اعلیٰ درجہ کا جوانمرد نبی اور زندہ نبی اور خدا کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبی صرف ایک مرد کو جانتے ہیں یعنی وہی نبیوں کا سردار، رسولوں کا فخر، تمام مرسلوں کا سرتاج، جس کا نام محمد مصطفیٰ و احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس کے زیرِ سایہ دس دن چلنے سے وہ روشنی ملتی ہے جو پہلے اس سے ہزار برس تک نہیں مل سکتی تھی...... سو آخری وصیت یہی ہے کہ ہر ایک روشنی ہم نے رسول نبی اُمّی کی پیروی سے پائی ہے اور جو شخص پیروی کرے گا وہ بھی پائے گا اور ایسی قبولیت اُس کو ملے گی کہ کوئی بات اُس کے آگے اَنہونی نہیں رہے گی۔ زندہ خدا جو لوگوں سے پوشیدہ ہے اس کا خدا ہوگا اور جھوٹے خدا سب اس کے پیروں کے نیچے کچلے اور روندے جائیں گے۔ وہ ہر ایک جگہ مبارک ہوگا اور الٰہی قوتیں اس کے ساتھ ہوں گی"۔

(سراج منیر، روحانی خزائن جلد 12، صفحہ 82-83۔ مطبوعہ لندن)

پس یہ ہے آنحضرت ﷺ کے مقام اور آپ کی ذات کی پہچان اور خدا تعالیٰ کی پہچان جس کا ادراک اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا فرمایا۔ یہ روشنی آپ نے آنحضرت ﷺ کے ذریعہ سے پائی اور آگے پھیلائی تا کہ پاک دل اور صحیح فطرت لوگ بھی اس سے منور ہوں۔

بعثت مسیح موعودؑ کی غرض

آپ ایک جگہ فرماتے ہیں:

"یہ عاجز تو محض اس غرض کے لئے بھیجا گیا ہے کہ تا یہ پیغام خلق اللہ کو پہنچا دے کہ دنیا کے تمام مذاہبِ موجودہ میں سے وہ مذہب حق پر اور خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق ہے جو قرآن کریم لایا ہے اور دارالنجات میں داخل ہونے کے لئے دروازہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ ہے"۔

(حجۃ الاسلام، روحانی خزائن جلد 6، صفحہ 52-53۔ مطبوعہ لندن)

پس آپ ہی ہیں جنہیں اس زمانہ میں آنحضرت ﷺ کی حقیقی پہچان کروانے اور اللہ تعالیٰ کی توحید کو قائم کرنے کے لئے دنیا میں بھیجا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ کی تائیدات آپ کے ساتھ ہیں اور کوئی نہیں جو آپ سے بڑھ کر یہ کام سرانجام دے سکے۔

پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت کا مقصد اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی کا ذکر کرتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں کہ:

"ایسا ہی یہ عاجز بھی اسی کام کے لئے بھیجا گیا ہے کہ تا قرآن شریف کے احکام بہ وضاحت بیان کر دیوے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ وہ مسیح موسیٰ کو دیا گیا تھا اور یہ مسیح مثیلِ موسیٰ کو عطا کیا گیا۔ سو یہ تمام مشابہت تو ثابت ہے اور مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ مسیح کے ہاتھ سے زندہ ہونے والے مر گئے مگر جو شخص میرے ہاتھ سے جام پیئے گا جو مجھے دیا گیا ہے وہ ہرگز نہیں مرے گا۔ وہ زندگی بخش باتیں جو مَیں کہتا ہوں اور وہ حکمت جو میرے مُنہ سے نکلتی ہے اگر کوئی اَور بھی اس کی مانند کہہ سکتا ہے تو سمجھو کہ مَیں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں آیا۔ لیکن اگر یہ حکمت اور معرفت جو مُردہ دلوں کے لئے آبِ حیات کا حکم رکھتی ہے دوسری جگہ سے نہیں مل سکتی تو تمہارے پاس اس جرم کا کوئی عذر نہیں کہ تم نے اس سرچشمہ سے انکار کیا جو آسمان پر کھولا گیا۔ زمین پر اس کو کوئی بند نہیں کر سکتا۔ سو تم مقابلہ کے لئے جلدی نہ کرو اور دیدہ و دانستہ اس الزام کے نیچے اپنے تئیں داخل نہ کرو جو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے لَاتَقْفُ مَالَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ کُلُّ اُوْلٰٓئِکَ کَانَ عَنْہُ مَسْئُوْلًا (بنی اسرائیل:47) بدظنی اور بدگمانی میں حد سے زیادہ مت بڑھو، ایسا نہ ہو کہ تم اپنی باتوں سے پکڑے جاؤ اور پھر اس دکھ کے مقام میں تمہیں یہ کہنا پڑے کہ مَالَنَا لَانَرٰی رِجَالًا کُنَّا نَعُدُّھُمْ مِنَ الْاَشْرَار" (صٓ:62)۔ ہمیں کیا ہوا کہ ہم ان لوگوں کو نہیں دیکھ رہے جنہیں ہم دنیا میں شریروں میں شمار کیا کرتے تھے۔"

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد نمبر 3 صفحہ 103-104۔ مطبوعہ لندن)

مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں کہ:

"اے مسلمانو! اگر تم سچے دل سے حضرت خداوند تعالیٰ اور اس کے مقدس رسول علیہ السلام پر ایمان رکھتے ہو اور نصرت الٰہی کے منتظر ہو تو یقیناً سمجھو کہ نصرت کا وقت آ گیا۔ اور یہ کاروبار انسان کی طرف سے نہیں اور نہ کسی انسانی منصوبہ نے اس کی بنا ڈالی۔ بلکہ یہ وہی صبح صادق ظہور پذیر ہوگئی ہے جس کی پاک نوشتوں میں پہلے سے خبر دی گئی تھی۔ خدائے تعالیٰ نے بڑی ضرورت کے وقت تمہیں یاد کیا۔ قریب تھا کہ تم کسی مہلک گڑھے میں جا پڑتے مگر اُس کے باشفقت ہاتھ نے جلدی سے تمہیں اٹھا لیا۔ سو شکر کرو اور خوشی سے اچھلو جو آج تمہاری تازگی کا دن آ گیا۔ خدا تعالیٰ اپنے دین کے باغ کو جس کی راستبازوں کے خونوں سے

آبپاشی ہوئی تھی، کبھی ضائع کرنا نہیں چاہتا۔ وہ ہرگز یہ نہیں چاہتا کہ غیر قوموں کے مذاہب کی طرح اسلام بھی ایک پرانے قصوں کا ذخیرہ ہو جس میں موجودہ برکت کچھ بھی نہ ہو۔ وہ ظلمت کے کامل غلبہ کے وقت اپنی طرف سے نور پہنچاتا ہے۔ کیا اندھیری رات کے بعد نئے چاند کے چڑھنے کی انتظار نہیں ہوتی۔ کیا تم سلخ کی رات کو جو ظلمت کی آخری رات ہے'' یعنی قمری مہینہ کی آخری رات ہے'' دیکھ کر حکم نہیں کرتے کہ کل نیا چاند نکلنے والا ہے۔ افسوس کہ تم اس دنیا کے ظاہری قانونِ قدرت کو تو خوب سمجھتے ہو مگر اس روحانی قانونِ فطرت سے جو اسی کا ہم شکل ہے بکلّی بے خبر ہو''۔

(ازالۂ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3، صفحہ 104-105)

پس آپ کا یہ دعویٰ کوئی معمولی دعویٰ نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کرکے ایک چیلنج دیا جا رہا ہے کہ جو میرے ہاتھ سے جام پیے گا جو مجھے دیا گیا ہے وہ ہرگز نہیں مرے گا اور حکمت کی باتیں جو میرے منہ سے نکلیں، اگر کوئی اور کہہ سکے تو سمجھو کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں آیا۔ یہ اتنی بڑی باتیں ہیں اور اتنا بڑا وعدہ ہے کہ اس کے بغیر چارہ نہیں کہ ہم اس کو مانیں اور تسلیم کریں کہ آپ ہی وہ ہیں جن کو اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے مبعوث فرمانا تھا۔

پس ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے دین کی نصرت کے لئے جو مسیح و مہدی بھیجنا تھا ہم اس کے ماننے والے اور اس کی تصدیق کرنے والے ہیں۔ مگر یہ تصدیق اس وقت فائدہ مند ہوگی اور ہم اسی وقت اس کے بیعت کنندگان میں سے شمار ہوں گے جب اس تعلیم پر عمل کرنے والے اور ان نصائح کو سن کر اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے والے ہوں گے۔ تبھی ہم اس مسیح و مہدی کے ساتھ حقیقی تعلق جوڑنے والے کہلا سکیں گے، جب ہم اس کی خواہشات کی تعمیل کرنے والے ہوں گے۔ اپنے اندر وہ تبدیلیاں پیدا کرنے والے ہوں گے جو وہ ہم میں پیدا کرنا چاہتا ہے۔

آپ کیا چاہتے ہیں؟ اس کا بیان آپ نے اپنی تقریر میں فرمایا تھا۔ اس کو مَیں کچھ حد تک بیان کروں گا۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ ہر احمدی کو ان باتوں کو حرزِ جان بنانے کی کوشش کرنی چاہئے تا کہ اس عہد کو پورا کرنے والا بن سکے جو ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ سے باندھا ہے۔ یہی ہے جس سے ہم دین و دنیا کی نعماء کے وارث ٹھہریں گے۔ ان انعاموں کو حاصل کرنے والے ہوں گے جن کا اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے ذریعہ امّت محمدیہ سے وعدہ فرمایا ہے۔ یہ پاک تبدیلیاں ہی ہمیں خدا تعالیٰ کا قرب دلانے والی بنیں گی۔

جماعت کی روز افزوں ترقی اور اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری

آپ علیہ السلام نے اپنی تقریر کی ابتدا میں سب سے پہلے تو ہمیں اس طرف توجہ دلائی کہ اللہ تعالیٰ کا اس بات پر شکر کریں کہ اس نے ہمیں راہ ہدایت دکھاتے ہوئے جماعت میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔

پھر آپؑ نے یہ اعلان فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت میرے ساتھ ہے اور اس کی دلیل میری جماعت کی روز افزوں ترقی ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں:

'' دیکھو اوّل اللہ جلّشانہٗ کا شکر ہے کہ آپ صاحبوں کے دلوں کو اس نے ہدایت دی اور باوجود اس بات کے کہ ہزاروں مولوی ہندوستان اور پنجاب کے تکذیب میں لگے رہے اور ہمیں دجال اور کافر کہتے رہے، آپ کو ہمارے سلسلہ میں داخل ہونے کا موقع دیا۔ یہ بھی اللہ جلّشانہٗ کا بڑا معجزہ ہے کہ باوجود اس قدر تکذیب اور تکفیر کے اور ہمارے مخالفوں کی دن رات کی سرتوڑ کوششوں کے یہ جماعت بڑھتی جاتی ہے۔ میرے خیال میں اس وقت ہماری جماعت چار لاکھ سے بھی زیادہ ہوگی''۔ یہ حضرت مسیح موعودؑ اپنے زمانہ کی بات کر رہے ہیں 1907ء کی۔ ''اور یہ بڑا معجزہ ہے کہ ہمارے مخالف دن رات کوشش کر رہے ہیں اور جانکاہی سے طرح طرح کے منصوبے سوچ رہے ہیں اور سلسلہ کو بند کرنے کے لئے پورا زور لگا رہے ہیں مگر خدا ہماری جماعت کو بڑھاتا جاتا ہے۔ جانتے ہو کہ اس میں کیا حکمت ہے؟ حکمت اس میں یہ ہے کہ اللہ جلّشانہٗ جس کو مبعوث کرتا ہے اور جو واقعی طور پر خدا کی طرف سے ہوتا ہے، وہ روز بروز ترقی کرتا اور بڑھتا ہے اور اس کا سلسلہ دن بدن رونق پکڑتا جاتا ہے۔ اس کے روکنے والا دن بدن تباہ اور ذلیل ہوتا جاتا ہے اور اس کے مخالف اور مکذّب آخرکار بڑی حسرت سے مرتے ہیں۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ ہماری مخالفت کرنے والے اور ہمارے سلسلہ کو روکنے والے بیسیوں مر چکے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے ارادے کو جو درحقیقت اس کی طرف سے ہے، کوئی بھی روک نہیں سکتا اور خواہ کوئی کتنی ہی کوششیں کرے اور ہزاروں منصوبے سوچے، مگر جس سلسلہ کو خدا شروع کرتا ہے اور جس کو وہ بڑھانا چاہتا ہے اس کو کوئی نہیں روک سکتا کیونکہ اگر ان کوششوں سے وہ سلسلہ رُک جائے تو ماننا پڑے گا کہ روکنے والا خدا پر غالب آ گیا۔ حالانکہ خدا پر کوئی غالب نہیں آ سکتا''۔

(ملفوظات جلد پنجم۔ صفحہ 374۔ جدید ایڈیشن)

اگر غور کریں تو یقیناً اس بات سے دل شکرگزاری کے جذبات سے بھر جاتے ہیں کہ اس نے ایسے حالات میں زمانہ کے امام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی جب مخالفت کا ایک بازار گرم تھا اور آج تک ہے۔ آپ میں سے بہت سے جو میرے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں، پاکستان ہندوستان سے آنے والے وہ لوگ ہیں جن کے باپ دادا نے احمدیت قبول کی اور آنحضرت ﷺ کے مسیح و مہدی کو آپ کا سلام پہنچایا۔ بعض کو اس زمانہ میں قبول احمدیت کی وجہ سے بڑے بڑے ابتلاؤں سے گزرنا پڑا۔ پس آج سو سال بعد جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد پر آپ اللہ جلّشانہٗ کی شکرگزاری کر رہے ہوں تو اپنے بزرگوں کو، اپنے باپ دادا کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں جنہوں نے زمانے کے امام کو مان کر آپ کے لئے بھی آسان راہیں پیدا کیں کہ پیدائشی طور پر اس جماعت میں شامل ہونے کی توفیق ملی جن کو اللہ تعالیٰ نے آخرین میں پیدا کیا لیکن اوّلین سے ملانے کا اعزاز بخشا، وہ اوّلین جن کی اکثریت سے خدا تعالیٰ راضی ہوا اور وہ اس سے راضی ہوئے۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ کہنا کہ دلوں کی ہدایت کی وجہ سے اللہ کے شکرگزار بنو ان بزرگوں کی اولادوں پر بہت بڑی ذمہ داری ڈالتا ہے جن کی قربانیوں کے پھل آپ آج کھا رہے ہیں۔ پھر وہ لوگ جو آج تک احمدیت میں شامل ہو رہے ہیں، وہ بھی اپنے گھربار، عزیز رشتے داروں کو اور بہت بڑی اکثریت اپنے آراموں اور آسائشوں کو چھوڑ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہو رہے ہیں۔ مالی نقصان برداشت کرنے پڑ رہے ہیں، جسمانی تکلیفیں برداشت کرنی پڑ رہی ہیں۔ کئی ہیں جن کو ان کے عزیزوں نے، اُن عزیزوں نے جو اُنہیں ہر وقت اپنے سینے سے لگائے رکھنے والے تھے، احمدیت قبول کرنے کی وجہ سے اتنی بے دردی سے مارا اور زدوکوب کیا کہ ان کی ہڈیاں تک توڑ دیں۔ ہر روز مجھے خطوں میں کئی ایسے واقعات ملتے ہیں لیکن وہ ہڈیاں تڑوا کر بھی ہنسی خوشی بیٹھے ہیں کہ یہ تکلیفیں تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ ان کے عزیزوں نے عورتوں بچیوں تک پر ایسے ظلم کئے جن کو سن کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں لیکن ان کے پائے ثبات میں لغزش نہیں آئی کہ جن پہلوں کے ساتھ ملانے کی خدا تعالیٰ نے ہمیں خوشخبری دی ہے ان کو تو اونٹوں سے باندھ کر ان کی ٹانگیں تک چیری گئی تھیں۔ احمدی ہونے کی پاداش میں کئی احمدیوں کو شہید کیا گیا اور آج تک کیا جا رہا ہے لیکن حق کو دیکھ کر پھر حق سے پھرنا صرف اس لئے کہ تکلیفوں میں سے گزرنا پڑے گا، صرف اس لئے کہ جان سے ہاتھ دھونے پڑیں گے، ایک مومن کی شان نہیں۔ اللہ تعالیٰ جس کو ہدایت دے اس کو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا۔

پس یہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں ہدایت دی اور وہ جو اپنے زعم میں دینی علم جاننے والے تھے، ان کو توفیق نہ ملی اور وہ تکذیب میں بڑھتے گئے اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے والے آج بھی ان کی سنت پر عمل کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب و تکفیر میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہر راستے پر کھڑے ہو کر اور ہر ذریعہ استعمال کر کے مسیح موعود کو ماننے والوں کو اپنے ایمانوں سے ہٹانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ سعید فطرت اور نیک طبع لوگ جو اس پیغام کو سننا چاہتے ہیں، ان کو مختلف حیلوں سے اس پیغام کو سننے سے دور رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں، تکفیر کے فتوے لگا کر دنیا کو ورغلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن کیا نتیجہ نکل رہا ہے؟ آج سے سو سال پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ ہندوستان اور پنجاب میں تکفیر کے فتووں کے باوجود میرے ماننے والوں کی تعداد چار لاکھ تک ہو چکی ہے اور آج سو سال بعد ہم دیکھتے ہیں کہ مسیح موعود کے ماننے والے پنجاب اور ہندوستان نہیں بلکہ دنیا کے 185 سے زائد ممالک میں پھیل چکے ہیں۔ اور آپ کے ماننے والوں کی تعداد لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں میں پہنچ چکی ہے۔ آج ہمارے سامنے مختلف ممالک سے آئے ہوئے یہ خوش قسمت لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سرسبز شاخوں کے پھل ہیں جن میں انڈونیشیا سے بھی آئے ہوئے ہیں، جزائر سے بھی آئے ہوئے ہیں، افریقہ سے بھی آئے ہوئے ہیں، امریکہ سے بھی آئے ہوئے ہیں، یورپ سے بھی آئے ہوئے ہیں۔ یہ سب لوگ زبانِ حال سے یہ گواہی دے رہے ہیں کہ اے مسیح محمدی اور خاتم الانبیاء کے عاشقِ صادق تُو سچا ہے اور یقیناً سچا ہے اور یہ تکذیب و تکفیر کے فتوے لگانے والے جھوٹے ہیں اور یقیناً جھوٹے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچائی کا یہ معجزہ ہم ہر روز پوری شان سے پورا ہوتا دیکھ رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی تائیدات کے نظارے ہم ہر روز بڑی شان سے پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی سچائی کی دلیل دیتے ہوئے جو یہ فرمایا ہے کہ ''اللہ جلّشانہٗ جس کو مبعوث کرتا ہے اور جو واقعی طور پر خدا کی طرف سے ہوتا ہے وہ روز بروز ترقی کرتا اور بڑھتا ہے اور اس کا سلسلہ دن بدن رونق پکڑتا ہے'' اس دلیل کو ہم روزِ روشن کی طرح ہر روز مشاہدہ کر رہے ہیں اور آپ کی مخالفت کرنے والوں، آپ کی جماعت کو نیست و نابود کرنے کے دعوے کرنے والوں کے انجام بھی ہمارے سامنے ہیں۔

پس کیا کبھی کوئی احمدی ان تائیدات کو دیکھ کر پھر بھی حق سے منہ پھیر سکتا ہے؟ کیا کبھی کوئی احمدی غالب خدا کو اپنے ساتھ کھڑا دیکھ کر پھر دنیا کے خوف سے اس سے منہ موڑ سکتا ہے؟ نہیں اور کبھی نہیں۔ آج ہر احمدی جو واحد و یگانہ اور سب قدرتوں کے مالک خدا کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کے حق میں تائیدات ابھرتی دیکھ رہا ہے، وہ ہر روز اپنے دل کو اس یقین پر قائم پاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کسی دنیاوی شخص یا کسی دنیاوی حکومت کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہیں جس کی سرسبز شاخیں آج دنیا کے کونے کونے میں پھیل رہی ہیں۔ یہ نظارے ایسے ہیں جو ایک احمدی کو شکرگزاری میں بڑھاتے چلے جاتے ہیں۔ پس ایک احمدی کی ذمہ داری ہے کہ شکرگزاری اور ایمانوں میں مضبوطی کے ان جذبات کو اپنی نسلوں میں بھی راسخ کرتے چلے جائیں کہ اپنے ایمان میں مضبوطی تمہارے لئے آئندہ ترقیات لانے والی اور تمہیں بہترین انجام کی طرف پہنچانے والی ہوگی۔ اس لئے ہمیشہ اس سے چمٹے رہنا۔ یہ نصیحت ہر احمدی کو اپنی نسلوں کو کرتے چلے جانا چاہئے۔

عظیم الشان پیشگوئی اور اس کا ظہور

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ بھی ایک معجزہ ہے اور میری سچائی کا ثبوت ہے کہ ان لوگوں کی بابت جو ہزاروں لاکھوں ہمارے پاس آتے رہتے ہیں اللہ جلّشانہٗ نے براہینِ احمدیہ میں پہلے خبر دے رکھی تھی اور یہ کتاب بہت سے ممالک میں بھجوائی جا چکی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ لوگوں کے آنے کی پیشگوئی کوئی معمولی پیشگوئی نہیں ہے بلکہ بڑی عظیم الشان پیشگوئی ہے اور اس پیشگوئی کے الفاظ، جو عربی میں تھی، یہ ہیں کہ:

''یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ ۔ یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ ۔ یَنْصُرُکَ اللّٰہُ مِنْ عِنْدِہٖ ۔ یَرْفَعُ اللّٰہُ ذِکْرَکَ وَ یُتِمُّ نِعْمَتَہٗ عَلَیْکَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ۔ اِذَا جَآءَ نَصْرُاللّٰہِ وَالْفَتْحُ وَانْتَھٰی اَمْرُالزَّمَانِ

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

حکیم اور عزیز خدا سے تعلق جوڑ کر اور اس کے حکموں پر عمل کر کے ہمارے اندر بھی حکمت اور دانائی پیدا ہوگی۔

ایک مومن اپنے ضرورت مند بھائیوں کی ضرورت کے لئے، دینی ضروریات کے لئے، غلبۂ اسلام کے لئے جو مال خرچ کرتا ہے وہ دراصل اللہ تعالیٰ سے یہ سودا کر رہا ہوتا ہے کہ اس ذریعہ سے وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو مزید جذب کرنے والا بنے۔

یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنا جسے اللہ قبول فرماتا ہے پاک کمائی میں سے ہو۔
ایسی کمائی نہ ہو جو دھوکے سے کمائی گئی ہو، جو غریبوں کو لوٹ کر کمائی گئی ہو۔

تحریک جدید کے دفتر اوّل، دوم، سوئم، چہارم اور پنجم کے نئے سال کا اعلان

سال گزشتہ میں جماعت احمدیہ عالمگیر نے مجموعی طور پر تحریک جدید کی مد میں 36 لاکھ 12 ہزار پاؤنڈز کی ادائیگی کی ہے۔

مجموعی طور پر وصولی کے لحاظ سے پاکستان اوّل، امریکہ دوم اور برطانیہ تیسرے نمبر پر رہے۔

افریقن ممالک میں نائیجیریا اوّل نمبر پر ہے۔

تحریک جدید اور وقف جدید میں نومبائعین کو خاص طور پر ضرور شامل کریں۔

سیرالیون کے مبلغ یوسف خالد ڈوروی (مرحوم) کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایده الله تعالیٰ بنصره العزیز- فرمودہ 9 رنومبر 2007ء بمطابق 9 رنبوت 1386 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ- اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ- مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ- اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ- صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّکٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۔ اُوْلٰٓئِکَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ۔ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَکِيْمٌ (التوبة:71)

اس آیت کا ترجمہ ہے کہ مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں وہ اچھی باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بُری باتوں سے روکتے ہیں اور نماز کو قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ یہی ہیں جن پر اللہ ضرور رحم کرے گا۔ یقیناً اللہ کامل غلبہ والا اور بہت حکمت والا ہے۔

اس آیت میں، جیسا کہ ترجمہ سے سب نے سن لیا، مومن مردوں اور مومن عورتوں کی صفات کا ذکر کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ خوبصورت نشانیاں یا صفات جس گروہ یا جماعت میں پیدا ہو جائیں وہ حقیقی ایمان لانے والوں اور ایمان لانے والیوں کی جماعت ہے۔ جیسا کہ ہم نے دیکھا اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں مومنین کی جماعت کی سات خصوصیات بیان فرمائی ہیں۔

پہلی خصوصیت یہ کہ ایک دوسرے کے دوست ہوتے ہیں۔ ایسے محبت کرنے والے ہوتے ہیں جو ہر وقت ایک دوسرے کی مدد پر کمر بستہ ہوں۔

دوسری بات یہ بیان فرمائی کہ وہ اچھی باتوں کا حکم دیتے ہیں، نیکیوں کا پرچار کرنے والے ہیں۔ جہاں وہ اپنے لئے اللہ تعالیٰ سے خیر چاہتے ہیں، دوسروں کے لئے بھی خیر چاہنے والے ہیں اور چاہتے ہیں کہ نیکیاں قائم کر کے اور پیار اور محبت قائم کر کے ایک ایسی جماعت بنا دیں جو اللہ تعالیٰ کے احکامات پر سچے دل سے عمل کرنے والی ہو۔

تیسری بات یہ بیان فرمائی کہ بری باتوں سے روکتے ہیں۔ ہر ایسی بات جس کے کرنے سے اللہ تعالیٰ کے احکامات کی نفی ہوتی ہے اس سے روکتے ہیں۔ ظالم اور مظلوم دونوں کی مدد کرنے والے ہیں۔ ظالم کو ظلم سے روکنے والے ہیں اور مظلوم کی دادرسی اور مدد کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ اس کے لئے اگر قربانی بھی کرنی پڑے تو اس سے بھی دریغ نہیں کرتے تاکہ امن، سلامتی، محبت پیار اور بھائی چارے کی فضا قائم ہو۔

اور چوتھی بات یہ بیان فرمائی کہ نماز قائم کرتے ہیں۔ نماز جو کہ دین کا ستون ہے جس کے بارے میں حکم ہے کہ اس کا خاص خیال رکھو ورنہ مومن ہونے کا دعویٰ بے معنی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بے شمار جگہ پر نماز کی تاکید فرمائی ہے۔ آپؑ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ”نماز بڑی ضروری چیز ہے اور مومن کا معراج ہے۔ خدا تعالیٰ سے دعا مانگنے کا بہترین ذریعہ نماز ہے“۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 247 مطبوعہ لندن)

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ: ”نماز سے بڑھ کر اور کوئی وظیفہ نہیں ہے کیونکہ اس میں حمد الٰہی ہے، استغفار ہے اور درود شریف۔ تمام وظائف اور اوراد کا مجموعہ یہی نماز ہے“۔ جتنے بھی ورد ہیں ان کا مجموعہ یہی نماز ہے ”اور اس سے ہر قسم کے غمّ وہمّ دُور ہوتے ہیں اور مشکلات حل ہوتی ہیں“۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 432 مطبوعہ لندن)

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے نماز کو سنوار کر پڑھنا، وقت پر پڑھنا، جماعت کے ساتھ پڑھنا، یہ ایک مومن کی خصوصیات ہیں اور ہونی چاہئیں۔

پھر پانچویں بات یہ بتائی کہ مومن زکوٰۃ دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والے ہیں۔ اس کی تفصیل میں آگے جا کر بیان کروں گا۔

اور چھٹی بات یہ بیان کی کہ اللہ اور رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی بجا آوری کے لئے اللہ اور اس کے رسول کے حکموں پر خوشدلی سے عمل کرتے ہیں۔

اور ساتویں بات یہ کہ ایسے مومن جو اِن خصوصیات کے حامل ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرتا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا رحم حاصل کرنے والے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے ایمان والوں سے ہمیشہ رحمت اور شفقت کا سلوک فرماتا ہے۔

ہمیشہ یاد رکھو کہ مومن مردوں اور مومن عورتوں کی یہ خصوصیات اس خدا نے بیان کی ہیں جو بہت حکمت والا اور کامل غلبہ والا ہے۔ پس اس حکیم اور عزیز خدا سے تعلق جوڑ کر اور اس کے حکموں پر عمل کر کے ہمارے اندر بھی حکمت اور دانائی پیدا ہوگی تبھی ہمارے اندر اس حکمت کی وجہ سے جو خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکامات پر عمل کرنے سے پیدا ہوئی یا ہوگی، جماعتی مضبوطی، انصاف اور عدل قائم ہوگا۔ اس حکمت کی وجہ سے من حیث الجماعت ہمارے اندر سے جہالت کا خاتمہ ہوگا اور ہم عقل اور حکمت سے چلتے ہوئے جہاں اپنے آپ کو مضبوط کرتے چلے جائیں گے، آپس میں محبت اور بھائی چارے کو بڑھانے والے بنیں گے، وہاں اس پُر حکمت پیغام کو، اُس پیغام کو جو خدائے واحد و یگانہ کا فہم و ادراک حاصل کروانے والا پیغام ہے، اس پیغام کو جسے اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق اور امام الزمان کو دنیا میں ہر بشر تک پہنچانے کے لئے بھیجا ہے اس مسیح و مہدی کی غلامی میں دنیا میں اس پیغام کو ہم پھیلانے والے بنیں گے اور پھر نتیجتاً اس غلبہ کو دیکھنے والے بنیں گے جس کا اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ فرمایا ہے۔ اپنے اندر یہ خصوصیات پیدا کر کے ہم اُن انعامات کے وارث بنیں گے جن کا خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ فرمایا ہے۔

پس یہ خوشخبری ہے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو کہ اگر تم ان خصوصیات کے حامل ہو جاؤ تو اللہ تعالیٰ کے اس عظیم پیغام کو جس کا ہر ہر لفظ اپنے اندر حکمت کے سمندر لئے ہوئے ہے۔ دنیا میں پھیلانے والے اور اسلام کے غلبہ کے دن دیکھنے والے بن سکتے ہو۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کا پرتو بننے اور اس سے فیض اٹھانے کے لئے ضروری ہے کہ اپنے اندر کم از کم وہ خصوصیات پیدا کرنے کی کوشش کریں جس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کی صفت جو عزیز اور حکیم ہے، اس سے فیضیاب ہو سکیں۔ یہ خصوصیات ہم اپنے میں پیدا کرنے کی کوشش کریں گے تو تب ہی وہ غالب اور حکیم خدا ہماری زبانوں کو وہ طاقت عطا فرمائے گا جس سے اللہ تعالیٰ کا حکیمانہ پیغام دنیا کو پہنچا کر ہم اسلام اور احمدیت کا غلبہ دیکھ سکتے ہیں۔

پس اس اہم مقصد کو ہم میں سے ہر ایک کو سمجھنا چاہئے تا کہ جو عہد بیعت اس زمانے میں ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کیا ہے کہ ہم جان، مال، وقت اور عزت کو اسلام کے پھیلانے کے لئے ہر وقت قربان کرنے کے لئے تیار رہیں گے، اس کو پورا کرنے والے بنیں۔

جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ زکوٰۃ کے بارے میں بعد میں بیان کروں گا اب مَیں اس طرف آتا ہوں جو زکوٰۃ یا مالی قربانی کا مضمون ہے۔ جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ یہ جو نومبر کا مہینہ ہے اس میں تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان ہوتا ہے۔ اکتوبر میں تحریک جدید کا سال ختم ہوتا ہے اور یکم نومبر سے نیا سال شروع ہو جاتا ہے۔ نومبر کے پہلے جمعہ میں عموماً تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کیا جاتا ہے، لیکن اس دفعہ بوجوہ یہ اعلان نہیں ہو سکا تو آج مَیں اس کا بھی اعلان کروں گا اور اس حوالے سے مومن مردوں اور مومن عورتوں کی اس خصوصیت کا مزید ذکر کروں گا کہ وہ زکوٰۃ دیتے ہیں۔

زکوٰۃ کیا چیز ہے اس کا مطلب ہے کہ اللہ کی راہ میں مال کا حصہ نکالنا تا کہ وہ مال پاک ہو، اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا اظہار ہو اور پھر اللہ تعالیٰ اس مال میں برکت ڈالے اور اسے بڑھاتا رہے۔ پس ایک مومن اپنے ضرورت مند بھائیوں کی ضرورت کے لئے، دینی ضروریات کے لئے، غلبہ اسلام کے لئے جو مال خرچ کرتا ہے وہ دراصل اللہ تعالیٰ سے یہ سودا کر رہا ہوتا ہے کہ اس ذریعہ سے وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو مزید جذب کرنے والا بنے۔ اس وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے مال کو مزید بڑھائے تا کہ دنیا کی نعمتوں سے بھی فائدہ اٹھائے اور پھر مزید خرچ کر کے اور زیادہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا بنے۔ یہ ایک ایسا عمل ہے جس میں گھاٹے کا سودا ہی نہیں ہے۔ ایک طرف سے ڈالتے جاؤ، دوسری طرف سے کئی گنا بڑھا کر حاصل کرتے چلے جاؤ۔ دنیاوی چیزوں میں ہم دیکھتے ہیں کہ جب مال خرچ کر کے کوئی چیز حاصل کرتے ہیں تو اس کی قدر اتنی ہی ہوتی ہے جتنی کہ اس کی قیمت ادا کی جاتی ہے۔ عقلمند انسان ہر ایک چیز کی قدر دیکھ کر ہی اس کی قیمت ادا کرتا ہے اور اُس کی قدر اتنی ہی ہوتی ہے جتنا کہ جیسا کہ مَیں نے کہا اس پر خرچ کیا گیا ہو۔ اس سے استفادہ ایک حد تک کیا جا سکتا ہے اور پھر وقت کے ساتھ ساتھ اس چیز سے استفادہ اور اس کی قدر میں کمی ہونا شروع ہو جاتی ہے اور ایک وقت میں وہ چیز بالکل بے کار ہو جاتی ہے۔ پھر ہم دنیا میں دیکھتے ہیں کہ کسی بھی صنعت میں پیداوار حاصل کرنے کے لئے جب خام مال کا استعمال کیا جاتا ہے تو اس خام مال کا کچھ حصہ ضائع ہو جاتا ہے اور 100 فیصد اس پر خرچ کئے گئے مال سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ گو کہ ان نقصانات کا اندازہ کرتے ہوئے جو اس طرح ضائع ہوتے ہیں، ایک کارخانہ دار یا اس کو بنانے والا اس کی قیمت اتنی مقرر کر دیتا ہے کہ اس کا نقصان بھی پورا ہو جائے اور کچھ منافع بھی ہو جائے۔ پھر اور بہت سے عوامل ہیں، اگر وہ اثر ڈالیں تو بعض دفعہ منافع بھی نقصان میں چلا جاتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں خرچ کرنے والوں کو ضمانت دی ہے کہ مال بڑھے گا۔ ایک جگہ فرمایا کہ سات سو گنا بلکہ اللہ تعالیٰ اس سے بھی زیادہ بڑھا دے گا۔ پس مومنین کو ایسی تجارت کی طرف توجہ دلائی کہ گو یہ پیسہ تم دنیاوی ذرائع استعمال کر کے حاصل کرتے ہو لیکن جب اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس کے حکموں کے مطابق خرچ کرتے ہو تو پھر جہاں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر کے جماعت کی مضبوطی کا باعث بن رہے ہوتے ہو، جہاں اپنی عاقبت سنوار رہے ہوتے ہو، وہاں اس بات سے بھی آزاد ہو جاتے ہو کہ بعض عوامل اثر انداز ہو کر تمہاری تجارتوں کو نقصان نہ پہنچائیں۔

اس مضمون کو اللہ تعالیٰ نے ایک اور جگہ اس طرح بیان فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ سورۃ بقرہ کی آیت 273 میں فرماتا ہے کہ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَیْرٍ فَلِاَ نْفُسِکُمْ۔ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْہِ اللّٰہِ۔ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَیْرٍ یُّوَفَّ اِلَیْکُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ (البقرۃ:273) کہ جو مال بھی تم خرچ کرو تو وہ تمہارے اپنے ہی فائدہ میں ہے جبکہ تم اللہ تعالیٰ کی رضاء جوئی کے سوا کبھی خرچ نہیں کرتے اور جو بھی تم مال میں سے خرچ کرتے ہو وہ تمہیں بھرپور واپس کر دیا جائے گا اور ہرگز تم سے کوئی زیادتی نہیں کی جائے گی، تم پہ ظلم نہیں کیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے جب بھرپور کا لفظ استعمال ہو تو وہ ایسا بھرپور ہے جس کا انسانی سوچ احاطہ بھی نہیں کر سکتی۔ ایک انسان اپنا کاروبار کرتا ہے تو کاغذ پنسل لے کر ضربیں تقسیمیں دے کر، آج کل کمپیوٹر کا زمانہ ہے تو کمپیوٹر پر بیٹھ کر بڑی پلاننگ کر کے، بڑی فیزیبیلٹیاں (Feasibilities) بناتا ہے۔ پانچ فیصد، دس فیصد تک منافع نکالنے کی کوشش کرتا ہے، یا کوئی بہت ہی منافع کمانے والا ہے تو اس سے بھی بڑھ جائے گا اور پھر اس سے بھی بڑھ کر بعض حالات میں جب کسی چیز کی طلب بڑھ جاتی ہے تو کوئی بلیک مارکیٹ کرنے والا ہو تو وہ بہت ہی زیادہ سو فیصد منافع رکھ لیتا ہے۔ یہ اس کی حد ہوتی ہے اور پھر جب اس نے یہ کچھ کر لیا تو اس نے دنیاوی فائدہ تو اٹھا لیا لیکن غلط منافع اور ذخیرہ اندوزی سے گناہگار بھی ہوا اور اس ذریعہ سے کمایا ہوا پیسہ پھر پاک پیسہ کہلانے والا نہیں ہوتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے، اس وجہ سے کہ اللہ کی محبت اور اس کے احکامات کی تکمیل مال کی محبت پر حاوی ہے جو تم خرچ کرتے ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو بھرپور طور پر واپس لوٹاتا ہے۔ ایسا خرچ بھرپور طور پر واپس لوٹایا جاتا ہے جس کی کوئی حد نہیں ہے۔ دنیا بھی سنور جاتی ہے اور دین بھی سنور جاتا ہے۔ مال بھی پاک ہوتا ہے اور ایسا پاک مال کمانے والے پھر لوگوں کی مجبوری سے فائدے اٹھانے والے نہیں ہوتے بلکہ ہمیشہ غلط طریق پر مال کمانے سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں امیر لوگ بھی ہیں، اوسط درجہ کے بھی ہیں، غریب بھی ہیں اور کیونکہ یہ مومنین کی جماعت ہے اس لئے ہر طبقہ اس فکر میں ہوتا ہے کہ مَیں جو بھی اللہ تعالیٰ نے مجھے مال دیا ہے اس میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کروں تا کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور انعامات کا وارث بنوں۔

ایسے لوگ بھی جماعت میں گزرے ہیں، نہ صرف گزرے ہیں بلکہ اب بھی ہیں جو اپنی روزمرہ ضروریات کے لئے وظیفہ پر گزارہ کرتے ہیں لیکن جب خلیفہ وقت کی طرف سے مالی قربانی کی تحریک ہو تو اس وظیفہ کی رقم میں سے بھی پس انداز کر کے ایک شوق اور جذبے کے ساتھ چندہ دینے کے لئے حاضر ہو جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے اپنے پر نظارے دیکھتے ہیں، اللہ تعالیٰ کا فضل حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اس کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے کئی ممالک میں ہزاروں احمدی ہیں جو اس اصل کو سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے کاروبار کرتے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر کے بھرپور طور پر لوٹائے جانے کے نظارے دیکھتے ہیں۔

ایک صاحب نے لکھا کہ مَیں نے اپنا تحریک جدید کا وعدہ کئی گنا بڑھا دیا تھا۔ مَیں ذاتی طور پر انہیں جانتا ہوں، توفیق سے بڑھ کر انہوں نے وعدہ کیا تھا اور پھر اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل فرمایا کہ جو بھی وعدہ انہوں نے کیا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کو پورا کرنے کے سامان بھی پیدا فرما دیئے۔ اس سال پھر انہوں نے جو وعدہ کیا تھا اس سے دوگنا وعدہ کر دیا۔ تو پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق کہ وَیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ (الطلاق: 3-4)، اور اس کو وہاں سے رزق دے گا جہاں سے رزق آنے کا اسے خیال بھی نہ ہوگا،

ایسا انتظام کیا کہ ان کی ضروریات بھی پوری ہوگئیں اور وعدہ بھی پورا ہوگیا۔ اور لکھتے ہیں کہ اس پر اپنے اس سچے وعدوں والے خدا کی حمد سے دل بھر گیا۔ لیکن ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارے دل جتنے بھی اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھر جائیں ہم کبھی اس کا حق ادا نہیں کر سکتے۔ اس لئے ہمیشہ اپنے دلوں کو حمد سے بھرا رکھنا چاہئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تو یہ کہا ہے کہ جتنا تم شکر کرو گے اتنا بڑھاؤں گا اور اللہ جب بڑھاتا ہے تو کئی گنا کرکے بڑھاتا ہے۔ تو ہمارا شکر تو وہاں تک پہنچ ہی نہیں سکتا جہاں تک اللہ تعالیٰ اس کا اجر دیتا اور بڑھاوا کرتا چلا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی حمد کرنے والوں اور اس پر توکل کرنے والوں کے ایمان کو اور بڑھاتا ہے۔ یہی صاحب لکھتے ہیں کہ سیکرٹری تحریک جدید نے جب کہا کہ اتنا وعدہ کر دیا ہے کہ کس طرح ادا کرو گے تو مَیں نے اس سے کہا کہ اگر تمہیں فکر ہے تو اس خدا کو میری فکر نہیں ہوگی جس کی رضا چاہنے کے لئے اور جس کے حکموں پر عمل کرتے ہوئے مَیں نے وعدہ کیا اور یہ خرچ کر رہا ہوں۔ تو یہ حوصلے اور یہ توکّل احمدیوں میں اس لئے ہے کہ انہوں نے اس زمانے کے امام کی بیعت کی ہے اور بیعت میں آ کر اللہ تعالیٰ کی صفات کا فہم و ادراک حاصل کر لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان میں بڑھ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر یقین ہے۔ ان کو اس بات پر یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ سچے وعدوں والا ہے۔ ان کو اس بات پر ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خاطر خالص ہو کر کی گئی قربانیاں کبھی رائیگاں نہیں جاتیں۔ اُن کا اس بات پر قوی ایمان ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ خالصتاً اپنی خاطر کئے گئے ہر عمل کی بھرپور جزا دیتا ہے، اُن کو اس بات پر بھی یقین ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق ہر خوف کو امن میں اور ہر غم کو خوشی میں بدل دیتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَ النَّهَارِ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔ (البقرہ:275) کہ وہ لوگ جو اپنے اموال خرچ کرتے ہیں رات کو بھی اور دن کو بھی، چھپ کر بھی اور کھلے عام بھی تو ان کے لئے ان کا اجر اُن کے رب کے پاس ہے اور ان پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ وہ غم کریں گے۔ پس جو خالصتاً اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے خرچ کرتے ہیں، ان کا ہر خوف، ہر غم اللہ تعالیٰ دُور کر دیتا ہے۔ وہ اللہ کے ہو جاتے ہیں اور اللہ اُن کا ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اُن کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت ڈالتا ہے۔ جیسا کہ ایک حدیث میں بھی آیا ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس نے ایک کھجور بھی پاک کمائی میں سے اللہ کی راہ میں دی اور اللہ پاک چیز کو ہی قبول فرماتا ہے تو اللہ اس کھجور کو دائیں ہاتھ سے قبول فرمائے گا اور اُسے اُس کے مالک کے لئے بڑھاتا جائے گا یہاں تک کہ وہ پہاڑ جتنی ہو جائے گی جیسے تم میں کوئی اپنے بچھیرے کی پرورش کرتا ہے۔ (صحیح بخاری باب الصدقة من کسب طیب)

پس یہ تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ مال بڑھاتا ہے قرآن کریم میں بھی ہے اور حدیث سے بھی واضح ہوا۔ لیکن اس شرط کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنا جسے اللہ قبول فرماتا ہے پاک کمائی میں سے ہو جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے۔ ایسی کمائی نہ ہو جو دھوکے سے کمائی گئی ہو، جو غریبوں کو لوٹ کر کمائی گئی ہو۔ اللہ تعالیٰ اُس مال کو اپنی راہ میں خرچ کرنے کا مطالبہ کرتا ہے جو پاک ذریعہ سے کمایا گیا ہو اور پاک دل کے ساتھ پاک کرنے کے لئے پیش کیا گیا ہو۔ اللہ تعالیٰ تو غنی ہے، اس کو کسی چیز کی حاجت نہیں ہے، اللہ تعالیٰ تو ہمارے دلوں اور ہمارے مالوں کو پاک کرنے کے لئے مالی قربانی کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ پس جب تک ہم اپنی پاک کمائیوں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس کی رضا چاہتے ہوئے خرچ کرتے چلے جائیں گے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے بے انتہا اجر پاتے چلے جائیں گے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے، ہمارا ہر عمل ہمیں جماعتی طور پر مضبوط کرتا چلا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے کے لئے ہمارے ذرائع بھی وسیع تر ہوتے چلے جائیں گے اور ہم مومنین کی جماعت بن جائیں گے جو بنیان مرصوص کی طرح ہے، جو سیسہ پلائی ہوئی ہے جس پر کوئی غلبہ نہیں پا سکتا ہے، جس میں کوئی رخنہ نہیں ڈال سکتا۔ ایسے لوگوں کی جماعت ہوتی ہے جو ہمیشہ عزیز خدا کی صفتِ عزیز کے جلوے دیکھنے والے ہوتے ہیں اور یقیناً یہ جماعت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بنائی ہے مومنین کی وہ جماعت ہے جو اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرکے مالی قربانیوں میں بڑھ کر پھر اللہ تعالیٰ کی قدرت کے نظارے بھی دیکھتے ہیں۔

ہم نے دیکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی تائید سے جو تحریک مخالفین کے حملوں کو روکنے اور دنیا میں تبلیغ اسلام کے لئے جاری کی تھی جو یقیناً اِس حکیم اور عزیز خدا سے تائید یافتہ تھی اور بڑی حکمت سے پُر تھی اور نظر آ رہا تھا کہ اس کی وجہ سے انشاء اللہ تعالیٰ جماعت نے دنیا میں پھیلنا ہے اور غلبہ حاصل کرنا ہے، جس کے تائید یافتہ ہونے کا ثبوت آج کل ہم دیکھتے ہیں تو دنیا میں پھیلے ہوئے جو جماعت کے مشن ہیں، مساجد ہیں اور پھر ہر سال جو سعید روحیں جماعت میں شامل ہوتی ہیں ان کی صورت میں دیکھ رہے ہیں۔ احرار جو قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجانے کے لئے اٹھے تھے، یہ دعویٰ لے کر کھڑے ہوئے تھے کہ قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے، ان کا تو کچھ پتہ نہیں ہے کہ کہاں گئے لیکن جماعت احمدیہ، تحریک جدید کی برکت سے، مالی قربانیوں کی برکت سے، ایک ہونے کی برکت سے، اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کی برکت سے، خلافت کی آواز پر لبیک کہنے کی برکت سے، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے مالی قربانیوں کی برکت سے (جیسا کہ مَیں نے کہا) دنیا کے 189 ممالک میں پھیل چکی ہے اور ہر ملک کا نیا شامل ہونے والا احمدی، مومنین کی جماعت میں شامل ہونے کے بعد نیک اعمال بجا لانے اور اطاعت میں بڑھنے والا ہے اور مالی قربانیوں کی روح کی طرف توجہ دینے والا بننے کی کوشش کر رہا ہے۔ پس یہ ہیں اس حکیم اور عزیز خدا کی قدرت کے نظارے جو جماعت کے حق میں وہ دکھا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیں اس گروہ میں شامل رکھے جو اِبْتِغَآءَ لِوَجْهِ اللّٰه کے نمونے دکھانے والے ہوں اور ہم اسلام کے غلبہ کے نظارے دیکھنے والے ہوں۔

اب مَیں تحریک جدید کے دفتر اوّل، دوئم، سوئم، چہارم اور پنجم کے نئے سال کا اعلان کرتے ہوئے روایتاً گزشتہ سال میں جماعت نے جو مالی قربانیاں دی ہیں، مختلف پہلوؤں سے جو جائزہ لیا جاتا ہے، اس کا بھی ذکر کر دیتا ہوں۔

تحریک جدید کا سال جیسا کہ مَیں نے بتایا 31/اکتوبر کو ختم ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے جو رپورٹس آئی ہیں۔ (مکمل رپورٹس بعض اوقات وقت پہ نہیں پہنچتیں) ان کے مطابق جماعت احمدیہ عالمگیر نے مجموعی طور پر تحریک جدید کی مد میں 36 لاکھ 12 ہزار پاؤنڈ کی ادائیگی کی ہے۔ اس میں پاکستان اور امریکہ کی کرنسیاں بھی گزشتہ سال میں، جیسا کہ ہم جانتے ہیں، مسلسل گرتی رہی ہیں اور جب کرنسی کا موازنہ کیا جاتا ہے، جب پاؤنڈز سے مقابلہ کیا جائے تو گو کہ ان کی قربانیاں بہت بڑھی ہوئی ہوتی ہیں لیکن وہ اتنی نظر نہیں آ رہی ہوتیں۔ لیکن اس کے باوجود یہ وصولی گزشتہ سال کی نسبت ایک لاکھ دس ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے۔

مجموعی طور پر وصولی کے لحاظ سے بھی نمبروار جماعتوں کا ذکر کر دوں۔ ہمیشہ کی طرح اس دفعہ بھی پاکستان ہی پہلے نمبر پر ہے۔ اور پاکستان کے حالات کسی سے پوشیدہ نہیں ہیں، وہاں اتنی افراتفری اور ڈسٹربنس (Disturbance) ہے کہ کاروباری حضرات کے کاروبار اُس طرح نہیں رہے، بلکہ اکثر جماعتیں تو جب آخری مہینہ رہ جاتا ہے پریشانی کا اظہار ہی کرتی رہی ہیں کہ چندے پورے نہیں ہو رہے۔ پھر اکثریت پاکستان میں غریب لوگوں کی ہے۔ لیکن یہ غریب بھی چندہ دیتے ہیں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے خوف اور غم دور کر دے گا۔ اگر تم میری مرضی کے لئے خرچ کرو گے تو تمہیں بڑھا کر دے گا۔ تو وہ تو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے یہ سب کچھ کر رہے ہوتے ہیں۔ اس بات کی پرواہ نہیں کرتے کہ اگلے وقت کی روٹی کس طرح ملے گی اور قربانیاں کرتے ہیں اور کرتے چلے جاتے ہیں۔ بہرحال پہلے نمبر پر پاکستان ہے، پھر نمبر 2 امریکہ ہے، نمبر 3 برطانیہ ہے، نمبر 4 جرمنی ہے، نمبر 5 کینیڈا ہے، (جرمنی اب پیچھے جا رہا ہے، برطانیہ اوپر آ رہا ہے)، نمبر 6 انڈونیشیا ہے نمبر 7 ہندوستان، نمبر 8 آسٹریلیا، نمبر 9 بلجیم، نمبر 10 ماریشس اور افریقن ممالک میں نائیجیریا اوّل نمبر پر ہے۔

تحریک جدید کا چندہ ادا کرنے والوں کی تعداد میں بھی بعض ملکوں میں بہت اضافہ ہوا ہے، جن میں پاکستان، ہندوستان، جرمنی، برطانیہ، انڈونیشیا، تنزانیہ، بنین اور نائیجیریا شامل ہیں۔ اس سال چندہ دینے والوں کی تعداد میں جو اضافہ ہوا ہے وہ گزشتہ سال کی نسبت 16 ہزار زائد ہے۔ اتنے لوگ اس میں شامل ہیں اور کل تعداد 4 لاکھ 68 ہزار ہے۔ گزشتہ سال جو تعداد پیش کی گئی تھی، کچھ حساب ٹھیک نہیں لگایا گیا تھا، کچھ جمع تفریق میں غلطی ہو گئی، اعداد کچھ غلط تھے، کچھ جماعتوں کی رپورٹس صحیح نہیں تھیں، تو ان کا خیال تھا کہ اس دفعہ ٹوٹل تعداد نہ دی جائے بلکہ یہ بتایا جائے کہ اتنا اضافہ ہوا لیکن ہمیں ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے، دنیا کے لئے تو نہ ہم مالی قربانیاں کرتے ہیں اور نہ کر رہے ہیں، نہ یہ دنیا ہمارے پیش نظر ہے۔ ہم جب تک اپنی کمزوریوں کو سامنے نہیں رکھیں گے، ان پر نظر نہیں رکھیں گے ترقی کی رفتار کا بھی پتہ نہیں لگا سکتے۔ تو یہ تو بہرحال حتمی

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے 16 ہزار کی تعداد میں ان ملکوں میں زائد اضافہ ہوا ہے، زائد لوگ شامل ہوئے جو باقاعدہ پلاننگ کرکے اس بات کی کوشش کرتے ہیں کہ لوگوں کو چندوں میں بڑھائیں، مزید تعداد کو شامل کریں۔ بعض جگہوں کی رپورٹیں گزشتہ سال جب حساب کر رہے تھے ٹھیک نہیں تھیں اس لئے بظاہر لگے گا کہ کم ہیں لیکن مجموعی طور پر اضافہ ہے۔ تو جیسا کہ مَیں نے کہا کہ جب ہم اپنے جائزے لیں گے، جب ہم اپنی کمزوریوں پر بھی نظر رکھیں گے تو تبھی ہمارے کام میں بھی برکت پڑے گی اور کیونکہ نیک نیتی سے اس طرف توجہ ہوگی اس لئے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بھی بنیں گے۔ اصل مقصد تو ہمارا یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو۔ اللہ تعالیٰ سے تو کوئی بات چھپی ہوئی نہیں ہے۔ اس لئے کسی بھی قسم کا خوف کرنے کی ضرورت نہیں۔ بندوں سے تو ہم نے اجر نہیں لینا۔ ہمارا اجر تو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے جس کی خاطر قربانیاں ہو رہی ہیں۔ بہرحال مجموعی طور پر ان ملکوں میں 16 ہزار نئے افراد بھی شامل ہوئے۔

پھر مَیں نے دفتر اوّل کے مرحومین کی تحریک کی تھی، جن کی کل تعداد تین ہزار سات سو تینتالیس تھی اس میں سے بھی تین ہزار چار سو چوالیس مرحومین کے کھاتے جاری ہو گئے جو ان کے ورثاء نے کروائے اور دو سو ننانوے کھاتہ جات کو مجموعی مد سے، مرکز میں جو لوگوں نے مدجمع کروائی تھی، اس میں سے دوبارہ جاری کیا گیا ہے، تو اس لحاظ سے دفتر اوّل کے تمام مرحومین کے کھاتے جاری ہو چکے ہیں۔

پاکستان کا اپنا بھی ایک موازنہ پیش کیا جاتا ہے کہ کس کس جماعت نے کتنی ادائیگی کی اور اوّل دوئم اور سوئم پوزیشن آئی۔ تو اس لحاظ سے لاہور نمبر ایک پر ہے، ربوہ دوسرے نمبر پر اور کراچی تیسرے نمبر پر ہے۔ بعض پاکستان کی جماعتیں بھی پیش کی جاتی ہیں۔ پاکستان کی جماعتوں کا ہمیشہ سے موازنہ کیا جاتا ہے، ان کو امید اور توقع ہوتی ہے کہ ان کا بھی نام لیا جائے تو نمایاں قربانی کرنے والی پاکستان میں دس جماعتیں ہیں۔ راولپنڈی، اسلام آباد، نمبر 3 ملتان، نمبر 4 کوئٹہ، نمبر 5 کنری، نمبر 6 ساہیوال نمبر 7 حیدر آباد، نمبر 8 بہاولپور، نمبر 9 نواب شاہ نمبر 10 ڈیرہ غازی خان اور پاکستان کے ضلعوں میں سیالکوٹ نمبر 1، فیصل آباد نمبر 2، گوجرانوالہ نمبر 3، میرپور خاص نمبر 4، سرگودھا نمبر 5 شیخوپورہ نمبر 6 ، بہاولنگر نمبر 7، نارووال نمبر 8، اوکاڑہ نمبر 9 اور سانگھڑ اور قصور دسویں نمبر پر ہیں۔ اس کے علاوہ بعض چھوٹی قربانی کرنے والی جماعتوں نے اچھی قربانی کی ہے، واہ کینٹ، کھوکھر غربی، 166 مراد ہے، لدھڑ کرم سنگھ ہے، گھٹیالیاں خورد ہے، بشیر آباد سندھ ہے، صابن دستی (بدین)، لودھراں، میانوالی، بہرحال یہ پاکستان کی قربانیوں کے نمونے ہیں، ان غریب لوگوں کے جو غربت کے باوجود پہلے نمبر پر رہے۔

اب انگلستان میں جماعت کی پہلی دس پوزیشنز مجموعی ادائیگی کے لحاظ سے اس طرح ہیں، حلقہ مسجد فضل پہلے نمبر پر، نمبر 2 پر ووسٹر پارک، نمبر 3 پر ہے بریڈفورڈ، نمبر 4 پر سکنتھورپ ہے، نمبر 5 گلاسگو، نمبر 6 پہ ٹوٹنگ، نمبر 7 پہ مانچسٹر، نمبر 8 پر ہڈرزفیلڈ، نمبر 9 پہ برمنگھم ایسٹ اور نمبر 10 پہ نیومولڈن۔

مَیں نے گزشتہ سال چندوں کا بھی حساب دیا تھا کہ فی کس چندہ دینے والی جماعتوں میں سے انگلستان کی کونسی جماعتیں اچھی ہیں۔ اس دفعہ اس لحاظ سے پہلی پانچ جماعتوں کا بھی جائزہ پیش کر دیتا ہوں۔ نمبر 1 سکنتھورپ ہے، یہ پہلے پیچھے تھے، مَیں نے ان کو کہا تھا کہ اکثر ڈاکٹر ہیں اور آگے آ سکتے ہیں تو ان کا فی کس چندہ 237 پاؤنڈ ہے، دوسرے نمبر پر مسجد فضل لندن ہے اس کا 100 پاؤنڈ فی کس ہے، تیسرے نمبر پر ووسٹر پارک ہے ان کا 80 پاؤنڈ ہے، چوتھے نمبر پر نیومولڈن ہے ان کا 68 پاؤنڈ ہے۔ پانچویں نمبر پر برمنگھم ہے یہ 41 پاؤنڈ ہے۔

لیکن یہ تو مَیں نے بڑی جماعتیں لی ہیں، بعض چھوٹی جماعتیں بھی ہیں، جن کی تعداد بھی تھوڑی ہے لیکن وہاں اچھے کمانے والے ہیں اس لئے ان کے فی کس چندے اس لحاظ سے بڑھ گئے ہیں۔ ان کی اگر تعداد کو دیکھیں تو 8-10-15 آدمی ہیں۔ شاید ان کو یہ خیال ہو کہ اگرچہ تھوڑے ہیں لیکن ہمارا بھی ذکر ہونا چاہئے تو اس لحاظ سے مَیں ذکر کر دیتا ہوں کہ سکنتھورپ پھر بھی پہلے نمبر پر ہی ہے، 237 کے حساب سے۔ اور ڈیون کارنوال جو ہے 158 پاؤنڈ نمبر 2 ہے یہاں تھوڑے سے احمدی ہیں۔ سپن ویلی میں 117 پاؤنڈ اور ساؤتھ ایسٹ لندن میں 102 پاؤنڈ فی کس اور مسجد فضل لندن 100 فی کس (جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے) لیکن اگر بڑی تعداد کے حساب سے دیکھیں تو مسجد فضل دوسرے نمبر پر ہے اور مجموعی قربانی کے لحاظ سے پہلے نمبر پر ہے۔

امریکہ والوں کی بھی خواہش ہوتی ہے کہ ان کے نام بھی لے دیئے جائیں تو ان کی وصولی کے لحاظ سے یا ادائیگی کے لحاظ سے نمبر ایک سلی کان ویلی، نمبر 2 شکاگو ویسٹ، نمبر 3 نارتھ ورجینیا، نمبر 4 لاس اینجلس ایسٹ اور نمبر 5 ڈیٹرائٹ۔

اللہ تعالیٰ ان سب چندہ دہندگان کو بہترین جزا دے۔ ان کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت ڈالے۔ ان کے پاک مالوں کو بڑھاتا چلا جائے اور یہ سب تمام قدرتوں کے مالک خدا کی رضا حاصل کرنے کے لئے پہلے سے بڑھ کر قربانیاں کرنے والے اور اللہ تعالیٰ کی صفات کا فہم و ادراک حاصل کرنے والے بنیں۔ اُن خصوصیات کے حامل بنیں جو مومنین کی جماعت کا خاصّہ ہیں۔

جیسا کہ مَیں نے ذکر کیا تھا کہ گزشتہ سال شامل ہونے والوں کے اعداد و شمار میں غلطی سامنے آئی ہے ایک تو جماعتیں، خاص طور پر افریقن ممالک میں اعداد و شمار کو خاص طور پر چیک کیا کریں۔ دوسرے گو کہ زیادہ ادائیگی کرنے والی جماعتوں کے شامل ہونے والوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے لیکن افریقہ کے بہت سارے ممالک ایسے ہیں جہاں بہت ساری گنجائش موجود ہے اور اگر وہاں مبلغین اور عہدیداران کوشش کریں تو یہ تعداد میرے خیال میں اگلے سال دوگنی بھی ہو سکتی ہے۔ اگر سستی ہے تو کام کرنے والوں کی ہے جن کے سپرد ذمہ داریاں ڈالی گئی ہیں۔ جس سعید فطرت نے احمدیت قبول کی ہے اس نے تو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول اور مومنین کی جماعت میں شامل ہونے کے لئے احمدیت قبول کی ہے۔ عہدیداران بھی اور مربیان بھی اُسے جب تک ان باتوں کا صحیح ادراک نہیں پیدا کروائیں گے ان کو کس طرح پتہ چل سکتا ہے کہ ان تحریکات کی کیا اہمیت ہے۔ پس جیسا کہ مَیں پہلے بھی کئی دفعہ کہہ چکا ہوں کہ تحریک جدید اور وقف جدید میں نومبائعین کو خاص طور پر ضرور شامل کریں۔ چاہے وہ معمولی سی رقم دے کر شامل ہوں اور اُن کو اُن خصوصیات میں سے کسی سے بھی محروم نہ رہنے دیں جو مومنین کی جماعت کا خاصّہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر فرد جماعت اور عہدیداران کو اس روح کو سمجھنے کی توفیق دے اور قربانیوں میں بڑھنے کی توفیق دے۔

ایک افسوسناک خبر بھی ہے، ہمارے سیرالیون کے رہنے والے ایک مبلغ یوسف خالد ڈوروی صاحب گزشتہ دنوں وفات پا گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ انہوں نے پاکستان میں جامعہ احمدیہ سے شاہد کی تعلیم حاصل کی، جامعہ پاس کیا اور اس کے بعد پھر سیرالیون میں مختلف ریجنز میں خدمات بجالاتے رہے۔ گزشتہ سال بلکہ اس سال ہی جماعت کے نائب امیر اوّل مقرر ہوئے تھے اور وفات کے وقت جامعہ احمدیہ سیرالیون کے پرنسپل تھے۔ جہاں بھی ان کو خدمت کا موقع ملا، ہمیشہ نہایت محنت سے، اخلاص سے اور جانفشانی سے خدمات بجالاتے رہے۔ پاکستان میں قیام کے دوران ہی ولیہ صاحبہ سے آپ کی شادی ہو گئی تھی۔ ان کا نام حلیمہ بھی ہے۔ یہ وہی بچی ہیں جن کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ 1970ء میں اپنے دورہ سیرالیون سے واپسی پر پاکستان ساتھ لے کر آئے تھے اور گھر میں ہی بیٹی بنا کر بچوں کی طرح رکھا۔ 28/اکتوبر کو، ان کی طبیعت خراب ہوئی تھی میٹنگ میں آئے ہوئے تھے وہیں اچانک بیہوش ہو گئے اور ٹسٹ (Test) وغیرہ سے پتہ لگا کہ ہیپا ٹائٹس ہے۔ بہرحال ایک دن بعد ہی Coma میں چلے گئے اور 2/نومبر کو وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ اللہ کے فضل سے موصی تھے اور بڑے فدائی، خدمت گزار احمدی تھے۔ اس سے پہلے بھی ہمارے دو مبلغین وہاں وفات پا چکے ہیں جو جامعہ سے پاس شدہ تھے۔

دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے نقش قدم پر چلنے والے اور بہت سارے مبلغین ہمیں عطا فرمائے جو قربانی کا جذبہ رکھنے والے ہوں اور ان لوگوں سے بڑھ کر خدمات دینیہ انجام دینے والے ہوں کیونکہ آئندہ آنے والا بوجھ افریقہ پر بہت بڑھ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو توفیق دے کہ انہیں میں سے وہ لوگ پیدا ہوں جو اس تربیت کے کام کو سنبھالنے والے بھی ہوں۔ مرحوم کی اہلیہ حلیمہ ولیہ صاحبہ اور چار بیٹیاں ہیں اور دو بیٹے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو بھی صبر کی توفیق دے، ان کا کفیل ہو، مرحوم کے درجات بلند فرمائے، ان سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور اپنے پیاروں میں جگہ دے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ ثانیہ کے دوران فرمایا: مجھے یہ کہنا یاد نہیں رہا تھا ابھی انشاء اللہ نمازوں کے بعد میں یوسف ڈوروی صاحب کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا۔

تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 9/اکتوبر 2007ء کو خطبہ جمعہ میں تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان فرما دیا ہے۔ تمام امراء کرام، مبلغین انچارج اور صدران جماعت سے درخواست ہے کہ نئے سال کے وعدہ جات لے کر اسم وار فہرستیں مرکز کو بھجوا دیں۔ کوشش کریں کہ کوئی فرد جماعت ایسا نہ رہے جو اس بابرکت الٰہی تحریک میں شمولیت سے محروم رہ جائے۔

جَزَاکُمُ اللّٰہ اَحْسَنَ الْجَزَآء۔

(ایڈیشنل وکیل المال ۔ لندن)

بقیہ:خطاب حضورانور از صفحہ نمبر 4

اِلَیْنَا ۔ اَلَیْسَ ھٰذَا بِالْحَقِّ۔ وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیَتْرُکَکَ حَتّٰی یَمِیْزَ الْخَبِیْثَ مِنَ الطَّیِّبِ۔ فَحَانَ اَنْ تُعَانَ وَ تُعْرَفَ بَیْنَ النَّاسِ ۔ اِنِّیْ نَاصِرُکَ ۔ اِنِّی اُحَافِظُکَ ۔ اِنِّی جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا“۔

(ملفوظات جلد پنجم۔ صفحہ 375۔ جدید ایڈیشن)

آپؑ فرماتے ہیں:”یہ اس کی عبارت ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ اگرچہ اس وقت تُو اکیلا ہے مگر وہ زمانہ تجھ پر آنے والا ہے کہ تو تنہا نہیں رہے گا۔فوج در فوج لوگ دُور دراز ملکوں سے تیرے پاس آئیں گے“۔(ایضاً)

پھرآپ فرماتے ہیں کہ:

”خدافرماتا ہے وَلَاتُصَعِّرْ لِخَلْقِ اللّٰہِ وَلَاتَسْئَمْ مِّنَ النَّاسِ یعنی کثرت سے مخلوق تیرے پاس آئے گی۔اس کثرت کو دیکھ کر گھبرانہ جانا اور ان کے ساتھ کج خُلقی سے پیش نہ آنا۔اس وقت جب کہ یہ الہام براہینِ احمدیہ میں شائع کئے گئے تھے قادیان ایک غیر مشہور قصبہ تھا اور ایک جنگل کی طرح پڑا ہوا تھا،کوئی اسے جانتا بھی نہ تھا اور اتنے لوگ جو یہاں بیٹھے ہیں کون کہہ سکتا ہے کہ اس وقت بھی اس کی یہی شہرت تھی“۔(ایضاً)

آپ فرماتے ہیں:” بلکہ تم میں سے تقریباً سب کے سب ہی اس گاؤں سے ناواقف تھے۔ اب بتلاؤ کہ خدا کے ارادہ کے بغیر آج سے پچیس چھبیس برس پیشتر اپنی تنہائی اور گمنامی کے زمانہ میں کوئی کس طرح دعویٰ کرسکتا ہے کہ مجھ پر ایک زمانہ آنے والا ہے جبکہ ہزار ہا لوگ میرے پاس آئیں گے اور طرح طرح کے تحفے اور تحائف میرے لئے لاویں گے اور میں دنیا بھر میں عزت کے ساتھ مشہور کیا جاؤں گا۔ دیکھو جتنے انبیاء آج سے پہلے گزر چکے ہیں ان کے بہت سے معجزات تو نہیں ہوا کرتے تھے بلکہ بعض کے پاس تو صرف ایک ہی معجزہ ہوتا تھا اور جس معجزہ کا میں نے بیان کیا ہے یہ ایک ایسا عظیم الشان معجزہ ہے جو ہر ایک پہلو سے ثابت ہے اور اگر کوئی نِرا ہٹ دھرم اور ضدی نہ ہو گیا ہو تو اسے میرا دعویٰ بہر صورت ماننا پڑتا ہے“۔

(ملفوظات جلد پنجم۔ صفحہ 376-375۔ جدید ایڈیشن)

یہ وہ عظیم الشان پیشگوئی ہے جس کے بارے میں آپ نے چیلنج کیا کہ اگر دنیا سمجھتی ہے کہ یہ لوگوں کا آنا اتفاقی بات ہے تو پھر اس کی نظیر بتاویں۔کوئی ایک مثال دیدیں کہ ایک شخص گمنامی کی حالت میں ہو اور اس وقت اس نے پیشگوئی کی ہو کہ میرے پاس فوج درفوج لوگ آویں گے اور خدا کی طرف سے ہر طرف سے مدد دیا جاؤں گا اور پھر اس طرح وہ پیشگوئی پوری بھی ہو گئی ہو۔

پس آج ہم سب جو اس جلسے میں موجود ہیں اس پیشگوئی کی صداقت کا نشان ہیں۔لوگ کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا نشان کیا ہے؟ دنیا کے ہر ملک سے آنے والا ہر احمدی جو اس وقت یہاں موجود ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا نشان ہے؟ اور اس بات پر گواہی دے رہا ہے کہ مسیح ومہدی جو آنے والا تھا آ گیا ہے اور سچا ہے اور خدا کی طرف سے آیا ہے بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود فرمایا ہے کہ میرے پاس تو یہی نشان کافی ہے کہ اتنے آدمی جو یہاں آتے ہیں ان میں سے ہر ایک آدمی ایک ایک نشان ہے اور خداتعالیٰ نے ان سب کی پہلے سے خبر دے رکھی ہے اور یہ سب نصرتیں اور تائیدیں ہیں جو ہمارے شاملِ حال ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی سے ان کا ہمارے ساتھ وعدہ کر رکھا ہے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا آج دنیا کے مختلف ممالک کے احمدی جو یہاں بیٹھے ہیں، یہ کس لئے جمع ہوئے ہیں؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوتِ قدسی کی وجہ سے اس جلسے کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں جہاں آپؑ کا ذکر چلتا ہے، جہاں اسلام کا ذکر چلتا ہے، جہاں رسولِ خدا ﷺ کا ذکر چلتا ہے، جہاں اللہ تعالیٰ کی باتیں ہوتی ہیں۔اور پھر اس لئے بھی یہاں جمع ہوئے ہیں، ویسے تو بہت سارے دیگر ممالک میں بھی جلسے ہوتے ہیں، لیکن اکثریت یہاں اس لئے آتی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نمائندہ کی موجودگی میں یہ جلسہ ہو رہا ہے اس لئے اس میں شامل ہوں۔قادیان کی وہ بستی جس کو آج سے سو سال پہلے کوئی جانتا نہ تھا ایک دنیا کی توجہ کا مرکز بنی ہوئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخالفین نے خود اس بستی کو اتنا شہرہ دیدیا ہے کہ دنیا خود جان رہی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کون ہیں اور آپ کا دعویٰ کیا ہے؟ افریقہ کے ریگزاروں میں رہنے والے ہیں یا افریقہ کے دور دراز جنگلوں میں بسنے والے ہیں یا یورپ اور امریکہ میں رہنے والے ہیں یا مشرق بعید اور دوسرے ممالک کے رہنے والے ہیں، کبھی یہ تصوّر ہی نہیں کرسکتے تھے کہ پنجاب کے چھوٹے سے قصبے قادیان کا نام ان تک پہنچ سکتا ہے۔اور پھر صرف نام نہیں سننا اور صرف نام نہیں پہنچنا بلکہ اللہ تعالیٰ کے اس پیارے کی وجہ سے اس بستی کے لئے بھی ان کے دل سے محبت اور پیار کے جذبات اٹھیں گے، وہ یہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے۔اگر یہ دنیاوی کوشش سے ہوتا تو ہزار کوششوں کے باوجود کبھی کامیابی نہ ہوتی۔

پس یہ خدا کا وہ وعدہ پورا ہوا ہے جو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کیا تھا۔صرف ماننے کی حد تک نہیں بلکہ دنیا بھر میں بسنے والے احمدی خواہ وہ جنگلوں میں بستے ہوں یا یورپ اور امریکہ کے رنگا رنگ شہروں میں بسنے والے ہوں، اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے دل میں پیدا ہوئے ہوئے نیک جذبات اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خلیفہ اور آپ کی جماعت سے محبت کی وجہ سے مالی قربانیوں میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر اس پیشگوئی کے مطابق مال پیش کرتے ہیں اور اس بات کی بالکل پروا کئے بغیر کرتے چلے جا رہے ہیں کہ اس سے ان کے مال میں کمی آئے گی یا نہیں آئے گی۔ آج اتنا خرچ کر کے یہاں آنے والے ایسے بہت سے لوگ ہیں جن کی مالی وسعت شاید انہیں اتنا خرچ کرنے کی جرأت نہ دلاتی لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت کی وجہ سے اور آپ کی خلافت کی محبت کی وجہ سے آپ کے جذبات آپ لوگوں کو یہاں کھینچ کر لائے ہیں۔

پس کیا آپ میں سے ہر ایک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا نشان نہیں ہے جس کی پیشگوئی اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر آپؑ نے پہلے ہی کر دی تھی۔ اس پیشگوئی میں آئندہ ہمیشہ کے لئے خلیفۂ وقت کو بھی نصیحت ہے کہ یہ سلسلہ تو اب رہتی دنیا تک جاری رہنا ہے اس لئے اس محبت سے سرشار جذبہ سے جو لوگ آئیں گے، اُن کو دیکھ کر گھبرانا نہیں بلکہ ان کو ویسی ہی محبت لوٹانی ہے جس محبت سے وہ آئے ہیں۔اللہ تعالیٰ مجھے بھی توفیق دے کہ آپ کی محبتوں کا جواب محبت سے دے سکوں بلکہ اس سے بڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیاروں سے محبت کرنے والا اور ان کا پیار لوٹانے والا بنوں جتنی محبت ان کو خلافت سے ہے۔

شریروں کی شرارتوں سے حفاظت کا وعدہ

پھر آپ نے فرمایا کہ یہ جو تکفیر اور تکذیب کے فتوے لگ رہے ہیں جن کا پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے یا ہر مذہب والے کی طرف سے آپؑ کی اور آپ کی جماعت کی مخالفت کا جو بازار گرم ہے اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی فرما دیا تھا کہ یہ ہوگا لیکن فکر نہ کرو۔ یہ فتوے، یہ دشمنیاں تجھے کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکیں گی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ ہے۔آپؑ فرماتے ہیں:

”اور پھر عجیب بات یہ ہے کہ ان کی مخالفت اور دشمنی کی بابت بھی خدا تعالیٰ نے پہلے ہی سے اطلاع دی تھی......(کہ) یَعْصِمُکَ اللّٰہُ مِنْ عِنْدِہٖ وَ اِنْ لَّمْ یَعْصِمْکَ النَّاسُ یعنی اللہ تعالیٰ تیری حفاظت کرے گا اور شریروں کی شرارتوں اور دشمنوں کے منصوبوں سے وہ خود تجھے محفوظ رکھے گا۔اور اگرچہ لوگ تیری حفاظت اور مدد نہ کریں گے مگر خدا ان سب الزاموں اور بہتانوں سے جو شریر لوگ تجھ پر لگائیں گے تیرا معصوم ہونا ثابت کر دے گا۔ اب دیکھو یہ کیسی عظیم الشان پیشگوئی ہے جو پوری ہوئی۔آخر سچائی کی جستجو کرنے والے کو ماننا ہی پڑے گا اور جو بے ایمان ہے اس کا ہم کیا کریں۔ کیونکہ جو سچا ہی نہیں اس کا مذہب بھی کچھ نہیں۔ کتنا بڑا معجزہ ہے کہ یہ سب مخالف پورا زور لگا لیں اور جو کچھ کرسکیں کریں مگر ہم اپنے وعدوں کو پورا کریں گے“۔

(ملفوظات جلد پنجم۔ صفحہ 377۔ جدید ایڈیشن)

مخالفین کے الزامات سے بریت

آپؑ کی زندگی میں آپ پر مختلف مقدمات قائم کرنے کی کوشش کی گئی، استہزاء کرنے کی کوشش کی گئی، نقصان پہنچانے کی کوشش کی گئی، حکومتِ وقت کو جھوٹی شکایات لگا کر آپؑ کو مختلف جرائم میں ملوث کرنے کی کوشش کی گئی۔لیکن خدا کا وعدہ پورا ہوا، آپؑ کا ہر الزام سے بری ہونا اور آپؑ کی معصومیت ثابت ہونا، ایک روشن نشان بن گیا۔ پس یہ چیزیں ہیں جو ہر احمدی کو ایمان میں بڑھانے والی ہیں۔

آج بھی ہر راستے پر بیٹھ کر مخالفین یہ کوشش کر رہے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف جو دریدہ دہنیاں کر رہے ہیں ان کی یہ غلط بیانیاں اور آپ پہ جو جھوٹے الزامات لگائے جاتے ہیں یہی بہت سی سعید فطرتوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حلقۂ بیعت میں لانے والے بن رہے ہیں۔ہم آپؑ کی جماعت کے خلاف کی گئی مخالفین کی تدبیریں ہر لحہ ناکام ونامراد ہوتی دیکھ رہے ہیں۔

پس آج بھی اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق ان غلط الزاموں سے آپ کی حفاظت فرما رہا ہے۔آپ پر الزام تھا کہ کیونکہ انگریزوں کا لگایا ہوا پودا ہے اس لئے انگریزوں کی خوشنودی کی خاطر جہاد کو غلط قرار دے رہے ہیں اور انگریزوں نے آپ کو جہاد کے خلاف آواز اٹھانے کے لئے کھڑا کیا ہے تاکہ عیسائیت کے خلاف مقابلہ کے لئے اسلام کھڑا نہ ہو۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ اسلام کی سچائی ثابت کرنے کے لئے جس طرح اس جری اللہ نے تمام مذاہب کو دعوتِ حق دی ہے اور اسلام کا پیغام پہنچایا ہے اس کے قریب بھی کوئی نہیں پھٹک سکتا، نہ کوئی اب تک پھٹک سکا ہے۔ ہاں آپ نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت اور آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق یہ اعلان فرمایا کہ جہاد اب تلوار کا نہیں ہے بلکہ قلم کا ہے، دلائل کا ہے، براہین کا ہے۔اب یہ تبلیغی جہاد کرو۔اسلام کی خوبصوت تعلیم اپنے اوپر لاگو کرو، نہ کہ تلواریں اٹھا کر قتل وغارت گری کرو اور خودکش حملوں کے ذریعہ سے بلاتفریق ہر ایک کی جان سے کھیلو۔

اب سے تلوار کے جہاد کا خاتمہ ہے

دیکھیں اس الزام میں بھی کس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کو بری فرمایا کہ خود مسلمان ملکوں کے سربراہ و علماء اور جو پڑھے لکھے مسلمان ہیں وہ جہاد کی وہی تعریف کر رہے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی تھی۔ آپؑ ایک موقع پر جہاد کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

” دیکھو میں ایک حکم لے کر آپ لوگوں کے پاس آیا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ اب سے تلوار کے جہاد کا خاتمہ ہے۔مگر اپنے نفسوں کے پاک کرنے کا جہاد باقی ہے۔ اور یہ بات مَیں نے اپنی طرف سے نہیں کہی بلکہ خدا کا یہی ارادہ ہے......سو مَیں حکم دیتا ہوں کہ جو میری فوج میں داخل ہیں وہ اِن خیالات کے مقام سے پیچھے ہٹ جائیں۔دلوں کو پاک کریں اور اپنے انسانی رحم کو ترقی دیں اور درد مندوں کے ہمدرد بنیں۔زمین پر صلح پھیلاویں کہ اِس سے اُن کا دین پھیلے گا“۔

(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد، روحانی خزائن جلد 17، صفحہ 15)

پھر آپؑ نے فرمایا کہ:

” اے عالمِ اسلام کے عالمو اور مولویو! میری بات سنو! مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اب جہاد کا وقت نہیں ہے۔...... آئندہ مذہبی جنگوں سے جو تلوار اور کشت

MOT
CLASS IV: £45
CLASS VII: £53
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

وخون کے ساتھ ہوتی ہیں، باز آجاؤ''۔

(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد، روحانی خزائن جلد 17، صفحہ 9-8)

اس پر آپؑ کے خلاف کفر کے فتووں کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہوگیا کہ انگریزوں نے اس کام کے لئے کھڑا کیا ہے۔ لیکن آج کیا ہو رہا ہے!۔ جیسا کہ میں نے کہا بہت سارے سربراہان اور علماء جہاد کی بابت اب وہی باتیں کر رہے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کی تھیں اور اس طرح کے سینکڑوں حوالے ہیں جو اخباروں میں آتے ہیں، جو اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کی اشاعت کے لئے جو طریق اپنانے کے لئے فرمایا تھا وہی صحیح طریق تھا اور اسلام کی تعلیم کے مطابق تھا اور آج خود بھی اسی کی نقل کر رہے ہیں۔

مسئلہ جہاد سے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کی بیان فرمودہ تشریح کے حق میں

تائیدی بیانات

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو یہ بات سچ کہی تھی، اللہ تعالیٰ سے علم پا کر کہی تھی، اسلام کی خوبیوں کے بیان میں کہی تھی۔ لیکن آج یہ لوگ جو یہ باتیں کر رہے ہیں یہ ڈر کر کر رہے ہیں۔ ان میں سے کچھ اقتباس آپ کو سنا دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید و نصرت کے نظارے اور ہر الزام سے بری ہونے کے نظارے آپؑ کے حق میں دکھا رہا ہے۔

نوائے وقت کے ایک منجھے ہوئے لکھنے والے ایم۔ ایم۔ حسن صاحب ہیں، وہ ''فریضہ جہاد کے متعلق غلط فہمیاں'' کے عنوان کے تحت لکھتے ہیں:

''علماء کی اصطلاح میں جہاد کی سب سے اعلیٰ قسم خود اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرنا ہے۔ اور اسی کا نام جہادِ اکبر ہے۔ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے صحابہ سے جو ابھی لڑائی کے میدان سے واپس لوٹے تھے یہ فرمایا ''تمہارا آنا مبارک ہو۔ تم چھوٹے جہاد (غزوہ) سے بڑے جہاد کی طرف آئے ہو کیونکہ بڑا جہاد بندہ کا اپنے ہوائے نفس سے لڑنا ہے...... حکمِ الٰہی ہے'' اور تم اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں مگر زیادتی نہ کرو کہ اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا''۔

اب دنیا کی طرف سے ان پر دباؤ پڑ رہا ہے تو اب ان کو اسلام کی صحیح تعلیم بھی یاد آ رہی ہے۔

پھر کہتے ہیں کہ ''یعنی تمہاری جنگ نہ تو اپنے مادی اغراض کے لئے ہو'' اللہ تعالیٰ کہتا ہے'' نہ ان لوگوں پر ہاتھ اٹھاؤ جو دینِ حق کی راہ میں مزاحمت نہیں کرتے اور نہ لڑائی میں جاہلیت کے طریقے استعمال کرو۔ عورتوں، بچوں اور بوڑھوں اور زخمیوں پر دست درازی نہ کرنا۔ دشمن کے مقتولوں کا مُثلہ کرنا، کھیتوں اور مویشیوں کو خواہ مخواہ برباد کرنا، اور دوسرے تمام وحشیانہ اور ظالمانہ افعال ہیں اور 'حد سے گزرنے' کی تعریف میں آتے ہیں''۔

(نوائے وقت مؤرخہ 29/اکتوبر 2002ء۔ ادارتی صفحہ)

اور اس کے باوجود نام نہاد علماء کا ایک طبقہ یہ کرتا چلا جا رہا ہے۔

پھر مولانا فضل الرحمٰن صاحب دہلی میں جا کر یہ بیان دیتے ہیں جو بڑی جلی سرخیوں کے ساتھ شائع ہوا کہ: ''میں ان تمام لوگوں کی نمائندگی کرتا ہوں جو مذاکرات پر یقین رکھتے ہیں اور جہاد کے نام پر معصوم افراد کے قتل کو ذریعہ نہیں بناتے ...... جہاد وہ نہیں جو ہندوستان یا مغربی میڈیا کہتا ہے۔ اسلام کا نظریہ ہے کہ جہادِ اکبر کسی دوسرے کے خلاف نہیں بلکہ اپنے نفس کے خلاف ہوتا ہے۔ برائی، ناانصافی، عدم مساوات، ناخواندگی اور جہالت کے خلاف ہوتا ہے۔ تمام مسلمانوں کو اس جہاد پر توجہ دینی چاہیئے''۔

(نوائے وقت، مؤرخہ 22/جولائی 2003ء۔ صفحہ 1، 8)

پھر سعودی عرب کے شہزادہ عبداللہ، جو اس وقت شہزادے تھے کہتے ہیں کہ:

''اسلام رواداری کا، درمیانی راستے کا مذہب ہے۔ نفرت کی تجارت کرنے اور اختلاف کو فروغ دینے والوں کی اسلام میں کوئی جگہ نہیں ہے۔ شہزادہ عبداللہ نے کہا کہ اسلامی معاشرے میں جو لوگ رہتے ہیں وہ اگر مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں تو پھر ہمیں انہیں تسلیم کر لینا چاہئے۔ ہمیں ان کی نیتوں کو ٹٹولنے کی کوشش نہیں کرنا چاہئے اور نہ ان کے سینے چیر کر دیکھنا چاہئیں کہ وہ کیسے مسلمان ہیں''۔

(نوائے وقت، مؤرخہ 20/اکتوبر 2003ء، صفحہ 15)

اب انہوں نے اگر سینے چیر کر دیکھے ہیں تو صرف احمدیوں کے سینے چیر کر دیکھے ہیں اور کہتے ہیں کہ کلمہ تو تم پڑھتے ہو لیکن مسلمان نہیں ہو۔ ان کے عمل اور ان کے جو یہ قول جو ہیں یہ صاف ظاہر کر رہے ہیں کہ یہ کسی سے خوفزدہ ہو کر بلکہ صاف الفاظ میں یہ کہ مغرب سے خوفزدہ ہو کر بیان کچھ اور کرتے ہیں اور عمل کچھ اور ہیں۔

پھر مفتی اعظم سعودی عرب شیخ عبدالعزیز کا انتباہ ہے کہ:

''اسلام کی غلط تشریح کرنے والوں کو نظرانداز کر دیں۔ انہوں نے کہا کہ انتہا پسند یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ کی راہ میں لڑ رہے ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ لوگ جہاد کے نعرے لگا کر نوجوانوں کو اپنی جانب متوجہ کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ جہاد نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام کو اپنے مفادات کے لئے استعمال کرنے والے کسی بھی صورت دین کی کوئی خدمات نہیں کر رہے''۔

(نوائے وقت، مؤرخہ 24/اگست 2003ء، صفحہ 3)

پھر ایک مولانا احمد لاٹ صاحب ہیں، وہ لکھتے ہیں کہ ''بعض عناصر پروپیگنڈا کر کے لوگوں کو دعوت و تبلیغ کے نبیوں والے مشن سے روک رہے ہیں حالانکہ اسلامی انقلاب لانے کے لئے جہاد سے افضل کام دعوت و تبلیغ ہے کیونکہ جذبہ جہاد بھی توکل کے بغیر پیدا نہیں ہوتا اور توکّل کا پیدا ہونا دعوت کے بغیر ممکن نہیں''۔

(روزنامہ جنگ لاہور، 21/نومبر 2004ء صفحہ 2)

اللہ تعالیٰ کی نصرت اور تائیدات

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی تقریر میں فرماتے ہیں کہ ''یاد رکھو کہ ایک مفتری اور کذّاب کا کام کبھی نہیں چلتا اور اس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے مدد اور نصرت کبھی نصیب نہیں ہوتی۔ کیونکہ اگر مفتری کا کام بھی اسی طرح سے دن بدن ترقی کرتا جاوے تو پھر اس طرح سے تو خدا کے وجود میں بھی شک پڑ جاوے اور خدا کی خدائی میں اندھیر پڑ جاوے۔ جب سے دنیا پیدا ہوئی عادت اللہ اسی طرح سے ہے کہ ایک جہان ان کی مخالفت پر کمربستہ ہو جاتا ہے اور جس طرح سے کوئی مسافر چلتا ہے تو کتّے اس کے اردگرد جمع ہو کر بھونکتے اور شور مچاتے ہیں اسی طرح سے جو خدا کی طرف سے مامور ہو کر آتا ہے وہ چونکہ ان لوگوں میں سے نہیں ہوتا اس لئے دوسرے لوگ کتّوں کی طرح اس پر پڑتے ہیں اور مخالفت کا شور مچاتے اور دکھ دینے کی کوششیں کرتے ہیں لیکن آخر خدا تعالیٰ ایک نظر میں ان سب کو ہلاک کر دیتا ہے''۔

(ملفوظات جلد پنجم۔ صفحہ 378۔ جدید ایڈیشن)

زبانی اسلام کافی نہیں

اللہ تعالیٰ کی اپنے حق میں تائیدات کے اظہار کے بعد آپؑ ہمیں صحیح مسلمان بننے کی توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

''اب یہ بھی سن لو کہ وہ بڑا ہی خوش قسمت انسان ہے جو اسلام جیسے پاک مذہب میں داخل ہے لیکن صرف زبان سے اسلام، اسلام کہنے سے کچھ نہیں بنتا جب تک کہ سچے دل سے انسان اس پر کاربند نہ ہو جاوے۔ اکثر لوگ اس قسم کے بھی ہوتے ہیں جن کی نسبت قرآن شریف میں لکھا ہے وَاِذَا لَقُوْا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا، وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ (البقرۃ:15) یعنی جب وہ مسلمانوں کے پاس جاتے ہیں تو کہہ دیتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں اور جب وہ دوسروں کے پاس جاتے ہیں تو کہہ دیتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں اور یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جن کو قرآن شریف میں منافق کہا گیا ہے۔ اس لئے جب تک کوئی شخص پورے طور پر قرآنِ مجید پر عمل نہیں کرتا تب تک وہ پورا پورا اسلام میں بھی داخل نہیں ہوتا۔ قرآنِ مجید ایک ایسی پاک کتاب ہے جو اُس وقت دنیا میں آئی تھی جب بڑے بڑے فساد پھیلے ہوئے تھے اور بہت سی اعتقادی اور عملی غلطیاں رائج ہو گئی تھیں اور تقریباً سب کے سب لوگ بداعمالیوں اور بدعقیدگیوں میں گرفتار تھے۔ اسی کی طرف اللہ جلّشانہٗ قرآنِ مجید میں اشارہ فرماتا ہے ظَهَرَ الْفَسَادُ فِى الْبَرِّ وَالْبَحْرِ (الروم:42) یعنی تمام لوگ کیا اہلِ کتاب اور کیا دوسرے، سب کے سب بدعقیدگیوں میں مبتلا تھے اور دنیا میں فسادِ عظیم برپا تھا۔ غرض ایسے زمانہ میں خدا تعالیٰ نے تمام عقائد باطلہ کی تردید کے لئے قرآنِ مجید جیسی کامل کتاب ہماری ہدایت کے لئے بھیجی جس میں کل مذاہبِ باطلہ کا ردّ موجود ہے''۔

(ملفوظات جلد پنجم۔ صفحہ 379-378۔ جدید ایڈیشن)

اس میں تو کوئی شک نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائیدات اور نصرت شاملِ حال ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک پاک جماعت دینے کا وعدہ کیا تھا اور دی ہے۔ پس ہر احمدی جو آپؑ کے سلسلۂ بیعت میں داخل ہے اسے کوشش کرنی چاہئے کہ اپنے اندر ایسی پاک تبدیلیاں پیدا کرے جو حقیقی مسلمان کے لئے ضروری ہیں اور جس کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی اس تقریر میں ہمیں نصیحت فرمائی۔ نبوت کے زمانے سے دوری کی وجہ سے بہت سی فکریں اور خوف سر اٹھاتے ہیں لیکن آج جب ہم خلافتِ احمدیہ کے سوویں سال میں سے گزر رہے ہیں، ہمیں یہ جائزے لینے چاہئیں کہ کیا ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توقعات پر پورا اترنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہمارا اسلام صرف نام کا تو اسلام نہیں؟ ہمارا احمدی مسلمان کہلانا صرف نام کا احمدی مسلمان کہلانا تو نہیں۔

پس اس بات کو ہمیشہ ہر احمدی کو اپنے پیشِ نظر رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم سے یہ توقع کر رہے ہیں جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ ''جب تک کوئی شخص پورے طور پر قرآنِ مجید پر عمل نہیں کرتا تب تک وہ پورا پورا اسلام میں بھی داخل نہیں ہوتا''۔ (ایضاً)

پس قرآنِ کریم کو پڑھنا، اسے سمجھنا، اس پر عمل کرنا، خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑنے کے لئے انتہائی ضروری اور اہم ہے۔ اس کی طرف ہر احمدی کو فکر کے ساتھ توجہ کرنی چاہئے، تبھی ہم دنیا کے فسادوں سے بچ سکیں گے کیونکہ یہ قرآنِ کریم ہی ہے جس نے پہلے زمانے میں بھی دنیا کو فساد سے پاک کیا اور آج بھی دنیا کے ہر قسم کے فسادوں سے، چاہے وہ روحانی ہوں یا مادی ہوں، بچانے کا ذریعہ قرآنِ کریم ہی ہے اور اس کی تعلیم کو دنیا میں رائج کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہو کر ہمیں اپنے عملوں کو اس تعلیم کے مطابق ڈھالنے کی حتّی المقدور کوشش کرنی چاہئے۔ اور یہی چیز ہمارے اندر انقلاب پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ دنیا کے فسادوں سے پاک کرنے کا ذریعہ بنے گی۔ پس آج ہر احمدی کی ذمہ داری ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں شامل ہو کر یہ عہد کرتا ہے کہ ہاں آج ہم نے آنحضرت ﷺ پر لائی گئی اس تعلیم کے ذریعہ سے دنیا کو فتنہ و فساد سے پاک کرنا ہے، اپنے آپ پر اس تعلیم کو لاگو کر کے دنیا میں ایک انقلاب پیدا کرنا ہے۔ اور یہ ذمہ داری ہے کہ پھر انقلاب پیدا کرنے کے لئے کھڑا ہو جائے اور تمام دنیا کو آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے لانے کے لئے اور اپنے نفس کی صفائی کے لئے پہلے سے بڑھ کر کوشش کرے۔

پھر آپؑ نے فرمایا یہ پاک تبدیلی اور قرآنی تعلیم کو تم اپنے اوپر لاگو کرنے والے تب بن سکو گے، خدا تعالیٰ کی ذات پر کامل یقین تب ہوگا جب تم ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے اس اعلان کو اپنے پیشِ نظر رکھو گے کہ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ (قٓ:17) ہم انسان

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation .
Contact:
Anas A.Khan, John Thompson Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Mobile: 0780-3298065 Fax: 020 8871 9398

سے اس کی رگ جان سے بھی زیادہ قریب ہیں۔ اور وَھُوَ مَعَکُم اَیْنَ مَا کُنْتُمْ (الحدید:5) اور تم جہاں بھی جاؤ وہ تمہارے ساتھ رہتا ہے۔ پس جب اس یقین پر قائم ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے بلکہ شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے اور اس کے فرشتے ہمارے ہر عمل کو دیکھ رہے ہیں اور لکھ رہے ہیں اس لئے زبانی دعوے کبھی کام نہیں آئیں گے بلکہ اس سوچ کے ساتھ اپنے ہر عمل کو درست رکھنا ہوگا کہ خدا کی ہر آن ہم پر نظر ہے اور ہر جگہ وہ ہمارے ساتھ ہے۔ اگر یہ احساس پیدا ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا فہم وادراک حاصل ہو جائے تو ایک انسان سے پھر کبھی ایسے اعمال سرزد ہو ہی نہیں سکتے جو خدا تعالیٰ کی دی گئی تعلیم کے خلاف ہوں۔ اور جب یہ احساس ہوگا کہ میرا ہر عمل خدا تعالیٰ کی نظر کے سامنے ہے تو پھر ہر قدم پاک تبدیلیوں کی طرف بڑھنے والا قدم ہوگا اور ہر کام میں خدا تعالیٰ مقدم ہوگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

”یاد رکھو کہ صرف زبانی باتوں سے کچھ نہیں ہوتا جب تک عملی حالت درست نہ ہو۔ جو شخص حقیقی طور پر خدا کو ہی اپنا ربّ اور مالک یوم الدین سمجھتا ہے ممکن ہی نہیں کہ وہ چوری، بدکاری، قماربازی یا دیگر افعالِ شنیعہ کا مرتکب ہو سکے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ یہ سب چیزیں ہلاک کر دینے والی ہیں اور ان پر عملدرآمد کرنا خدا تعالیٰ کے حکم کی صریح نافرمانی ہے۔ غرض انسان جب تک عملی طور پر ثابت نہ کر دیوے کہ وہ حقیقت میں خدا پر سچا اور پکا ایمان رکھتا ہے تب تک وہ فیوض اور برکات حاصل نہیں ہو سکتے جو مقرّبوں کو ملا کرتے ہیں۔ وہ فیوض جو مقربانِ الٰہی اور اہل اللہ پر ہوتے ہیں وہ صرف اسی واسطے ہوتے ہیں کہ ان کی ایمانی اور عملی حالتیں نہایت اعلیٰ درجہ کی ہوتی ہیں اور انہوں نے خدا تعالیٰ کو ہر ایک چیز پر مقدم کیا ہوا ہوتا ہے“۔

(ملفوظات جلد پنجم۔ صفحہ 383۔ جدید ایڈیشن)

فرمایا جب ایسی حالت ہوگی تو پھر ایسے شخص کی خدا تعالیٰ تائید ونصرت کرتا ہے اور غیبی طور پر اس کی مدد کرتا ہے اور ہر ایک میدان میں اسے فتح نصیب کرتا ہے۔

پھر آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کے لئے، اللہ تعالیٰ کو حاصل کرنے کے لئے کوشش بھی ضروری ہے۔ اور جو کوشش کرتا ہے، مجاہدات کرتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق ضرور اس کا ہو جاتا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں:

”جو محنت کرتا ہے اور خدا کے عشق اور محبت میں محو ہو جاتا ہے وہ دوسروں سے ممتاز اور خدا کا منظورِ نظر ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی خود دستگیری کرتا ہے جیسے فرمایا وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا (العنکبوت:70) یعنی جو لوگ ہماری خاطر مجاہدات کرتے ہیں آخر ہم ان کو اپنا راستہ دکھا دیتے ہیں۔“

(ملفوظات جلد پنجم۔ صفحہ 380۔ جدید ایڈیشن)

پس جیسا کہ پہلے بھی بیان ہو چکا ہے جن کو خدا تعالیٰ اپنا راستہ دکھا دیتا ہے وہ خدا کے ہو جاتے ہیں اور خدا ان کا ہو جاتا ہے اور ہر شر سے انہیں بچاتا ہے اور ہر آن ان کی حفاظت کرتا ہے۔

پس ایسے واحد ویگانہ اور سب وفاداروں سے زیادہ اپنے دوستوں سے وفا کرنے والے خدا سے تعلق جوڑنے اور اس کی توحید کو قائم کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے تھے اور اس کا حصول ایک احمدی کی آخری منزل ہے جو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیعت کرنے کے بعد اپنے عہد بیعت میں کیا ہے کہ یہی اس کی زندگی کا مقصد ہے اور یہی آخری منزل ہے اور ہونی چاہئے تاکہ دنیا میں جو ظَھَرَ الْفَسَادُ کی حالت ہے وہ امن و سلامتی میں بدل سکے اور تمام دنیا میں خدائے واحد ویگانہ کی طرف جھکنے والے نظر آئیں۔

پس ان دنوں میں جبکہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے یہ موقعہ عطا فرمایا ہے کہ ایک روحانی ماحول میں کچھ دن گزاریں، خدا تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اسلام اور احمدیت کے غلبے کے لئے دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہماری زندگیوں میں اپنے آخری دین اور اپنے آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا میں لہراتا ہوا دکھائے اور ہم ان تمام وعدوں کو اپنی آنکھوں سے پورا ہوتا ہوا دیکھیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ تعالیٰ نے فرمائے اور جن کے پورا ہونے کے بارے میں کوئی شک وشبہ نہیں۔ لیکن یہ نہ ہو کہ ہم اپنی کوتاہیوں اور کمزوریوں کی وجہ سے ان برکات سے دور ہو جائیں۔ پس دعاؤں، دعاؤں اور دعاؤں سے ان برکات کو سمیٹنے کی کوشش کریں، ان دنوں میں بھی کریں اور ہمیشہ کرتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اب دعا کریں۔

❁❁❁❁❁❁❁

دلچسپ روایات

(مرسلہ: غلام مصباح بلوچ۔ ربوہ)

سلسلہ کا لٹریچر خدا تعالیٰ کے فضل سے علم و معرفت کا ایک بیش بہا خزانہ ہے، یہ خزانہ اپنے اندر بہت سی دلچسپ باتیں بھی رکھتا ہے۔ قارئین کی دلچسپی کے لیے بعض واقعات اور باتیں ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

بس اوہدا کم ہو گیا ہے!

”مدت ہوئی تقسیم سے پہلے کی بات ہے کہ قادیان کے مضافات میں سُنّی اور احمدی حضرات کے درمیان حیات وممات حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام پر مناظرہ ہوا۔ جلسہ کا حَکَم فریقین نے ایک سکھ سردار کو تسلیم کر لیا۔ یہ سردار صاحب اسی علاقہ کے ایک معزز زمیندار باشندہ تھے۔ یہ معرکہ تین دن کے لیے تجویز کیا گیا تھا دوسرے روز سُنّی اکابرین نے دیکھا کہ سردار جی حضرت مسیح علیہ السلام کی موت پر سرِ تسلیم خم کرتے ہیں اور احمدی مناظر کی باتیں ان پر کیف و وجد کی سی حالت طاری کر رہی ہیں۔ ان کو فکر دامنگیر ہوئی کہ ایسا نہ ہو کہ سردار جی فیصلہ ہمارے برخلاف دے دیں اور ہمیں شکست ہو جائے۔ انہوں نے دوسرے دن اجلاس کے خاتمہ پر سردار جی کو پیغام دیا کہ سردار جی! مرزائی تو گھر چلے جائیں گے اور ہمارے اور آپ کے درمیان مفت کا سر پھٹول ہوگا ذرا عقل اور تدبّر سے کام لے کر فیصلہ دینا۔ احمدی مناظر کو بھی یہ خبر کسی نے پہنچا دی۔ صبح تیسرے روز جب میدانِ مبحث گرم ہوا تو احمدی مناظر نے کہا مسلمانو! اب تک میں نے وفاتِ مسیح علیہ السلام کے متعلق جو کچھ کہا ہے وہ قرآن پاک اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت تھا۔ اب ایک ولی اللہ کا کلام سن لو جو شہادت دیتا ہے کہ جو پیدا ہوا وہ موت سے باہر نہیں۔ یہ ولی اللہ حضرت بابا نانکؒ تھے پھر چند ایک شبد پڑھے اور اپنے مفید مطلب باتیں کیں۔ سکھ سردار جو صدر بن کر بیٹھے ہوئے تھے سن کر تلملا اٹھے کہ کس کم بختی میں جان آئی ہے۔ اگر سُنّیوں کے خلاف فیصلہ دوں تو ہمسایہ زمیندار ہیں کسی نہ کسی بہانے لڑائی مول لیں گے۔ اور اگر احمدیوں کے خلاف منہ کھولوں گا تو گویا بابا نانکؒ صاحب اور گرنتھ صاحب کو جھٹلاؤں۔ اسی سوچ میں تھے کہ فیصلہ کا وقت آ گیا اُٹھے اور کہنے لگے:

”سجنو! جے مریم دا پُت عیسیٰ جیوندا بھی سی تے ایس ترے دن دی کھچ تروہ نال بس اوہدا کم ہو گیا ہے۔“

یعنی دوستو! مسیح ابن مریم علیہ السلام اگر زندہ بھی تھا تو ان تین دنوں کی کھینچا تانی میں اس کا کام تمام ہو گیا ہے۔

(ماہنامہ ”خالد“ فروری 1953ء صفحہ 24)

❁❁❁❁❁❁❁❁

او پیا اے!

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

عرصہ کی بات ہے قادیان میں ایک شخص میاں دین محمد ہوتا تھا جسے اس کے غیر معمولی سفید رنگ کی وجہ سے لوگ میاں بگّا کہتے تھے۔ یہ شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک قدیم خادم میاں جان محمد کشمیری کا لڑکا تھا اور بالکل جاہل اور اَن پڑھ تھا بلکہ اسے ایک طرح نیم مخبوط الحواس ہی کہنا چاہیے۔ مَیں نے ایک دفعہ اس سے پوچھا کہ میاں بگّے کیا تم نے بھی کبھی کسی کو تبلیغ کی ہے؟ کہنے لگا ہاں ایک دفعہ ایک غیر احمدی مولوی کے ساتھ میری بحث ہوئی تھی مَیں نے اسے کہا کہ تم لوگ حضرت عیسیٰ کو آسمان پر زندہ سمجھتے ہو مگر وہ فوت ہو چکے ہیں۔

مولوی کہنے لگا ہرگز نہیں بلکہ حضرت عیسیٰ آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ میاں بگّا نے کہا مَیں نے اس مولوی سے پوچھا کہ حضرت عیسیٰ کس طرح آسمان پر چلے گئے؟ مولوی نے ایک پتھر اٹھایا اور آسمان کی طرف پھینک کر کہا کہ حضرت عیسیٰ اس طرح آسمان پر چلے گئے۔ مگر یہ پتھر دیکھتے ہی دیکھتے زمین پر آ گرا جس پر (میاں بگّا سناتا تھا کہ) مَیں نے فوراً اس مولوی سے کہا کہ ”او پیا اے“ یعنی تمہارا پتھر وہ پڑا ہے۔ اس پر یہ مولوی بالکل مبہوت ہو کر خاموش ہو گیا۔ یہ ساری گفتگو میاں بگّا نے اپنی سادہ پنجابی زبان میں مجھے خود سنائی تھی اور مجھے اس کی یہ بحث سُن کر بڑا لطف آیا۔

(الفضل 30 مئی 1958ء صفحہ 3)

❁❁❁❁❁❁❁❁

مسجد کی بے ادبی نہیں کی!

حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک شخص نماز نہیں پڑھا کرتا تھا وہ اتفاق سے ایک کام کے لیے مسجد مبارک گیا...... میں نے کہا کہ حضرت اس کی ایسی مثال ہے کہ ایک مراثی کا گھوڑا چھوٹ کر مسجد میں گھس گیا اور لوگوں نے اس کو دھمکایا اور کہا کہ مراثی تیرے گھوڑے نے مسجد کی بے ادبی کی۔ مراثی نے جواب دیا کہ جناب گھوڑا حیوان تھا اس نے مسجد کی بے ادبی کی اور مسجد میں گھس گیا کبھی مجھے بھی دیکھا کہ میں نے کبھی مسجد کی بے ادبی کی ہو اور مجھے کبھی مسجد میں گھستے اور بے ادبی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ .....وہ شخص ایسا خفیف اور شرمندہ ہوا کہ اسی روز سے نماز پڑھنے لگا۔

(تذکرۃ المہدی صفحہ 179 از حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ)

❁❁❁❁❁❁

watch MTA live

audio and video broadcast

❁❁❁

Weekly sermons in Urdu / English

❁❁❁

Questions & Answers and much much more

❁❁❁

Now you can buy Ahmadiyya Islamic Books, Audio / Video on line using Master Card or Visa

❁❁❁

Visit our official website

www.alislam.org

الفضل انٹرنیشنل میں

اشتہار دے کر

اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

(مینیجر)

مجلس انصاراللہ جاپان کے زیر اہتمام

ہلٹن ہوٹل ٹوکیو میں تبلیغی سیمینار کا انعقاد

(رپورٹ: ملک منیر احمد۔ قائد عمومی مجلس انصاراللہ جاپان)

خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصاراللہ جاپان نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے ایک تبلیغی سیمینار منعقد کرنے کا پروگرام بنایا۔ مجلس نے اس سیمینار کے انعقاد کے لئے ہلٹن ہوٹل ٹوکیو کا انتخاب کیا اور 28 اکتوبر 2007ء بروز اتوار کی بکنگ کروائی گئی۔ اس پروگرام میں 50 سفارتخانوں کے نمائندوں اور 70 جاپانیوں کو مدعو کیا گیا جس میں سے 12 سفارتخانوں کے نمائندے اور 41 جاپانی مہمان تشریف لائے۔ علاوہ ازیں جماعت کے 29 افراد شامل ہوئے۔ ہلٹن ہوٹل کے ہال کو ''کلمہ طیبہ''، ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' اور سیمینار کے ٹائٹل ''اَمن کا پیغام'' کے بینرز کے ساتھ جو جاپانی اور انگلش زبان میں تیار کئے گئے تھے بہت ہی خوبصورت سجایا گیا۔

4:30 بجے مہمان اکٹھے ہونے شروع ہوگئے۔ اس پروگرام کے لئے اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مکرم مبشر احمد زاہد صاحب صدر مجلس انصاراللہ جاپان نے ادا کئے۔ ٹھیک 5 بجے پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حافظ محمد امجد عارف صاحب نے کی۔ بعد ازاں انگریزی ترجمہ Mr. Keb Bellows صاحب نے پیش کیا۔ اس کے بعد پروگرام کا تعارف محترم مبشر احمد صاحب زاہد نے کروایا۔ پھر مکرم انیس احمد صاحب ندیم مبلغ انچارج جاپان نے انگریزی میں ''اَمن کا پیغام'' کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم ملک فرحان احمد صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس خطاب کا جاپانی زبان میں ترجمہ پیش کیا جو حضور انور نے جاپان کے دورہ کے موقع پر ہلٹن ہوٹل ہی میں ارشاد فرمایا تھا۔ اس موقع پر اسکرین پر حضور انور کی تصویر دکھائی گئی۔ اس خطاب کو جاپانی مہمانوں نے بہت غور سے سُنا اور ختم ہونے پر ہال تالیوں سے گونج اُٹھا۔

بعد ازاں مکرم پروفیسر ڈاکٹر Kohei Ohtsuka ممبر آف پارلیمنٹ تشریف لائے اور انہوں نے بہت ہی پیارے انداز میں جماعت کی تعریف کی اور حضور انور سے محبت بھری ملاقات کا ذکر بہت ہی اعلیٰ الفاظ میں کیا۔ جماعت کے اس پروگرام کی بہت تعریف کی اور اسے کامیاب قرار دیا۔

اس کے بعد پارلیمنٹ کے ممبر Homma Takashi صاحب نے تقریر کی۔ انہوں نے بھی ہمارے اس پروگرام کی بہت تعریف کی اور حضور انور سے ملاقات کا ذکر کیا اور جماعت کی مزید ترقی کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ اس کے بعد ایک امریکن احمدی جن کا نام کلیم اللہ ہے (Mr.Keb Bellows) نے انگریزی میں تقریر کی۔ انہوں نے بھی لوگوں کو خدا تعالیٰ پر یقین کرنے اور جماعت کے ساتھ تعلق رکھنے کی بھرپور تلقین کی۔ اور کہا کہ اگر آپ اَمن چاہتے ہیں تو صرف اس جماعت کے پاس ہے۔ اس کے بعد ناگویا سے تشریف لانے والے جُوڈو کراٹے کے استاد Mr. Isamu-Takojima نے تقریر کی۔

پھر جماعت کے نیشنل صدر مکرم محمد یوسف ڈار صاحب نے تقریر کی اور تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے اس پروگرام میں شمولیت اختیار کی۔

اس کے بعد مکرم مبشر احمد زاہد صاحب نے باری باری بوسنیا کے ایمبیسیڈر Mr .Mithat Pasic، مکرم محمد الماس صاحب فرسٹ سیکرٹری بحرین ایمبیسی کو اسٹیج پر بلایا۔ انہوں نے اس پروگرام میں شمولیت پر مسرت کا اظہار کیا اور پروگرام کو کامیاب قرار دیا۔ محترم محمد الماس صاحب ایک عیسائی خاتون کو جو اسلام میں دلچسپی لے رہی ہیں ہمارے اس پروگرام میں اپنے ساتھ لے کر آئے۔ وہ بھی اس پروگرام میں شامل ہو کر بہت خوش ہوئیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ '' اَمن کے پیغام'' کو منعقد کرنے والی تنظیم اور جماعت احمدیہ کا پہلی بار تعارف ہوا ہے اور بہت ہی خوشی ہوئی ہے۔ کیونکہ مہمانوں کو تقاریر سنتے ہوئے بہت دیر بھی ہو چکی تھی اس کے بعد ان کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ اور اس دوران مہمانوں کے ساتھ بات چیت جاری رہی اور سب دوست ان سے مل کر جماعت کا تعارف کرواتے رہے پھر اس کے بعد ایران ایمبیسی سے تشریف لانے والے مہمان کونسلر محترم جاوید کاظمی صاحب کو اسٹیج پر بلایا انہوں نے بھی اس پروگرام کو سراہا اور اس پرگرام میں شامل ہو کر بہت خوشی کا اظہار کیا۔ اور پروگرام کی بہت تعریف کی۔ ایرانی کونسلر محترم جاوید کاظمی صاحب نے بتایا کہ میری تبدیلی ہوگئی ہے اور اب نئے کونسلر محترم آیت الٰہی صاحب مقرر ہوئے ہیں۔ مَیں آج کی اس تقریب میں انہیں بھی ساتھ لایا ہوں۔ یاد رہے کہ یہ دونوں مہمان بہت ہی مخلص اور بہت ہی محبت کرنے والے تھے انہوں نے ہمارے پروگرامز میں دوبارہ شامل ہونے کا بھی وعدہ کیا۔

اس کے بعد بھارت ایمبیسی سے تشریف لانے والے مہمان اسسٹنٹ کونسلر محترم منوج کمار صاحب کو اسٹیج پر بلایا گیا۔ انہوں نے پروگرام میں شمولیت پر خوشی کا اظہار کیا اور پروگرام کی تعریف کی۔ بھارت سفارتخانے سے دو مہمان تشریف لائے تھے لیکن کونسلر صاحب جناب Mr.Abbagani Ramu ضروری مصروفیت کے باعث ذرا جلدی تشریف لے گئے۔

ہمارے پروگرام میں سیریا کے سفارتخانے سے محترمہ Razane Mahfouz صاحبہ تشریف لائیں۔ انہوں نے بھی پروگرام سنا اور کچھ کتب دیکھیں لیکن مصروفیت کے باعث جلد تشریف لے گئیں۔

Guinea ایمبیسی سے کونسلر آف Guinea مسٹر Blaise Pascal Keita اپنے ملک کے دو مہمان ساتھ لائے۔ اور انہوں نے پروگرام بہت غور سے سنا۔ اور اس پروگرام پر خوشی کا اظہار کیا۔

سینی گال کے ایک دوست مسٹر Thioune Younous صاحب جو مسلمان ہیں اُنہیں محترم مبشر احمد زاہد صاحب نے دعوت دی تو بہت خوشی کے ساتھ اِس پروگرام میں شامل ہوئے۔

اِس پروگرام کے لئے ہال میں ایک حصہ میں بک سٹال لگایا گیا اور مختلف زبانوں میں ترجمہ شدہ قرآن کریم کے نسخوں کو سجایا گیا۔ اور جماعت کی خدمات برائے Humanity First کے پینل آویزاں کئے گئے۔ اور اسی طرح پیارے آقا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دورۂ جاپان کی تصاویر کو بھی پینل کی صورت میں سجایا گیا اور جماعت کی کتب جاپانی اور انگریزی زبانوں میں رکھی گئیں۔ جس کو مہمانوں نے دیکھا اور کتب کی نمائش کو پسند کیا اور کتب لینے کی بھی خواہش ظاہر کی اور بہت سی کتب مہمانوں کو تحفہ میں دی گئیں۔

اس پروگرام کے انعقاد کے لئے مکرم ظہیر احمد صاحب ریحاؔن اور مقصود احمد صاحب سنوری زعیم انصاراللہ ٹوکیو نے بہت محنت کی اور مہمانوں میں لٹریچر تقسیم کیا۔ ایک مہمان کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی کتاب Revelation,Rationality,Knowledge and Truth بھی تحفہ دی۔ مکرم اَنیس احمد صاحب ندیؔم اور مکرم محمد یوسف ڈار صاحب نیشنل صدر جاپان۔ مکرم محمد امجد عارؔف صاحب۔ مکرم ناصر ندیم بٹ صاحب صدر خدام الاحمدیہ جاپان اور مکرم محمد عبداللہ صاحب نیشنل سیکرٹری مال جاپان، ناگویا سے تشریف لا کر ہمارے پروگرام میں شامل ہوئے۔

خدا تعالیٰ کے خاص فضل سے مجلس انصاراللہ جاپان کا یہ پروگرام بہت ہی کامیاب رہا۔ الحمدللہ

آخر میں درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ مجلس انصاراللہ جاپان کو تبلیغ کے میدان میں مثمر بثمرات حسنہ پروگرام منعقد کرنے کی توفیق دے۔

✡✡✡✡✡✡✡

تعارف کتب

نام کتاب: سرزمین افغانستان اور شہداء احمدیت کی خونچکاں داستاں۔

مصنف: حسن محمد خان۔ لندن۔

تبصرہ: محمود احمد ملک۔ لندن۔

حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہیدؓ اگرچہ جماعت احمدیہ کے پہلے شہید تو نہ تھے لیکن آپؓ کو ملنے والے اس روحانی انعام نے جس طرح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قلب صافی پر ضرب لگائی، اُس کا کسی قدر اظہار حضور علیہ السلام نے اپنی تصنیف لطیف ''تذکرۃ الشہادتین'' میں نہایت دردناک الفاظ میں فرمایا ہے۔ اسی کتاب میں افغان قوم کے ایک اور مردِ جری حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحبؓ کا ذکر خیر بھی موجود ہے جنہیں پہلا احمدی شہید ہونے کا فخر حاصل ہوا۔ حضور علیہ السلام کی وفات کے بعد بھی افغانستان میں معصوم احمدیوں کی شہادتوں کا سلسلہ وقفے وقفے سے جاری رہا۔ ان شہداء کا ذکر خلفاء کرام بھی اپنے خطبات اور تقاریر میں کرتے رہے جبکہ بہت سی کتابیں اور مضامین بھی لکھے جاتے رہے جن میں افغان قوم کے عظیم احمدی شہداء کی قربانیوں کو خراج عقیدت پیش کیا جاتا رہا۔

زندہ قوموں کی یہی نشانی ہوا کرتی ہے کہ اس کے قلم کار اپنی قوم کی خاطر ہر قسم کی قربانیاں پیش کرنے والوں کے روشن کردار کو بیان کرنے اور اُن کی پاکیزہ یادوں کو ہمیشہ فزوں تر رکھنے کی کوشش کرتے چلے جاتے ہیں۔ لکھاری کا یہ فرض ہوتا ہے کہ اپنی آئندہ نسلوں کے لئے قربانیوں کے وہ واقعات اور اُن قربانیوں کے پس پردہ عوامل نیز ان قربانیوں کے نتائج و اثرات کا تذکرہ بھی محفوظ کرتا چلا جائے جو کسی قوم کے مستقبل میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ کچھ ایسی ہی ایک کامیاب کوشش مکرم سید حسن محمد خان صاحب نے اردو میں ایک کتاب ''سرزمین افغانستان اور شہداء احمدیت کی خونچکاں داستاں'' کے عنوان سے لکھ کر کی ہے۔

مذکورہ کتاب میں نہ صرف افغانستان کے احمدی شہداء کی معلوم شدہ تاریخ کو جمع کرنے کی کامیاب سعی کی گئی ہے بلکہ سرزمین افغانستان کی ابتدائی تاریخ، اس کی سیاست، حکومت، معاشرت اور بعض دیگر اہم تمدنی پہلوؤں کو بھی مختصراً بیان کیا گیا ہے۔ کتاب میں حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب شہیدؓ کے حالات، واقعاتِ شہادت وفضائل نیز شہادت کے بعد آپؓ کے خاندان کی قربانیوں کا بھی بیان ہے۔ اسی طرح حضرت سید احمد نور کابلی صاحبؓ (جو مصنف کے نانا بھی ہیں) کی زندگی کے واقعات اور اُن سے متعلق روایات کا ایمان افروز تذکرہ بھی محفوظ کیا گیا ہے۔ موضوع سے متعلقہ چند نظمیں بھی کتاب کا حصہ ہیں۔

کتاب میں تمام تر ایسے حقائق کا ہی بیان ہے جو کہ مستند ذرائع سے حاصل کئے گئے ہیں۔ تحریر کی زبان سادہ اور سلیس ہے اور کہیں بھی تصنع کا شائبہ تک نہیں ہوتا۔ انداز بیاں شستہ اور رواں ہے۔ یہ کتاب گیٹ اَپ کے لحاظ سے بھی قابل تعریف ہے اور A5 سائز کے 190 صفحات پر مشتمل ایک تاریخی دستاویز کے طور پر محفوظ رکھنے کے قابل ہے۔ بلاشبہ یہ ایک انتہائی ایمان افروز اور دلگداز داستان ہے جو نہ صرف جماعتی لٹریچر میں ایک قابل قدر اضافہ ہے بلکہ اس کو جتنی بار بھی پڑھا جائے اُسی قدر اپنے ان بزرگوں کے لئے دعا کی تحریک پیدا ہوتی ہے جنہوں نے اپنی جان کی قربانی پیش کر کے اپنے ایمان پر مہر صداقت ثبت کی اور یہ اُن کی ایمانی حرارت کا ہی ثمر ہے کہ قاری کے دل میں بھی راہ حق میں کچھ پیش کرنے کے لئے ایک جوش اور ولولہ پیدا ہوتا ہے۔

✡✡✡✡✡

جماعت احمدیہ بیلجیئم کے

15 ویں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

(رپورٹ: نصیر احمد قریشی نائب افسر جلسہ گاہ)

امسال جماعت احمدیہ بلجیم کو 24، 25 اور 26 اگست بروز جمعۃ المبارک، ہفتہ اور اتوار اپنا 15 واں جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی بفضلہٖ تعالیٰ توفیق ملی۔ جلسہ سالانہ کی تاریخ چھ ماہ قبل مجلس عاملہ بلجیم نے مقرر کی تھی۔ جلسہ کو ہر لحاظ سے کامیاب بنانے کے لئے کام مختلف افسران اور ناظمین کے سُپرد کئے گئے۔ امسال پہلی مرتبہ جلسہ سالانہ مشن ہاؤس سے باہر Don Bosco کی گراؤنڈ میں منعقد کیا گیا جہاں مستورات کے لئے کافی وسیع جگہ مہیا کی گئی تھی۔ الحمدللہ وہ دن آن پہنچا جس کا ساری جماعت کو انتظار تھا یعنی 24 اگست 2007ء بروز جمعۃ المبارک کا دن جو کہ ہمارے جلسہ کا پہلا دن تھا۔

پہلا دن۔ بروز جمعہ المبارک

جمعۃ المبارک ٹھیک ڈیڑھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے نمائندہ مکرم عطاء المجیب راشد صاحب امام مسجد لندن نے پڑھایا جس میں آپ نے جلسہ کی غرض وغایت اور یہ جلسہ ہم سے کیا مطالبہ کرتا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس جلسہ کو قائم فرمانے کی ضرورت اور برکات سمٹنے کے طریقے کے موضوع پر بڑے احسن رنگ میں جماعت کو نصیحت فرمائی۔ نماز جمعہ اور عصر کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ کا خطبہ جمعہ ہالینڈ سے براہ راست تمام دوستوں نے سنا۔

جلسہ سالانہ کی روایت ہے کہ پہلا اجلاس شروع ہونے سے قبل پرچم کشائی کی تقریب منعقد ہوتی ہے۔ لہٰذا پرچم کشائی کی تقریب 14:30 پر منعقد ہوئی۔ لوائے احمدیت مکرم عطاء المجیب راشد صاحب نے اور بلجیم کا پرچم مکرم امیر صاحب بلجیم نے لہرایا۔ ساتھ ہی لوگوں نے نعرۂ تکبیر بلند کیا۔ اس کے فوراً بعد تمام احباب جلسہ گاہ میں تشریف لے آئے۔

اِفتتاحی اجلاس

افتتاحی اجلاس کی صدارت مکرم عطاء المجیب راشد صاحب نے کی۔ افتتاحی اجلاس کی کاروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو کہ مکرم محمد اکرام صاحب نے کی۔ اس کے بعد خوش الحانی سے حضرت مسیح موعودؑ کا پاکیزہ منظوم کلام مکرم کاشف احمد صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ پہلی تقریر مکرم امیر صاحب بلجیم نے کی جس کا

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

موضوع تھا ”برکات خلافت“۔ دوسری تقریر مکرم میاں اعجاز احمد صاحب نے کی جس کا موضوع تھا ”خلافت جوبلی اور ہماری ذمہ داریاں“۔ مکرم امیر صاحب نے اپنی تقریر میں خلافت کی تاریخ پر تفصیلی روشنی ڈالی اور بیان کیا کہ خلافت کی برکات کس طرح سمیٹی جاسکتی ہیں۔ احباب جماعت کی ذمہ داریوں پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ اس رسّی کو تھامے رکھنا ہی برکات کا حصول مہیا کر دیتا ہے۔

دوسری تقریر میں مکرم میاں اعجاز احمد صاحب نے خلافت کے سوسالہ دور کے واقعات مختصر طور پر بیان کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح جماعت ہر آزمائش اور مشکل سے نکل کر یہاں تک پہنچی ہے۔ دونوں تقریروں کے بعد مکرم عطاء المجیب راشد صاحب نے مقررین کا شکریہ ادا کیا۔ بعدازاں نصائح پر یہ اجلاس دعا کے ساتھ ختم ہوگیا۔

رات کے کھانے کے وقفہ کے بعد نماز مغرب و عشاء رات نو بجے ادا کی گئیں۔

دوسرا دن بروز ہفتہ

ہفتہ کے دن کا آغاز تہجد سے ہوا۔ نمازِ فجر کے بعد درسِ قرآن بھی دیا گیا۔ بعدازاں وقفہ ہوا تا تمام دوست اجلاس سے قبل ناشتہ اور تیاری کر لیں۔

دوسرا اِجلاس

دوسرے اجلاس کی کارروائی مکرم نعیم احمد صاحب شاہین صدر مجلس انصاراللہ کے زیرِ صدارت ہوئی۔

تلاوت قرآن کریم مکرم وسیم احمد صاحب نے مع اردو ترجمہ پیش کی۔ نظم مکرم عبدالباسط صاحب نے پیش کی۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم خالد احمد صاحب نے ”عصرِ حاضر سے متعلق قرآنی پیشگوئیاں“ کے عنوان سے کی۔ دوسری تقریر مکرم انور حسین صاحب نے ”دعوت الی اللہ کے طریقے“ کے عنوان سے کی جس میں آپ نے اپنے موضوع سے متعلق سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم، سیرت حضرت مسیح موعودؑ اور صحابہ کرامؓ کے واقعات بھی بیان کئے۔ کھانے کے وقفہ کے بعد نماز ظہر وعصر ادا کی گئی اور اس کے بعد آج کا تیسرا اِجلاس شروع ہوا۔

تیسرا اِجلاس

یہ اجلاس مکرم میر عبدالباسط صاحب نائب ناظر دعوت الی اللہ پاکستان کی زیرِ صدارت ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم مبرور احمد خان صاحب نے اردو ترجمہ کے ساتھ پیش کی اور نظم مکرم رائے مظہر احمد صاحب نے پیش کی۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مربی سلسلہ بلجیم نے ”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تحمل وبرداشت“ کے موضوع پر کی۔ آپ نے رحمتِ دوعالم کی سیرت کے ایمان افروز واقعات بیان کئے کہ کس طرح نہ صرف خود آپ تحمل وبرداشت کے پیکر تھے بلکہ اپنے صحابہؓ کو بھی اسی رنگ میں رنگین کر دیا تھا۔ دوسری تقریر مکرم منیر احمد صاحب بھٹی نے ”حضرت مسیح موعودؑ کے تحمل و برداشت“ کے عنوان پر کی۔ آپ نے بھی حضور علیہ السلام کی سیرت کے بعض واقعات بیان کئے۔

تبلیغی نشست

تقریباً پانچ بجے فرنچ اور فلیمش میں تبلیغی پروگرام تلاوتِ قرآن کریم سے شروع ہوا جس کا فرنچ اور فلیمش ترجمہ پیش کیا گیا۔ اس کے بعد برادرم ٹام احمد صاحب نے فلیمش میں اور مکرم حافظ احسان سکندر صاحب مربی سلسلہ فرانس نے فرنچ میں تقاریر کیں۔ اس کے بعد مہمانوں کو سوالات کی دعوت دی گئی۔ جب سوالات کا سلسلہ ایک دفعہ شروع ہوا تو رکنے کا نام نہ لیتا تھا۔ مکرم مربی سلسلہ بلجیم سوالات کے جوابات فرنچ میں دیتے اور برادرم ٹام احمد صاحب اس کا فلیمش میں ترجمہ کرتے تھے۔ مہمانوں کی طرف سے کئے گئے کچھ سوالات درج ذیل موضوعات سے متعلق تھے: احمدی اور دوسرے مسلمانوں میں فرق، ختمِ نبوت، جہاد، حرمتِ خنزیر، امام مہدی کی بعثت اور نزولِ عیسیٰؑ تھے۔

اس تبلیغی نشست کے مہمانوں کی تعداد 60 تھی۔ پروگرام کے آخر پر تمام مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

سوال وجواب

آٹھ بجے اردو میں سوال وجواب کی مجلس لگی۔ محترم امام صاحب نے سوالات کے جواب دئے۔ نو بجے کے بعد نماز مغرب وعشاء ادا کی گئیں۔

تیسرا دن بروز اتوار

تیسرے روز کا آغاز بھی نمازِ تہجد سے ہوا۔ پھر نمازِ فجر ادا کی گئی جس کے بعد درس ہوا۔ پھر چوتھے اجلاس میں شرکت کی تیاری اور ناشتہ کے لئے ایک وقفہ ہوا۔

چوتھا اجلاس

ٹھیک گیارہ بجے چوتھا اجلاس مکرم محمد دین صاحب ناظر اصلاح وارشاد قادیان کی صدارت میں تلاوتِ قرآن کریم سے شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم محمد عارف صاحب نے مع اردو ترجمہ پیش کی۔ اس کے بعد نظم مکرم سلطان احمد صاحب نے پیش کی۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم اویس بن سعد صاحب نے ”واقفینِ نَو کا مستقبل اور والدین کی ذمہ داریاں“ کے موضوع پر کی۔ دوسری تقریر مکرم رفیق احمد صاحب ہاشمی نے ”کسبِ حلال اور اس کی برکات“ کے عنوان پر کی۔

بعدازاں کھانے کا وقفہ ہوا اور پھر نماز ظہر وعصر ادا کی گئیں۔

اختتامی اجلاس

نمازوں کی ادائیگی کے بعد جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس کی کارروائی مرکزی نمائندہ مکرم عطاء المجیب صاحب راشد کی صدارت میں تلاوتِ قرآن کریم سے شروع ہوئی جو مکرم مظہر احمد صاحب نے اردو ترجمہ کے ساتھ پیش کی۔ بعدازاں مکرم طاہر احمد سرویا صاحب نے درثمین سے حضرت مسیح موعودؑ کی ایک نظم کے منتخب اشعار پیش کئے۔

معزز مہمانوں کے خطابات

اس کے بعد دو خصوصی مہمانوں کے خطاب ہوئے۔ سب سے پہلے دلبیک کے میئر Mr. Steefan Plateau کا تعارف پیش کیا گیا اور خطاب کیلئے دعوت دی گئی۔ موصوف نے دعوت دینے کا شکریہ ادا کیا اور حسنِ انتظام کی تعریف کی۔

دوسری مہمان ایک خاتون Miss. Sarai de Graef تھیں جو اپنے والدین کے ساتھ تشریف لائی تھیں۔ جس نے حال ہی میں یونیورسٹی کی ڈگری کے لئے احمدیت پر اپنا مقالہ لکھا ہے۔ موصوفہ کے تعارف کے بعد خطاب کے لئے دعوت دی گئی۔ جلسہ کے بعد ان کے والدین تو چلے گئے مگر وہ کافی دیر تک خواتین کے ساتھ رہیں۔

اختتامی خطاب

مہمانوں کے خطاب کے بعد ڈچ میں برادر ٹام احمد سنوورٹ صاحب نے اور فرنچ میں مکرم حافظ احسان سکندر صاحب نے تقاریر کیں۔ بعد ازاں اختتامی خطاب مکرم عطاء المجیب صاحب راشد امام مسجد لندن نے فرمایا۔ آپ نے اپنی تقریر میں اطاعتِ خلافت اور محبتِ خلافت پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور اس سلسلہ میں احبابِ جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کو احسن رنگ میں ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

تقریباً ساڑھے چھ بجے دعا کروائی جس کے ساتھ ہمارا جلسہ سالانہ اپنے اختتام کو پہنچا۔

ترجمانی

سارے جلسہ کی کارروائی کا رَواں ترجمہ فرنچ، فلیمش یا انگریزی میں ہوتا رہا۔ اور ہر اجلاس میں احمدی اور غیر از جماعت دوست اس سہولت سے فائدہ اٹھاتے رہے۔

حاضری

تبلیغی مہمانوں کی تعداد 60 رہی۔ بیرون از بلجیم مہمانوں کی تعداد بھی 60 رہی۔ بلجیم جماعت کی حاضری 859 رہی جس میں 379 مستورات شامل ہوئیں۔ بلجیم کے علاوہ پاکستان، بنگلہ دیش، جرمنی، انگلینڈ، فرانس، ڈنمارک، کینیڈا اور ہالینڈ سے مہمان تشریف لائے اور ہمارے جلسہ کو رونق بخشی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

سب قارئین کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ تمام شاملینِ جلسہ اور کارکنانِ جلسہ کو حضرت مسیح موعودؑ کی دعاؤں کا وارث بنائے۔ آمین ثم آمین۔

❋❋❋❋❋❋

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا

سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: تیس (30) پاؤنڈز سٹرلنگ

یورپ: پینتالیس (45) پاؤنڈز سٹرلنگ

دیگر ممالک: پینسٹھ (65) پاؤنڈز سٹرلنگ

(مینیجر)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

محترم سردار سلطان علی خان صاحب

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 30ستمبر 2006ء میں مکرم قریشی محمد اسلم صاحب کا مضمون شامل اشاعت ہے جس میں وہ اپنے والد محترم سردار سلطان علی خان صاحب کا ذکر خیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ آپ 1900ء میں سردار نجو خان قریشی صدیقی کے ہاں پیدا ہوئے۔ یہ موضع کنوئیاں (پونچھ) کا انتہائی خوشحال گھرانہ تھا۔ محترم سلطان صاحب تعلیم یافتہ نہ تھے البتہ قرآن پاک درست تلفظ کے ساتھ پڑھتے تھے۔ وہابی مسلک کے ساتھ تعلق تھا۔ 1924ء میں ایک نہایت خوشحال گھرانے میں مکرم دیوان علی کی بیٹی مہربی سے شادی ہوئی۔

اپنے احمدی ہونے کا واقعہ یوں بیان کرتے تھے کہ نماز روزہ کا بچپن ہی سے پابند تھا۔ احمدیت کی مشہوری تو عرصہ دراز سے ہو چکی تھی اور لوگ اکا دکا احمدی بھی ہورہے تھے۔ 1933ء میں میرے سارے خاندان اور قبیلہ کے افراد احمدی ہو گئے تو میں نے ان سے لاتعلقی اختیار کر لی۔ میں بحث مباحثے میں مسئلہ نبوت پر اٹک جاتا۔ جو بچپن سے اس وقت تک عقیدہ میں راسخ ہو چکا تھا اس میں تبدیلی لانا میرے لئے بالکل ناممکن تھا۔ ان ہی دنوں محکمہ ڈاکخانہ میں ملازمت اختیار کرلی تو ڈاکخانہ پونچھ شہر کے پوسٹ ماسٹر تار بابو، بابو عبدالکریم قادیانی نکلے جن سے مجھے ہر وقت واسطہ پڑتا تھا اور یہ امر میرے لئے ناقابل برداشت تھا۔ کھل کر ان کی حکم عدولی کرنا اور مخالفت کرنا میرا وطیرہ بن چکا تھا۔ بابو عبدالکریم صاحب ہمیشہ عفوودرگزر سے کام لیتے۔ ان کی حلیم طبع اور اخلاق فاضلہ کا یہ سلسلہ قریباً ڈیڑھ دو برس تک چلتا رہا۔ کبھی کبھار میری نادانیوں کی شکایت میرے بڑے بھائی نمبردار عباس علی خان سے کر دیا کرتے جو احمدی ہو چکے تھے۔ بھائی عموماً سمجھاتے بھی رہے تھے۔ لیکن ایک سال میں نے احمدیت سے بچنے کیلئے دعاؤں میں تیزی پیدا کردی نیز تدابیر بھی سوچتا رہتا تھا۔

اسی دوران میں نے ایک رات خواب دیکھی کہ ایک بزرگ نورانی چہرے والے آئے ہیں اور ہاتھ کی چھڑی سے مجھے چوب دے کر کہتے ہیں کہ ''تمہارا راستہ اس طرف ہے''۔ میں اس طرف دیکھتا ہوں تو سفید اجلی پوشاکوں میں ملبوس بہت سارے پاکیزہ چہروں والے لوگ آگے کی طرف رواں دواں ہیں اور راستہ بھی پرکشش ہے۔ لوگوں میں زیادہ تر میرے احمدی رشتہ دار بھی ہیں اور کچھ اجنبی لوگ بھی۔ میں جاگ گیا اور چند دنوں کے بعد یہ خواب بھول گیا۔ کچھ عرصہ کے بعد میں نے یہی خواب دوبارہ دیکھا۔ پھر بار بار یہی خواب دکھائی دینے لگا۔ دو تین ماہ اسی خواب کو دیکھتے گزرے تو ایک رات میں نے عشاء کی نماز پڑھی۔ نماز کے اندر بھی اور بعد بھی بڑی انکساری سے کافی دیر تک درود شریف کا ورد کیا اور دعا بھی کی کہ اللہ تعالیٰ راہنمائی فرمائے۔ اسی رات پھر وہی نورانی چہرے والے بزرگ خواب میں آئے۔ بڑے جلال اور رعب کے ساتھ تحکمانہ لہجے میں جس میں خفگی اور غصے کا عنصر نمایاں طور پر واضح تھا۔ اپنی چھڑی کی نوک میری دائیں پسلی میں چوب کر کہا تمہیں سیدھا راستہ دکھانے آتا ہوں اور تم ٹس سے مس نہیں ہورہے۔ اور شاید یہ بھی کہا کہ کیا یہ سب لوگ غلط ہیں؟ بہت سارے سفید لباس میں ملبوس لوگ جوق در جوق ایک سمت کی طرف رواں دواں ہیں۔ اس خواب نے مجھے ہلا کر رکھ دیا یہ پہلا دن تھا کہ وہ بزرگ واپس جاتے ہوئے نظر آئے اور میں نے خواب میں ہی محسوس کرلیا گویا وہ ناراض ہوکر یا غصہ سے واپس جارہے ہیں۔ اس صبح غسل کرتے ہوئے چھڑی کے چبھنے والی جگہ پر سرخی سی دیکھی اور ہلکا سا درد بھی محسوس ہوا۔

ڈیوٹی پر حاضر ہوا تو ڈاک میں ایک ایسا رسالہ بھی تھا جس کا اوپر والا بائینڈنگ کاغذ پھٹا ہوا تھا۔ رسالہ کے پہلے ہی صفحہ پر ایک انتہائی حسین وجمیل کسی بزرگ کی تصویر چھپی ہوئی تھی۔ مجھے وہ تصویر جانی پہچانی سی لگی۔ یک لخت ایک جھما کا سا ہوا کہ یہ تو خواب والے بزرگ کی تصویر ہے۔ تصویر میں وہ چھڑی بھی ہاتھ میں موجود تھی۔ میں نے دھڑکتے دل سے بابو عبدالکریم صاحب سے پوچھا کہ یہ کون بزرگ ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ یہ حضرت مسیح موعود مہدی موعود ہیں۔ میں نے اپنی خواب سنائی اور پھر قادیان جانے کی تیاری کرلی۔ گرمیوں کے دن تھے، سحری کے وقت قادیان جاپہنچا۔ فجر کی نماز مجسم نُور حضرت مصلح موعودؓ نے پڑھائی۔ پھر درس ہوا اور اس کے بعد بیعت کا سلسلہ شروع ہوا۔ فرداً فرداً لوگ بیعت کررہے تھے۔ میں نے بھی دستی بیعت کا شرف حاصل کیا۔ جسم پر عجب سی کپکپی طاری تھی۔ یہ 1937ء کا موسم گرما تھا۔ چند روز مزید قادیان میں رہا۔

جب واپس گھر پہنچا تو ایک بکرا صدقہ دیا اور اپنی اہلیہ سے کہا کہ میں نے سچے دل کے ساتھ احمدیت قبول کرلی ہے اس لئے تم اگر الگ ہونا چاہو تو تمہیں اجازت ہے۔ اولاد کے ساتھ ساتھ تم جو شے بھی اس گھر سے لے جانا چاہتی ہو لے جاسکتی ہو۔ میری طرف سے کھلی اجازت ہے۔ اُس نیک خاتون نے جواب دیا کہ جس احمدیت کو آپ کل قبول کرکے آئے ہیں وہ تو میں ڈیڑھ دو برس قبل قبول کرچکی ہوں اور میں سمجھتی ہوں کہ یہ میری ہی دعاؤں کا ثمر ہے کہ آپ کو بھی اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہے۔

مضمون نگار بیان کرتے ہیں کہ میرے والد کی وفات 1972ء میں ہوئی۔ میں نے اپنے والدین کو نماز کا بہت پابند اور چندہ میں باقاعدہ پایا۔ مخلص اور دعوت الی اللہ میں ہر جگہ فعال رہے۔ اور کبھی احمدیت نہیں چھپائی۔ اس وجہ سے مخالفت بھی کافی ہوتی رہی۔ نماز تہجد کا بڑے اہتمام سے بندوبست کرتے تھے۔ بے حد غریب نواز اور دوسروں کی عزت نفس کا بہت خیال رکھتے تھے۔ بڑے صلح جو، تحمل اور بردباری سے دوسروں کی بات سنتے اور مفید مشوروں سے نوازتے۔ آپ کی اولاد میں دو بیٹوں اور ایک بیٹی نے لمبی عمر پائی اور صاحب اولاد ہیں۔

1947ء میں ہجرت کی اور مصائب کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہوا۔ کچھ عرصہ ایک پناہ گزین کیمپ میں رہنے کے بعد 1952ء میں موضع کسراں ضلع اٹک میں آباد ہوئے۔ یہیں آپ 4 مئی 1972ء بروز جمعۃ المبارک فوت ہوئے اور یہیں تدفین ہوئی۔

شمالی روشنیاں (Aurora / Northern Lights)

ماہنامہ ''خالد'' ربوہ اگست 2006ء میں مکرم آر۔ایس۔ بھٹی صاحب کے قلم سے شمالی روشنیوں (اروہ را) کے بارہ میں ایک معلوماتی مضمون شامل اشاعت ہے۔ ان روشنیوں کو عام طور پر ناردرن یا آرکٹک (Arctic) لائٹس کہا جاتا ہے۔

اروہ را ایک طبیعاتی نظریہ ہے جو کہ عموماً زمین سے 50 سے 200 میل کی بلندی پر ہوتا ہے۔ دنیا کے انتہائی شمال میں ایک آرکٹک سرکل (Arctic Circle) ہے جو زمین کے نقشہ میں 78 ڈگری شمال میں واقع ہے۔ جو شہر یا ممالک اس بیلٹ پر واقع ہیں ان میں عموماً یہ اروہ را دکھائی دیتا ہے۔ مشہور مقامات میں ناروے کا قصبہ Hammerfest اور شہر Tromso نیز الاسکا کا قصبہ Fairbanks شامل ہے۔ اس کے علاوہ Murmansk ایک بہت ہی خاص شہر ہے۔ یہ روس کے شمال میں برف سے آزاد قصبہ ہے۔ سردیوں میں بھی اس کا درجہ حرارت منفی 8 سے نیچے کم ہی جاتا ہے۔ اس کی آبادی آدھا ملین ہے اور آرکٹک سرکل پر واقع یہ سب سے بڑا شہر ہے اس لئے اسے آرکٹک کیپٹل اور The Gates To The Arctic بھی کہتے ہیں۔

اروہ را کے نظارہ کے لئے درست مقام کے علاوہ تین چیزیں ضروری ہیں یعنی صاف آسمان، تاریک رات اور قسمت۔

یہ روشنیاں اُن شمسی ذرّات کی وجہ سے ہیں جو عظیم دھماکوں اور شعلوں کی وجہ سے بھاری تعداد میں سورج سے نکلتے ہیں۔ یہ ہائی انرجی پارٹیکلز ہوتے ہیں اور انہیں پلازما بادل (Plasma Clouds) کا نام بھی دیا جاتا ہے۔ یہ بادل خلا میں 300 سے 1200 کلومیٹر فی سیکنڈ (ایک ملین کلومیٹر فی گھنٹہ سے زائد) کی رفتار سے سفر کرتے ہیں۔ اس قدر تیز رفتاری کے باوجود زمین تک پہنچنے میں انہیں دو سے تین دن لگ جاتے ہیں۔ جب یہ شمسی آندھی زمین کی کرہ ہوائی تک پہنچتی ہے تو زمین کی مقناطیسی فیلڈ اسے پکڑ لیتی ہے اور اسے زمین کے دو مقناطیسی قطب کی طرف لے جاتی ہے یعنی قطب شمالی اور قطب جنوبی کی طرف۔ اُسی دوران یہ زمین کے ہوائی کرہ سے ٹکراتے ہیں جو ان مہلک ذرات کو زمین تک پہنچنے سے روکنے کے لئے ایک مؤثر ڈھال فراہم کرتا ہے۔ اس ٹکراؤ کے نتیجہ میں روشنی کا اخراج ہوتا ہے اور Aurora نظر آتا ہے۔ یہ روشنیاں متواتر حرکت میں رہتی ہیں۔ بیسویں صدی تک سائنسدان ان روشنیوں کی کوئی توجیح پیش نہیں کر سکے تھے۔ اب یہ تحقیق ہورہی ہے کہ توانائی کا یہ اخراج انسان کس طرح اپنے استعمال میں لاسکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے: وہ جانتا ہے جو زمین میں داخل ہوتا ہے اور جو اس میں سے نکلتا ہے اور جو آسمان سے اترتا ہے اور جو اس میں چڑھ جاتا ہے۔

(سورۃ الحدید)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ بیان فرماتے ہیں: ''زمین سے ہر وقت کچھ نہ کچھ آسمان کی طرف بلند ہوتا رہتا ہے اور کچھ نہ کچھ نیچے اترتا رہتا ہے۔ کچھ تو ایسے بخارات وغیرہ ہیں جن کو واپس زمین کی طرف بھیج دیا جاتا ہے۔ لیکن کچھ ایسی ریڈیائی اور مقناطیسی شعاعیں ہیں جو بلند ہوکر زمین کے دائرے سے نکل جاتی ہیں۔ اسی طرح آسمان سے Meteores اور ریڈیائی شعاعوں کی زمین پر مسلسل بوچھاڑ ہورہی ہے۔ اس کی بھی مسلسل تحقیق جاری ہے اور بہت کچھ معلوم ہوجانے کے باوجود آسمان سے اترنے والی اکثر شعاعوں کا سائنسدانوں کو علم نہیں ہوسکا۔ یہ مضمون بھی رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں کسی انسان کے تصور میں بھی نہیں آسکتا تھا''۔

اروہ راہ کے بارہ میں سائنسدان کافی حد تک درست پیش گوئی کرلیتے ہیں۔ اسے خلا کا موسم بھی کہا جاتا ہے اور یہ معلومات spaceweather.com اور todayspaceweather.com سے بھی لی جاسکتی ہیں۔ یہ معلومات menetogram سے حاصل شدہ ہوتی ہیں جو کہ رصدگاہوں میں موجود ہوتا ہے۔ اور یہ جیوفزیکل رصدگاہیں فن لینڈ اور الاسکا میں کام کررہی ہیں۔ سب سے بہترین پیش گوئی سیٹلائٹ سے کی جاتی ہے جو کہ شمسی آندھی، سورج اور زمین کے درمیان sensing کررہا ہوتا ہے۔

اروہ را کا ایک بہترین منظر 6 و 7 اپریل 2000ء کی رات کو دیکھا گیا جو 2:20 سے 3:00 بجے تک جاری رہا۔ عموماً اس قسم کا واضح خیرہ کن منظر گیارہ سالوں کے بعد ہوتا ہے۔ توقع ہے کہ آئندہ اس کا مظاہرہ 2011ء یا 2012ء میں وقوع پذیر ہوگا۔

اروہ را میں روشنی کے ناچتے، لہراتے ربن آسمان پر گھنٹوں چمک سکتے ہیں۔ یہ چمکدار پردے، سبز، پیلے، نارنجی گہرے سرخ رنگوں کے ہوسکتے ہیں۔ اور بعض اوقات رنگوں کا مکمل سپیکٹرم بھی دکھائی دیتا ہے۔ بل کھاتا ہوا (Twist) اروہ را عموماً 10-15 منٹ میں غائب ہوجاتا ہے۔ اس کے علاوہ بعض اوقات ایک تاج کی شکل کا اروہ را دکھائی دیتا ہے جس کے مرکزی نقطہ سے روشنیاں ہر طرف پھیل رہی ہوتی ہیں۔ سب سے کم نظر آنے والا اروہ را سرخ رنگ کا ہے جو کہ ایک مرتبہ 11 فروری 1958ء کو دکھائی دیا تھا اور ابھی تک زیر بحث ہے۔ رنگوں کا فیصلہ ایٹموں کی اقسام کرتی ہیں۔

شدید اروہ را سے مختلف مسائل پیدا ہوسکتے ہیں۔ ایک اروہ را نظارے میں دس لاکھ میگاواٹ بجلی پیدا ہوتی ہے جو کہ پاور لائن، ریڈیو اور ٹیلی ویژن نشریات اور مواصلاتی رابطوں کے لئے نقصان دہ ہے۔ اسی طرح شارٹ ویوز میں بھی انتشار ہوسکتا ہے۔ اروہ را سے الیکٹران نکلتے ہیں جو کہ الیکٹرونکس اور شمسی رابطوں کو خراب کرسکتے ہیں۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 23 اگست 2006ء میں شائع ہونے والی مکرم ڈاکٹر عبدالکریم خالد صاحب کی ایک نظم میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

اُس دلربا کی چاہت محسوس کرکے دیکھو
اے واقفانِ الفت محسوس کرکے دیکھو

اک چاند سا سماں ہے وہ چہرۂ مبارک
اُس نور کی حلاوت محسوس کرکے دیکھو

یوں تو وہ آدمی ہے لیکن گلاب جیسا
وہ پیکرِ صباحت محسوس کرکے دیکھو

مسرور نام اس کا کرتا ہے شاد دل کو
اس نام کی لطافت محسوس کرکے دیکھو

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

7th November 2007 – 13th December 2007

Please Note that programmes and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 7th December 2007

00:05 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
01:20 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests.
02:25 Huzoor's Tours: programme documenting Huzoor's visit to Denmark.
02:50 Friday Sermon: Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V recorded on 27th May 2005.
03:50 Review on the Constitution: an Urdu programme with Maulana Dost Muhammad Shahid reviewing the 1974 constitution.
04:50 Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session 201, recorded on 8th July 1997.
06:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) class with Huzoor, recorded on 30th January 2005.
08:10 Siraiki Service: a discussion in Siraiki on the life and character of the Holy Prophet (saw).
08:55 Urdu Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Session 51 recorded on 29th September 1995.
10:05 Indonesian Service
11:05 Seerat Sahaba Rasool (saw)
11:55 Tilaawat & MTA News
13:00 Live Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V from Baitul Futuh.
14:30 Dars-e-Hadith
14:40 Bengali Mulaqa'at: A question and answer session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and Bengali speaking guests. Recorded on 30th November 1999.
15:35 Seerat Sahabah Rasool [R]
16:20 Friday Sermon [R]
17:30 Spotlight: an interview with Brigadier Ijaz Ahmad Khan. Part 2.
18:05 Le Francais C'est Facile: lesson no. 98
18:30 Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:35 MTA International News Review Special
21:10 Friday Sermon [R]
22:25 Discussion programme
23:00 Urdu Mulaqa'at: session 51 [R]

Saturday 8th December 2007

00:10 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
01:10 Le Francais C'est Facile: lesson no. 99
01:35 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests.
02:50 Spotlight: an interview with Brigadier Ijaz Ahmad Khan. Part 2.
03:30 Friday Sermon: recorded on 07/12/07.
04:55 Urdu Mulaqa'at: session 51
06:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) with Huzoor. Recorded on 21st December 2003.
08:10 Tahir Heart Institute
08:30 Friday Sermon: rec. 07/12/07 [R]
09:40 Qur'an Quiz
09:55 Indonesian Service
10:55 French Service
12:00 Tilaawat & MTA News
13:00 Bangla Shomprochar
14:00 Intikhab-e-Sukhan
15:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]
16:05 Moshaairah: an evening of poetry
17:20 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad Khalifatul Masih IV (ra) in Urdu. Recorded on 14/04/1984.
17:55 MTA Travel: a tour to Fraser Island, Australia.
18:30 Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:35 International Jama'at News
21:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]
22:05 Tahir Heart Institute
22:20 MTA Travel [R]
22:50 Friday Sermon: rec. 07/12/07 [R]

Sunday 9th December 2007

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:10 Qur'an Quiz
01:25 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests.
02:30 Seerat Sahaba Hadhrat Masih Maood (as)
03:25 Friday Sermon: rec. 07/12/07
04:30 Mosha'airah
05:30 MTA Travel: Fraser Island.
06:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00 Children's Class with Huzoor, recorded on 13th December 2003.
08:00 Learning Arabic: lesson no. 1
08:15 Huzoor's Tours: programme documenting Huzoor's trip to Seville, Spain.
09:00 Qadian: a documentary on Qadian.
10:00 Indonesian Service
11:00 Spanish Service: Spanish translation of Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 21st September 2007.
12:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:00 Reply to Allegations: a Bengali discussion programme replying to various allegations made against the Ahmadi Muslim Community.
14:00 Friday Sermon: Rec. 7th December 2007.
15:05 Children's Class [R]
16:10 Huzoor's Tours [R]
16:55 Seerat-un-Nabi (saw)
17:25 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 3rd March 1996.
18:30 Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:30 MTA International News Review
21:05 Children's Class [R]
22:10 Huzoor's Tours: Seville [R]
22:55 Learning Arabic: Lesson no. 29
23:25 Seerat-un-Nabi (saw) [R]

Monday 10th December 2007

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
00:55 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests.
02:05 Friday Sermon: rec. 7th December 2007.
03:10 MTA Variety: a programme documenting Huzoor's visit to Toronto, Canada.
03:10 Qadian: a documentary on Qadian
04:05 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 3rd March 1996.
05:05 Learning Arabic: Lesson no. 1
05:30 Seerat-un-Nabi (saw)
06:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00 Bustan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. Recorded on 9th April 2005.
08:00 Le Francais C'est Facile: lesson no. 78
08:25 Medical Matters: a series of health programme
09:00 Rencontre Avec Les Francophones: A weekly studio sitting with French speaking friends with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session no. 17, Recorded on 29/12/1997.
10:05 Indonesian Service
11:00 Ghazwat-e-Nabi (saw)
12:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:00 Bangla Shomprochar
14:05 Friday Sermon: rec. 07/09/2007.
15:10 Bustan-e-Waqfe Nau [R]
16:10 Jalsa Salana Qadian 2006
16:50 Rencontre Avec Les Francophones [R]
17:50 Medical Matters: health programme
18:30 Arabic Service
19:45 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests.
20:45 MTA International Jama'at News
21:20 Bustan-e-Waqfe Nau [R]
22:15 Friday Sermon [R]
23:20 Ghazwat-e-Nabi (saw)

Tuesday 11th December 2007

00:15 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
01:10 Le Francais C'est Facile: lesson no. 78
01:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests.
02:35 Friday Sermon: rec. 7th September 2007.
03:40 Rencontre Avec Les Francophones
04:50 Medical Matters
05:25 Jalsa Salana Qadian 2006
06:00 Tilaawat, Dars & MTA News
07:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) class with Huzoor recorded on 13th February 2005.
08:05 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 25th March 1996.
09:00 Review on the Constitution: an Urdu programme with Maulana Dost Muhammad Shahid reviewing the 1974 constitution.
10:10 Indonesian Service
11:10 Sindhi Service
12:05 Tilaawat, Dars & MTA News
12:50 Bangla Schomprochar
13:50 Jalsa Salana UK 2003: Concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 25th July 2003.
15:20 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) [R]
16:25 Review on the Constitution [R]
17:35 Question and Answer session [R]
18:30 Arabic Service
20:30 MTA International News Review Special
21:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) [R]
22:10 Review on the constitution
23:15 Jalsa Salana UK 2003 [R]

Wednesday 12th December 2007

00:00 Tilaawat, Dars & MTA News
01:50 Learning Arabic: lesson no. 1
02:05 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests.
03:10 Review on the Constitution: an Urdu programme with Maulana Dost Muhammad Shahid reviewing the 1974 constitution.
04:20 Jalsa Salana UK 2003: opening address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 25th July 2003.
06:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
07:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) with Huzoor, recorded on 11th January 2004.
08:00 Seerat Hadhrat Masih Maud (as)
08:35 Ahmadiyyat and Science: discussion programme hosted by Dr Ahmad Imran and Dr Masood-ul-Hasan Noori.
09:00 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 25th March 1996.
09:45 Indonesian Service
10:50 Swahili Muzakarah
12:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
12:55 Bangla Shomprochar
14:00 From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra), recorded on 15th Macrh 1985.
15:00 Jalsa Salana Speeches: speech delivered by Bilal Atkinson about the Promised Messiah (as)'s relationship with Allah. Recorded on 28th July 2007.
15:35 Ahmadiyyat and science [R]
16:15 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]
17:15 Australian Documentary: Learning about oil painting.
17:50 Question and Answer session [R]
18:30 Arabic Service
19:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests.
20:35 MTA International Jamaat News
21:10 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]
22:20 Jalsa Salana Speeches [R]
23:05 From the Archives [R]

Thursday 13th December 2007

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
01:20 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests.
02:20 Ahmadiyyat and Science: discussion programme hosted by Dr Ahmad Imran and Dr Masood-ul-Hasan Noori.
02:50 Hamaari Kaa'enaat
03:15 Australian documentary: Oil painting
03:45 From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra), recorded on 15th March 1985.
04:45 Kasauti: a quiz programme.
05:25 Jalsa Salana Speeches
06:00 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:00 Children's Class with Huzoor, recorded on 3rd January 2004.
08:15 English Mulaqa'at: A question and answer session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking friends. Recorded on 26th March 1994.
09:00 Review on the Constitution: an Urdu programme with Maulana Dost Muhammad Shahid reviewing the 1974 constitution.
10:00 Indonesian Service
10:55 Friday Sermon: recorded on 27th May 2005.
12:00 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
13:05 Bengali Service: Bengali translation of Friday sermon, delivered on 7th December 2007.
14:05 Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 9th July 1997.
15:15 English Mulaqa'at [R]
16:00 Review on the Constitution [R]
16:50 Huzoor's Tours: programme documenting Huzoor's visit to Denmark.
17:30 Friday Sermon: recorded on 27th May 2005.
18:30 Arabic Service: Arabic discussion programme, hosted by Muhammad Sharif.
20:35 MTA News Review
21:05 Tarjamatul Qur'an Class [R]
22:05 Review on the constitution
22:55 Children's Class [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 GMT & 17:00 GMT

Translations for Huzoor's Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 14 | Friday 30 November, 2007 | Issue No. 48

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاھد۔ مؤرخ احمدیت

نماز جنازہ غائب اور مفتیٔ اعظم دیوبند

مجلس عمل وفاق المدارس العربیہ اور دوسری دیوبندی تنظیموں نے لال مسجد (اسلام آباد) کے رشید غازی سمیت دوسرے تمام ہلاک شدگان کی نماز جنازہ غائب اسلام آباد، لاہور، پشاور اور دوسرے مقامات پر پڑھی اور ساتھ ہی دیوبندی فقہ کا بھی جلوس نکال دیا کیونکہ دارالعلوم دیوبند کے ''مفتیٔ اعظم، عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیزالرحمٰن صاحب عثمانی'' کا فتویٰ ہے کہ:

''غائبانہ جنازہ کی نماز پڑھنی درست نہیں ہے اور آنحضرت ﷺ نے جونجاشی کی نماز جنازہ غائبانہ پڑھی تھی تو جنازہ نجاشی کا سامنے کر دیا گیا تھا یا وہ خصوصیت تھی آنحضرت ﷺ کی۔ دوسروں کے لئے یہ جائز نہیں''۔

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند جلد پنجم صفحہ 346۔ناشر مکتبہ امدادیہ ملتان ۔اشاعت 12/ربیع الاول 1385ھ۔مطابق 11/ جولائی 1962ء)

تعجب کی بات تو یہ ہے کہ وکلاء پشاور نے بھی پہلی بار اس ''ناجائز'' حرکت میں جوش وخروش سے نمایاں حصہ لیا ہے ۔ چنانچہ روزنامہ ایکسپریس 14/جولائی 2000ء صفحہ 5 میں رپورٹر نے خبر دی ہے کہ:

''پشاور ہائی کورٹ بارایسوسی ایشن اور ڈسٹرکٹ بارایسوسی ایشن کے وکلاء نے جامعہ حفصہ اور لال مسجد میں جاں بحق ہونے والے مولانا عبدالرشید غازی اور طلباء و طالبات کی نماز جنازہ پشاور ہائی کورٹ کے احاطے میں ادا کی''۔

''غازی برادران'' کا وطن قصبہ روجھان اور اس کی نسبت چشمد ید واقعات

''ضلع ڈیرہ غازیخان کا قصبہ روجھان ''غازی برادران'' کا اصل وطن ہے۔ سرلیپل ایچ گرنین اور کرنل میسی کی تحقیق کے مطابق روجھان سے دریائے سندھ تک کا علاقہ کین کے ناہروں نے مزاریوں کو ان کی جنگ میں امداد کے معاوضہ میں دیا تھا''۔

(تذکرہ رؤسائے پنجاب۔ اردو ۔جلد دوم طبع دوم ۔ ناشر سنگ میل پبلی کیشنز لاہور ۔ اشاعت 1993ء)

برطانوی حکومت تمندار کو سالانہ 10,605 روپیہ سالانہ انعام ملتا تھا۔ جس میں سے ایک حصہ رہجان اور دوسرے مواضعات سے جنس کی شکل میں اور ڈیرہ جیون اور عمرپور وغیرہ کے مالیہ سے نقد ملتا تھا۔ (ایضًا)

شہید احمدیت جناب میاں اقبال احمد ایڈووکیٹ راجن پور، سابق امیر جماعت احمدیہ ضلع ڈیرہ غازیخان وجماعت ضلع راجن پور (شہادت 25/فروری 2003ء) نے یکم جنوری 1998ء کو راجن پور سے ایک تاریخی کتاب ''مرقع ڈیرہ غازیخان'' ارسال فرمائی اور اس کے شروع میں اپنے قلم سے ضلع کے بعض دیگر کوائف کے ضمن میں شاہد ناطق کی حیثیت سے تحریر فرمایا:

''روجھان آج بھی مزاری قبیلہ کے قبضہ میں ہے بہت پسماندہ قصبہ ہے۔ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہے۔ انسانیت یہاں عزت وناموس کے لئے تڑپتی ہے اور شرف انسانی کا سر یہاں جھکا ہوا ہے۔ قبائلی نظام کے باعث کثرت سے قتل ہوتا ہے۔ روجھان میں کوئی احمدی نہ ہے''۔

''مرقع ڈیرہ غازیخان'' کے مؤلف غلام علی خان بلوچ تنکانی کا بیان ہے کہ:

''کن کے حاکم قاسم خان ناہڑ کا لڑکا سلطان خان باپ کا جانشین ہوا......سلطان خان کے بعد اس کا بھائی خان ہڑند اور کن کا حکمران ہوا۔ اس اثناء میں مزاری بلوچ قبیلہ جوان کے والد قاسم خان کے وقت سے رجھان میں آباد ہو چکا تھا اور کافی طاقت پکڑ چکا تھا بالآخر وہ اس پر غالب آ گیا''۔

('مرقّع ڈیرہ غازیخان' ۔صفحہ 92-93 ناشر جمہوری کتاب گھر تونسہ شریف طبع اول 1986ء)

روجھان کے اس تاریخی پس منظر میں اب آیئے حضرت ڈاکٹر سید میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ سول سرجن (1881ء۔1947ء) کے قلم سے اس ''مقدس'' قصبہ کے بعض چشمد ید واقعات کا مطالعہ کریں۔

قبر پرستی کا پرانا اڈّہ

حضرت میر صاحبؓ فرماتے ہیں:

''مَیں ضلع ڈیرہ غازیخان کے ایک مقام روجھان میں مقیم تھا۔ اس علاقہ میں ایک مقبرہ رِندانِ پیر کا ہے جو بہت بزرگ اور اہل اللہ سمجھے جاتے ہیں۔ اس علاقہ کے رہنے والے اکثر بلوچ قوم کے تھے اور وہاں خدا کی طرح رنداں پیر کی بھی پرستش ہوتی تھی۔ خدا کی قسم جھوٹی کھانا معمولی بات تھی۔ مگر رِندانِ پیر کی قسم کھا کر جھوٹ بولنا تباہی کا مترادف تھا۔ اور مقامی عدالت میں 'یارندان' کی قسم لی جاتی تھی ۔ یا وہاں کے نواب کے سَر کی ۔ ایسی قسم کے بعد پھر کوئی گواہ جھوٹ نہیں بول سکتا تھا۔ ایک دن میرے شفاخانہ میں ایک مریض آیا۔ باتوں باتوں میں مَیں نے اس سے پوچھا کہ تمہارے کتنے بیٹے ہیں؟ اس سوال پر وہ کچھ خاموش سا ہوگیا ۔ پھر چشم پُر آب ہوکر کہنے لگا کہ ''رِندانِ پیر نے دو بیٹے دئے تھے۔ ربّ نے کُھس لئے''۔ یعنی رندان نے تو دو بیٹے دئے تھے مگر خدا نے چھین لئے ۔ یہ شرک کا ایک نمونہ تھا جو وہاں دیکھنے میں آیا''۔

(رسالہ رہنمائے تعلیم لاہور ۔ اپریل 1945ء صفحہ 11)

ایک مظلوم خاتون اور نواب سر بہرام خان مزاری سی آئی سی کی فریادرسی

''روجھان ضلع ڈیرہ غازیخان کا ہی ذکر ہے کہ ایک دن ایک جوان عورت جس کی گود میں شاید دو سال کی ایک لڑکی تھی، شفا خانہ میں آئی۔ اس کے گلے میں بڑا سا گھیگہ جسے پنجابی میں رِگلڑ اور انگریزی میں Goitre کہتے ہیں موجود تھا۔ ایک مرد بھی اس کے ساتھ تھا۔ اس نے کہا یہ عورت بیوہ ہے۔ مَیں اس کا عزیز ہوں۔ اور یہ اپنے گھیگہ کا آپریشن کرانے آئی ہے۔ صرف بدصورتی کی وجہ سے۔ ورنہ اسے تکلیف کوئی نہیں ہے۔ مَیں نے اس عورت کو شفا خانہ میں داخل کر لیا۔ اور دوسرے یا تیسرے دن اُس کا آپریشن کر کے وہ رِگلڑ نکال دیا۔ آپریشن نے زیادہ وقت لیا اور خون بھی کافی نکلا۔ پھر یہ کہ سخت سردی کا موسم تھا۔ چنانچہ مریضہ کو چار پانچ روز کے بعد ڈبل نمونیہ ہوگیا اور وہ بھی بہت سخت قسم کا۔ خیر علاج ہوتا رہا اور وہ خدا کے فضل سے بچ گئی اور زخم بھی اچھا ہوگیا۔ مگر قریبًا ایک ماہ اس کے علاج میں لگ گیا۔ جب وہ اچھی ہوئی تو ایسی کمزور، زرد رنگ اور بے رونق ہوگئی تھی جیسے مہینوں کا بیمار۔ جوان عورت تھی مگر اس کی خوبصورتی باقی نہ رہی تھی۔ آواز میں ضعف تھا اور سُوکھ کر کانٹا بن گئی تھی۔ مگر خیر تندرست ہوچکی تھی ۔ مَیں جو ایک دن اس کے پاس حسب معمول روزانہ خیریت پوچھنے گیا تو بیچاری رونے لگی ۔ مَیں نے کہا کیا ہوا؟ کہنے لگی جو آدمی میرے ساتھ آیا تھا وہ کہتا ہے کہ ''آج شام کو مَیں چلا جاؤں گا''۔

مَیں نے کہا وہ پھر آ کے تجھے لے جائے گا۔ ابھی تو تُو کمزور بھی ہے کچھ دن یہاں ٹھیر جا۔ کہنے لگی وہ کہتا تھا کہ اب مَیں تجھے لینے نہیں آؤں گا ۔ مَیں نے پوچھا کیوں؟ کہنے لگی کہ ''اصل قصہ یہ ہے کہ جب مَیں بیوہ ہوگئی تو اس شخص نے مجھے عدت کے بعد کہا کہ مَیں تجھ سے شادی کر لیتا مگر تیرا گھیگا مجھے بدصورت لگتا ہے۔ اگر تو روجھان والے ڈاکٹر سے اس کا آپریشن کروا لے اور تیری بدصورتی جاتی رہے تو پھر مَیں ضرور تیرے ساتھ نکاح کرلوں گا۔ مَیں راضی ہوگئی۔ پھر آپ نے دیکھ لیا کہ کس طرح مَیں نے اس کی خاطر تکلیف اٹھائی ۔ نمونیہ ہوا۔ مہینہ بھر زندگی اور موت کے درمیان لٹکتی رہی ۔ میرے چہرہ کا رُوپ اور جسم کا گدراپا سب جاتا رہا اور جب مَیں اس کی خوشی کے لئے ہر طرح کی موت قبول کر چکی تو اب وہ کہتا ہے کہ تیری شکل اچھی نہیں رہی۔ تو بدصورت ہوگئی ہے اور مَیں تجھ سے شادی نہیں کروں گا۔ اور آج شام کو چلا جاؤں گا''۔

مَیں نے اُسی وقت اِدھر اُدھر آدمی بھیج کر اس شخص کو ڈھونڈ کر بلایا اور اس کے سامنے سارا قصہ اس عورت سے دوبارہ کہلوایا اور پوچھا کہ کیا یہ سچ کہتی ہے؟ وہ بولا ہاں سچ کہتی ہے۔ مَیں نے کہا ارے ظالم ایک دو ماہ میں اس پر پھر وہی رنگ روپ چڑھ جائے گا۔ تُو گھبرا نہیں۔ مگر اسے انکار ہی رہا۔ آخر مَیں نے روجھان کے تمندار نواب سر بہرام خان مزاری کو پیغام بھیجا کہ آپ علاقہ کے رئیس ہیں اور ایک واقعہ یہاں ایسا ہوا ہے۔ آپ کے ذرا سے دباؤ سے وہ بیوقوف ہماری بات مان سکتا ہے۔ اگر ایک دفعہ وہ یہاں سے چلا گیا تو عورت بیچاری کی ساری قربانی ضائع ہوجائے گی اور بدنام الگ ہوگی۔ نواب صاحب نے فوراً اس شخص کو بلا کر ڈانٹا کہ تو بڑا پاجی ہے۔ تُو نے اس عورت کی جان کو خطرہ میں ڈالا۔ اور اب جب کہ اس نے تیری بات مان لی تو تُو عہد شکنی کرتا ہے۔ جا ابھی اس سے نکاح کر ورنہ تجھے جیل خانہ میں ڈالتا ہوں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اسی دن شام سے پہلے اُس عورت کا نکاح مُلّا نے شفاخانہ میں ہی آ کر پڑھا دیا۔ اور دوسرے دن وہ بمعہ اپنی پہلی بچی کے چھم چھم کرتی اور ہمیں دعائیں دیتی اپنے دولہا کے پیچھے پیچھے گھر کی طرف جارہی تھی''۔

(ایضاً صفحہ 21)

خدا کے گھر دیر ہے اندھیر نہیں

ایک تمن یعنی بلوچی جاگیر میں مسجد کا مُلّا ایک صبح رفع حاجت کے لئے جنگل میں گیا۔ اس علاقہ میں جھاؤ جس سے ٹوکریاں بنائی جاتی ہیں بکثرت ہوتا ہے۔ وہاں بیٹھے بیٹھے اس نے دیکھا کہ ایک رئیس کسی شخص کے ساتھ باتیں کرتا ہوا پاس سے گزرا۔ جھاڑیاں بہت گھنی تھیں جس میں سے مُلّا نے تو ان دونوں کو دیکھ لیا مگر مُلّا کو کسی نے نہ دیکھا کہ اتنے میں اس سردار نے تلوار نکال کر دوسرے ساتھی کی گردن پر ماری اور اسے قتل کر دیا۔ پھر زمین کی مٹی سرکا کر وہیں اُسے دبا بھی دیا۔ یہ سین دیکھ کر مُلّا خاموشی کے ساتھ وہاں سے چلا آیا۔ مگر ڈر کے مارے کسی سے کہہ نہ سکتا تھا۔ آخر مجبور ہو گیا اور ایک خط غالبًا کمشنر صاحب کو کنفیڈینشل طور پر لکھا کہ مَیں نے اپنی آنکھوں سے یہ واقعہ دیکھا ہے اور فلاں جگہ آپ خود نعش نکلوا کر دیکھ سکتے ہیں۔

کمشنر نے ضابطہ کے طور پر وہ خط ڈپٹی کمشنر کو اور اس نے پولیس کو بھیج دیا۔ پولیس نے جب مقام معلوم کو کھودا تو مقتول کی نعش گردن کٹی ہوئی نکل آئی۔ اس بات کی اطلاع قاتل کو بھی پہنچ گئی۔ اس نے اسی وقت سے اس بات کا پتہ لگانا شروع کیا کہ میرے متعلق رپورٹ کس نے کی ہے کیونکہ دیکھنے والا تو کوئی تھا نہیں۔ آخر دفتروں اور کچہریوں سے کسی مخبر کی معرفت پتہ لگ گیا کہ آپ کی مسجد کے مُلّا صاحب ہی کی کارستانی ہے۔ اور خط پر اسی کا نام ہے۔ پھر تو رئیس نے فوراً کئی چشمد ید گواہ قتل کے کھڑے کر دئے جنہوں نے بیان دیا کہ ہمارے سامنے ان مُلّا صاحب نے جنگل میں یہ قتل کیا ہے۔ مقدمہ ابتدائی عدالت میں گیا، پھر سیشن میں اور بالآخر عدالت عالیہ میں مگر خون مُلّا جی پر ہی ثابت رہا۔ سب گواہ بڑے پختہ تھے۔ آخر مُلّا صاحب کو پھانسی ملی۔ کسی نے ان سے پوچھا کہ مُلّا جی یہ کیا اندھیر ہے۔ تو کہنے لگا بات یہ ہے کہ جوانی میں مَیں نے بھی ایک قتل کیا تھا جو اَب تک مخفی رہا تھا۔ یہ اُسی کا بدلہ ہے۔ مثل مشہور ہے کہ خدا کے ہاں دیر ہے اندھیر نہیں''۔ (ایضًا صفحہ 56)